ذخیرۃ الجنان
فی
فہم القرآن
افادات
شیخ الحدیث والتفسیر
مولانا محمد سرفراز خان صفدر
ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزانہ درس قرآن پاک

# تفسیر

(مکمل)

افادات

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر قدس اللہ سرہ

خطیب مرکزی جامع مسجد المعروف بوہڑوالی گکھڑ گوجرانوالہ، پاکستان

ہونے کا خطرہ ہے تو جب اس عضو کو کاٹ دیا جائے گا تو بیمار بھی کہے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزیز رشتہ دار بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں گے کہ باقی اعضاء محفوظ ہو گئے ہیں اسی طرح ظالم اور فسادی لوگ پوری انسانیت کے دشمن ہوتے ہیں ان کا تباہ اور ختم ہونا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے اگر ان کو ختم اور تباہ نہ کیا جائے تو یہ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

## زبانِ نبوۃ سے مشرکین کو خطاب :

آگے اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے ذریعے مشرکوں کو فرماتے ہیں..... قُلْ آپ کہہ دیں اَرَءَیْتُمْ یہاں اَرَءَیْتُمْ "اَخْبِرُوْنِیْ" کے معنٰی میں ہے مجھے خبر دو مجھے بتاؤ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ اگر لے لے اللہ تعالیٰ تمہارے کان۔ اس طرح کہ قوۃِ سماعت چھین لے کانوں کے ہوتے ہوئے آدمی سن نہ سکے اور اس طرح بھی ہو سکتا ہے پیشانی کی طرح برابر کر دے۔ وَاَبْصَارَکُمْ اور تمہاری آنکھیں لے لے کہ بینائی چھین لے کیونکہ ایسے لوگ موجود ہیں کہ آنکھیں صحیح ہیں مگر نظر کچھ نہیں آتا یا پیشانی کی طرح برابر کر دے۔ وَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ اور مہر لگا دے تمہارے دلوں پر۔ کہ دلوں سے بات سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دے پاگل بنا دے کہ تم بات سمجھ ہی نہ سکو تمہاری بصیرت چھین لے مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ کون ہے معبود اللہ تعالیٰ کے سوا یَاْتِیْکُمْ بِہٖ جو لائے تمہارے پاس اس چیز کو کہ کان لا کر تمہیں دے آنکھیں لا کر تمہیں دے، دل لا کر تمہیں دے۔

## مومن نما مشرکین کا حال :

مگر معاف رکھنا! آج کل کے مشرکوں نے تو کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ایک کتاب ہے "مداح اعلیٰ حضرت" یہ احمد رضا خان بریلوی کے ایک شیدائی نے لکھی ہے اس میں وہ کہتا ہے ؎

دل میرا ایمان میرا ، آنکھیں میری
جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا
کون کہتا ہے مجھے کس نے دیا
جو دیا تو نے دیا احمد رضا

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ دیکھو! قرآن کریم کے ساتھ کتنی واضح ٹکر ہے غلو کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اگر یہ بھی شرک نہیں ہے تو پھر یقین جانو ابوجہل بھی مشرک نہیں تھا کہتا ہے ؎

تجھے میں تو مشکل کشا ہی کہوں گا
میری تجھ سے مشکل کشائی ہوئی

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کتنا غلو ہے یہ تو مرید ہے اب پیر کی سنو ؎

احد سے احمد ، احمد سے تجھ کو
سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

اللہ تعالیٰ نے تمام خدائی اختیارات آنحضرت ﷺ کو عطا کر دیئے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے کن اور مکن کے سارے اختیارات شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو عطا کر دیئے ہیں۔ اس لئے گیارہویں نہیں چھوڑتے پھر کہتا ہے ؎

ذی تصرف بھی ہے ، مختار بھی ، ماذون بھی ہے
کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر

سورج نہیں نکلتا جب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو سلام نہ کرے ایسے شخص کو امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور اکابر اولیاء سے زیادہ مقام دیتے ہیں اور یہ اس کی اپنی کتابیں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزانہ درس قرآن پاک

# تفسیر

# سورۃ الانبیآء
# سورۃ الحج
# سورۃ المؤمنون

(مکمل)

جلد ............۱۳

افادات

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا **محمد سرفراز خان صفدر** قدس اللہ سرہ

خطیب مرکزی جامع مسجد المعروف بوہڑوالی گکھڑ گوجرانوالہ، پاکستان

اس کو جھٹلا نہیں سکتی۔ تو یہ مکھی جس کو تم حقیر اور ذلیل سمجھتے ہو یہ سارے مل کر یہ مکھی نہیں بنا سکتے جن کو مشکل کشا، حاجت روا سمجھتے ہو وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا اور اگر چھین لے وہ مکھی ان سے کوئی چیز لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ تو نہیں چھڑا سکتے اس کو اس سے۔ تو جو ایک مکھی نہیں بنا سکتے اور مکھی سے چیز واپس نہیں لے سکتے کہ وہ کہاں اڑیں گے، وہ تمہاری کیا تکلیفیں دور کریں گے اور کیا دادرسی کریں گے؟ اور آپ حضرات مسجدوں سے یہ شعر سنتے رہتے ہو......

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر

## حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی :

ان لوگوں نے شرک کے ساتھ مساجد کو بھی پلید کر دیا ہے۔ ان کے عقائد خراب ہیں ان کے پیچھے نماز قطعاً نہیں ہوتی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر ﷛ نے تو بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ اس طرح کہ ابن عمر ﷛ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے ان کے ساتھ حضرت مجاہد تابعیؒ تھے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ موذن نے اذان کے بعد کہنا شروع کیا اولوگو! جماعت کیساتھ جلدی ملو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اَخْرِجْ بِنَا مِنْ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ "مجھے اس بدعتی کے ہاں سے لے چلو اس بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی۔" اذان کے بعد بلند آواز سے صدا لگانا بدعت ہے۔ تو حضرت نے بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اور تم لوگ مشرکوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگوں نے نہ توحید وسنت کو سمجھا ہے اور نہ شرک و بدعت کو سمجھا ہے۔ نمازیں برباد نہ کرنا ان کے پیچھے قطعاً نماز نہیں ہوتی۔ تو فرمایا یہ سارے مل کر مکھی نہیں بنا سکتے اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے

# محمود الفتاویٰ

اوّل

حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ

تقدیم وترتیب

مفتی عبدالقیوم راجکوٹی

ناشر

یارسول اللہ دور سے یا نزدیک قبرِ شریف سے پکارنا جائز ہے یانہیں؟ تحریر فرماتے ہیں: کہ
"جب انبیاءِ کرام علیہم السلام کو علمِ غیب نہیں دیا تو یارسول اللہ کہنا بھی جائز نہیں ہوگا، اگر یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علمِ غیب کے تو خود کفر ہے، اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں مگر کلمہ مشابہ بکفر ہے، البتہ اگر اس کلمہ کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ رکھے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے، کیوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ ملائکہ درود بندۂ مومن کا آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اور ایک صنفِ ملائکہ اسی خدمت پر ہیں"۔ (تالیفاتِ رشیدیہ ۷۲)

عبارتِ بالا سے معلوم ہوا کہ درود شریف کے ضمن میں اس کی اجازت اس وقت ہے کہ پڑھنے والے کا عقیدہ یہ ہو کہ ملائکہ درود شریف کو آپ ﷺ کے پیش عرض کرتے ہیں، ہمارے زمانہ میں مبتدعین کا ایک بڑا طبقہ انہی کلمات کو درود شریف کے ضمن میں حضور ﷺ کے ہر جگہ حاضر ناظر اور عالم الغیب ہونے کے عقیدہ کے ساتھ پڑھتا ہے جو صریح کفر ہے، ان حالات میں کسی آدمی کا اس عقیدہ کے ساتھ پڑھنا کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں یہ بھی درست نہیں، اس لیے کہ اس میں عوام کے عقیدہ کے فاسد ہونے کے احتمال کے ساتھ ساتھ اپنے اوپر تہمتِ شرک رکھنا ہے جیسا کہ بطور وظیفہ ایسے اشعار جن میں یہ کلمہ ہو پڑھنے کے سلسلہ میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں: کہ "وجہ کفر کی غیر کو حاضر و متصرف جاننا ہے اور وجہ فسق کی احتمالِ فسادِ عقیدۂ عوام اور اپنے اوپر تہمتِ شرک رکھنا ہے"۔ (ایضاً ۷۴) اس سے معلوم ہوا کہ جہاں یہ صورت پیش آتی ہو وہاں پر درود شریف کے ضمن میں بھی یہ کلمات کہنا درست نہیں۔

حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہ ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں

لگتا پھرے۔ اس لیے کہ فقہاء اور متکلمین نے لکھا ہے کہ مسلمان ہونے کی شرط یہ ہے کہ اُن تمام ضروریاتِ دین کا اقرار اور تصدیق کرے جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں، اور دین کے کسی ضروری امر کا انکار نہ کرے، لہٰذا ذکری فرقہ اسلام کی ان بنیادی ضروریات کے انکار کی بناء پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

لما قال العلامة ابن نجیم المصریؒ: والایمان التصدیق بجمیع ما جاء به النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عن اللّٰہ تبارك وتعالٰی مما علم مجیئه به ضرورة وهل هو فقط او هو مع الاقرار قولان فاکثر الحنفیة علی الثانی والمحققون علی الاول والاقرار شرط اجراء احکام الدنیا بعد الاتفاق علی انه یعتقد متی طولب به اتی به فان طولب به فلم یقر فهو کفر عناد والکفر لغة الستر وشرعاً تکذیب محمد فی شیء مما ثبت عنه ادعاه ضرورة۔ (البحرالرائق ج۵ ص۱۱۹ باب احکام المرتدین)[۱]

**بریلوی فرقہ کا تذکرہ**

**سوال:۔** جناب مفتی صاحب! بریلوی فرقہ کا بانی کون تھا اور اس کے عقائد و نظریات کیا تھے؟ اس کے اور اس کے پیروکاروں کا شرعاً کیا حکم ہے؟

**الجواب:۔** بریلوی فرقہ کا بانی احمد رضا خان تھا، اس نے اکابر علماء دیوبند اور دیگر علماء کرام کے بارے میں بہت کچھ غلط الفاظ استعمال کیے جن کو زبان و قلم پر لانا بھی مشکل ہے، اس کے علاوہ اس نے علماء دیوبند کی عبارات کو کاٹ چھانٹ کر علماء حرمین سے ان پر کفر کے فتوے حاصل کیے جن کی وجہ سے بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کو علماء حق سے متنفر کیا اور ان میں مختلف قسم کی بدعات و رسومات کو رواج دیا، لیکن اس سب کے باوجود علماء حق نے اس فرقہ کے بانی اور اس کے پیروکاروں کی تکفیر نہیں کی، تاہم کسی بھی غیر اللہ کو مافوق الاسباب حاجت روا ماننا اور اس کے لیے علم غیب کلی اور حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھنا موجب کفر ضرور ہے۔

---

[۱] قال العلامة ملا علی القاریؒ: وکذا مخالفة ما اجمع علیه وانکاره بعد العلم به یعنی من امور الدین۔ (شرح الفقه الاکبر ص۱۵۲ استحلال المعصیة کفر)

ومثله فی رد المحتار ج۴ ص۲۲۳ باب احکام المرتدین۔

www.ahlehaq.org
فتاویٰ عثمانی
جلد اول
کتاب الایمان والعقائد تا ختم کتاب الحظر

## سیاسی اختلاف کی بناء پر امامت سے معزول کرنا

سوال:- زید اپنے باپ دادا کے وقتوں سے ایک محلے میں امام چلا آرہا ہے، اچھا عالم ہے، بچوں کو خوب قرآن پڑھاتا ہے، محلے کے دو تین افراد جو اثر و رسوخ والے ہیں اور پیپلز پارٹی والے ہیں، امام صاحب کے مخالف ہیں، امام صاحب کے حامی عوام غریب ہیں اور ان دو تین افراد کے سامنے کچھ بول نہیں سکتے۔ بھٹو صاحب کے آخری دور میں سیاسی اختلاف کی بناء پر امام صاحب کو نکال کر دوسرا امام لائے، اب دوسرے امام کے پیچھے شرعاً نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- جب پہلے امام میں کوئی خرابی نہیں تھی تو ان کو محض سیاسی اختلاف کی بناء پر معزول کرنا کسی طرح درست نہیں تھا، لیکن اب جبکہ دوسرے امام صاحب کا تقرر کردیا گیا ہے تو اگر ان میں کوئی بات موجب کراہت نہیں ہے تو ان کے پیچھے بھی نماز جائز ہے۔

واللہ سبحانہ اعلم

۱۳۹۷/۸/۲۳ھ

(فتویٰ نمبر ۸۷۷/۲۸ ج)

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''عالم الغیب'' اور ''حاضر و ناظر'' ماننے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

سوال:- اگر کوئی مولوی صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتا ہو یا ان کو عالم الغیب سمجھتا ہو، نیز یہ بھی کہتا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی علم ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ بارش کب ہوگی؟ کوئی کب مرے گا؟ یا ان کو نور مانتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:- جس امام کے بارے میں یہ تحقیق ہو کہ وہ مذکورہ عقائد کا قائل ہے اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔[1]

واللہ اعلم بالصواب

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۳۹۱/۵/۲۵ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

(فتویٰ نمبر ۶۸۹/۲۲ ب)

---

(۱) وفی الکبیری شرح المنیۃ ص:۵۱۳ (طبع سہیل اکیڈمی لاہور) ویکرہ تقدیم المبتدع أیضاً لأنہ فاسق من حیث الاعتقاد وھو أشد من الفسق من حیث العمل. وفی تنویر الأبصار مع شرحہ ج:۱ ص:۵۵۹-۵۶۱ یکرہ امامۃ عبد ..... ومبتدع أی صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لا بمعاندۃ بل بنوع شبھۃ ..... لا یکفر بھا وان کفر بھا فلا یصح الاقتداء بہ أصلاً ..... الخ. وفی غنیۃ المستملی ص:۵۱۳ (طبع سہیل اکیڈمی لاہور) وانما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذا لم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند أھل السنۃ، اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز أصلاً. نیز دیکھئے فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج:۳ ص:۱۴۲.

فتاویٰ رشیدیہ (کامل)
مبوب بطرزِ جدید
حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی
دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱

شان جب کبریا تعالیٰ اور اس کے رسول النبی ﷺ کا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

## یارسول اللہ کا وظیفہ

(سوال) درود وظیفہ ان اشعار ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہوگا جائز یا منع اور صغیرہ یا کبیرہ اور شرک کیا ہوگا۔ جیسے ورد یا رسول اللہ انظر حالنا . یارسول اللہ اسمع قالنا اننی فی بحر هم مغرق . خذیدی سهل لنا اشکالنا. یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا ورد کرنا۔ یا اکرم الخلق مالی من الوذبه . سواک عند حلول الحادث العمم یا اور کوئی شعر یا نثر میں ورد اسماء مخلوق بطور وظیفہ کرنا۔

(جواب) ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر وفسق نہیں ہے کیونکہ وجہ کفر کی غیر کو حاضر ومتصرف جاننا ہے اور وجہ فسق کی احتمال فساد عقیدہ ہے اور اپنے اوپر تہمت شرک رکھنا ہے اور کراہت تنزیہی یہ کہ وہ فی الجملہ مشابہت استعانت غیر سے ہونے کی تھی کو نیت نہیں جیسا قسم غیر اللہ تعالیٰ کی کو شرک حدیث میں فرمایا اور خود آپ نے ہی بعض اوقات غیر کی قسم کھائی تو اس کو عمداً صغیرہ پر حمل کیا ہے علماء نے اور سہواً معاف ومباح پس اس کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے یہ وہ جواب ہے جو بندہ نے شیئاً للہ کے جواب میں لکھا تھا۔ اور آپ کو شبہ ہوا تھا۔ فقط والسلام۔ ان صاحب کو فرما دو کہ ہر دو اسم کو پڑھے جاویں بندہ بھی دعا کرتا ہے اور سورۂ فاتحہ کو درمیان سنت وفرض فجر کے اکتالیس بار پڑھ لیا کریں حق تعالیٰ رحم فرماوے آمین فقط والسلام۔

## علم غیب کا قائل ہونا

(سوال) حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا قائل ہو وہ کافر ہے حضرت جی آج کل تو بہت آدمی ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کا میلاد میں حاضر رہنا حضرت علی کا ہر جگہ موجود ہونا دور کی آواز کا سننا مثل مولوی احمد رضا خان بریلوی کہ جنھوں نے رسالہ علم غیب لکھا ہے کہ نمازی اور عالم بھی ہیں کیا ایسے شخص کافر ہیں ایسوں کے پیچھے نماز پڑھنی اور محبت دوستی رکھنی کیسی ہے۔

(جواب) جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت سب حرام ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمانوں کو ایسا عقیدہ رکھنا درست ہے یا نہیں اور معتقد کافر ہوگا یا نہیں۔

(جواب) علم غیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الاھو ۔ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے پاس علم غیب کی کنجیاں ہیں کہ کوئی نہیں جانتا اس کو سوائے اس کے پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے مگر ہاں جو بات کہ حق تعالیٰ اپنے کسی مقبول کو بذریعہ وحی یا کشف بتا دیوے وہ اس کو معلوم ہو جاتا ہے اور پھر وہ مقبول کسی کو خبر دے تو اس کو بھی معلوم ہو جاتا ہے جیسا کہ علم جنت اور دوزخ اور رضا وغیرھا کا حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بتلا دیا اور پھر انہوں نے امت کو خبر دی۔ چنانچہ اس آیت سورۂ جن سے معلوم ہوا سو حاصل آیت کا یہ ہے۔ جس غیب امر کی خبر حق تعالیٰ اپنے مقبول کو دیوے تو اس کی خبر اس کو ہو جاتی ہے نہ یہ کہ تمام مغیبات حق تعالیٰ کے نبی کو کشف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ معنی اس کے ہوویں کہ تمام علم غیب رسول کو معلوم ہو جاتا ہے تو دوسری آیت صاف اس کے خلاف کہہ رہی ہے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شآء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (ترجمہ) کہہ دے کہ میں نہیں مالک اپنے نفس کے واسطے کسی نفع اور کسی ضرر کا مگر جو خدائے تعالیٰ چاہے اور اگر میں غیب کو جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور کسی برائی مجھ کو نہ لگتی۔ پس صاف روشن ہو گیا کہ مغیبات آپ کو معلوم نہیں اپنا نفع اور ضرر بھی آپ کے اختیار میں نہیں تو یہ عقیدہ البتہ خلاف نص قرآن کے شرک ہوا خود دوسری آیت میں موجود ہے لا ادری مایفعل بی ولا بکم (ترجمہ) میں نہیں جانتا کہ کیا کیا جاوے گا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ پس جب صاف ظاہر ہو گیا کہ رسول علیہ السلام کو ہرگز علم غیب نہیں مگر جس قدر اطلاع دی جاوے اور اس پر بہت آیات واحادیث شاہد ہیں تو خلاف اس کے عقیدہ کرنا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب غیب کو جانتے ہیں شرک قبیح جلی ہوگا معاذ اللہ حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسدہ سے بچائے دیوے آمین۔ پس ایسے عقیدہ والا مشرک ہوا۔

## یارسول اللہ پکارنا

(سوال) یارسول اللہ دور سے یا نزدیک قبر شریف سے پکارنا جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اگر یہ عقیدہ

فتاویٰ محمودیہ
فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ
تبویب، تخریج اور تعلیق
زیر سرپرستی
شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب زید مجدہم
زیر نگرانی
دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی
www.ahlehaq.org

۲..... اس طرح درست ہے (۱)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۳/۴/۱۹۸۶ء۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند۔

جواب صحیح ہے: سید مہدی حسن غفرلہ۔

## ''یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ'' کہنا یا پڑھنا

سوال [۱۰۱۰]: ''یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ'' کا ترجمہ و مطلب کیا ہے؟ اسے لکھنا اور بطور وظیفہ پڑھنا کیسا ہے؟ یہ کلمہ کب اور کیوں جاری ہوا؟ اس کے محرک اول کون ہیں؟ فقط اخوت اللہ جنگ لائن، عابد روڈ حیدرآباد۔

الجواب حامداً و مصلیاً:

اس میں حضرت سید عبد القادر صاحب سے کچھ اللہ کے واسطے مانگا گیا، سوال خود ان ہی سے ہے، اور اللہ جل جلالہ عم نوالہ کو وسیلہ بنایا گیا ہے یہ طریقہ غلط ہے، برعکس ہوگیا، مانگنا چاہئے تھا خدائے پاک مالک الملک سے اور وسیلہ بنایا جاتا اس کے مقبول بندے کو، مگر یہاں معاملہ الٹا ہوگیا، یہ معلوم نہیں اس کا موجد کون ہے، اس کا وظیفہ ناجائز ہے (۲)۔

---

= قال: "إذا أعيتكم الأمور فعليكم بأهل القبور، أو فاستغيثوا بأهل القبور". و كل ذلك بعيد عن الحق بمراحل". (روح المعاني: ۹/۱۲۵، بيروت)

(۱) "عن عثمان بن حنيف رضي الله تعالىٰ عنه أن رجلاً ضرير البصر أتى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: أدع الله لي أن يعافيني (إلى قوله) إني أسئلك و أتوجه إليك بمحمد نبي الرحمة". الحديث.

(سنن ابن ماجة، ص: ۱۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الحاجة، مير محمد)

(وكذا في مشكوة المصابيح: ص: ۱۳۲، باب الإستسقاء، الفصل الثالث)

(وكذا في فتح الباري: ۲/۳۹۹، باب تحويل الرداء في الاستسقاء)

(۲) "اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات مقدسہ میں یکتا ہے اسی طرح اس کی صفات میں کسی کا شریک ہونا ناممکن ہے، غیر اللہ سے استغاثہ اور طلب رزق اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کو شریک کرنا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ اس کے ساتھ شریک پیدا کرنے والوں کی مغفرت نہیں ہوگی۔

قال الله تعالىٰ: ﴿إن الله لا يغفر أن يشرك به و يغفر ما دون ذلك لمن يشآء﴾ (النسآء: ۴۸)

قال العلامة الألوسي تحتها: " والشرك يكون بمعنى اعتقاد أن لله تعالىٰ شأنه شريكاً، إما في الألوهية أو في الربوبية ..... (و من يشرك) ..... أي و من يشرك بالله تعالىٰ الجامع لجميع صفات الكمال من =

"غوث" صوفیاء میں ایک منصب اور عہدہ ہے، اپنے لغوی معنی میں نہیں، تاہم اس سے عقائد فاسد ہوتے ہیں یعنی لوگ ان کو فریادرس اور ہر ایک کی پکار سننے والا اور مدد کے لئے پہونچنے والا سمجھتے ہیں تو اس سے بچنا لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۴/۳/۹۵ھ۔

## "یا شیخ عبدالقادر جیلانی" کا وظیفہ

سوال [۱۶۱]: وظیفہ "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ" پڑھنا از روئے عقائد اہل سنت والجماعت اور بالخصوص عقائد حنفیہ جائز ہے یا نہیں؟ و نیز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو حاضر و ناظر، عالم الغیب و حاجت روا، فریادرس، مشکل کشا، متصرف اور ہر شخص کی ہر مقام سے بروقت ندا اور پکار کا سننے والا سمجھ کر وظیفہ مذکورہ پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟

اگر مسجد میں کوئی ایسا کتبہ لگا ہو اور کوئی شخص اس کتبہ کو مسجد کی پیشانی سے (اسے قرآن پاک اور سنت رسول اور عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف بلکہ مسجد کی غرض و غایت کے خلاف سمجھتے ہوئے) محو کردے تو شریعت محمدیہ کے نزدیک اس کا کیا حکم ہے؟ جواب از روئے قرآن پاک و حدیث نبوی و فقہ حنفیہ اور محققین علمائے سلف کے اقوال سے دیا جائے۔ المستفتی: محمد احسن۔

**الجواب حامداً ومصلیاً:**

وظیفہ مذکورہ پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہر جگہ حاضر و ناظر، عالم الغیب وغیرہ وغیرہ ہیں شرعاً کسی طرح جائز نہیں، ایسا عقیدہ حرام بلکہ شرک ہے کیونکہ یہ صفات خداوند تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں: ﴿وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها إلا هو﴾ (۱) جو شخص کسی اور میں ان صفات کا عقیدہ رکھتا ہو فقہاء نے اس کی تکفیر کی ہے: "ويكفر لقوله: أرواح المشائخ حاضرة تعلم الخ". مجمع الأنهر: ۱/۶۹۹ (۲)۔

---

= الجمال والجلال، أي شرك كان ﴿فقد افترى إثماً عظيماً﴾. (روح المعاني: ۵/۵۱-۵۲، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(۱) (الأنعام: ۵۹)

(۲) (كتاب السير، باب المرتد، ثم إن ألفاظ الكفر أنواع، النوع الأول: ۱/۶۹۱، دار إحياء التراث العربي)

پس ایسے وظیفہ کا کتبہ مسجد میں آویزاں کرنا بھی جائز نہیں اور مسجد کی پیشانی پر کندہ کرنا بھی منع ہے اور اس کا محو کرنا باعث اجر ہے۔

''یا شیخ عبدالقادر جیلانی'' کی جگہ "یا أرحم الراحمین" پڑھنا چاہئے، جس کے قبضہ وقدرت میں شیخ عبدالقادرؒ بلکہ تمام عالم ہے، خلاف شرع عقیدہ رکھنے والوں کو کسی بہتر تدبیر شرعی اور تفہیم سے راہ راست پر لانا چاہئے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور، ۱۲/ ۹/ ۵۶ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم، ۱۳/ رمضان المبارک/ ۵۶ھ۔

## ''یا غوث'' کہنا

سوال [۱۲۲]: محفل میلاد شریف میں شریک ہوکر یا غوث کہہ کر چیخنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

یہ ناجائز ہے، ایک قسم کا شرک ہے (۱) ایسی محفل میں شرکت نہ کی جائے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند، ۵/ ۲/ ۸۹ھ۔

---

= (وكذا في البزازية على هامش الهندية، كتاب ألفاظ تكون إسلاماً أو كفراً، الفصل الثاني، النوع الثاني فيما يتعلق بالله تعالى: ۶/ ۳۲۶، رشيديه)

(والبحر الرائق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين: ۵/ ۲۰۹، رشيديه)

(۱) ایسے الفاظ (یا غوث وغیرہ) اکثر اس عقیدے سے کہے جاتے ہیں کہ یہ حضرات ان مجالس میں حاضر ہوتے ہیں اور علم غیب جانتے ہیں اور یہ شرک وکفر ہے:

قال في البحر الرائق: "قال علماؤنا: من قال: أرواح المشايخ حاضرة تعلم، يكفر". (كتاب السير، باب أحكام المرتدين: ۵/ ۲۰۹، رشيديه)

(وكذا في الفتاوى البزازية، كتاب ألفاظ تكون إسلاماً أو كفراً الخ: الفصل الثاني، النوع الثاني فيما يتعلق بالله تعالى: ۶/ ۳۲۶، رشيديه)

(۲) قال الله تعالى: ﴿وقد نزّل عليكم في الكتاب أن إذا سمعتم آيات الله يكفر بها ويستهزأ بها، فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا في حديث غيره، إنكم إذاً مثلهم﴾ (النساء: ۱۴۰) =

مشرك بالله تعالىٰ في صفة العلم خارج عن دائرة الإسلام أم لا؟

الجواب حامداً و مصلياً :

"العلم بالغيب أمر تفرد به سبحانه تعالىٰ و لا سبيل إليه للعباد إلا بإعلام منه و إلهام بطريق المعجزة أوالكرامة أو إرشاد إلى الإستدلال بالأمارات فيما يمكن فيه ذلك"(١)۔

"والأنبياء عليهم السلام لم يعلموا المغيبات من الأشياء إلا ما أعلمهم الله تعالىٰ أحياناً، وذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاد أن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالىٰ : ﴿قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله﴾ "(٢) وقوله تعالىٰ : ﴿قل لا أقول لكم عندي خزائن الله و لا أعلم الغيب﴾ (٣) كذا في المسايرة "۔ شرح الفقه الأكبر (٤)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۱۱/ ۸۸ھ۔

## علم غیب

سوال[۲۴۲]: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات کے عالم الغیب کے قائل ہونے یا مولوی احمد رضا خان کا یہ اعتقاد رکھنا کیسا ہے؟

---

(١) (شرح العقائد النسفية للتفتازاني، ص: ١٦١، قديمي)

(٢) (النمل: ٦٥)

(٣) (الأنعام: ٥٠)

(٤) (شرح الفقه الأكبر للملا علي القاري رحمه الله تعالىٰ، ص: ١٥١، قديمي)

"و حاصله أن دعوى علم الغيب معارضة لنص القرآن، فيكفربها". (رد المحتار، باب المرتد، مطلب في دعوى علم الغيب: ٣/ ٢٣٣، سعيد)

"ثم اعلم أن الأنبياء عليهم الصلاة السلام لم يعلموا المغيبات من الأشياء إلا ما أعلمهم الله تعالىٰ أحياناً، و ذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاد أن النبي عليه الصلاة و السلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالىٰ: ﴿قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله﴾. (المسايرة مع المسامرة: ٢/ ٨٨، مصر)

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو شخص علم غیب کلی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مانتا ہے، وہ شخص مشرک ہے، فقہاء اور علماء عقائد نے اس کی تکفیر کی ہے، اس کا ایسا کہنا نصوص صریحہ کے معارض ہے:

"وذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاد أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى: ﴿قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله﴾. كذا في المسايرة". شرح فقه اكبر، ص: ۱۸۵ (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۵/۷/۶۳ھ۔

صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۷/ رجب/۶۳ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، ۱۷/ رجب/۶۳ھ۔

## علم غیب

سوال [۲۲۱]: بعض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مفاتیح غیبیہ کا جو سورۂ لقمان کے آخر میں ہیں علم دیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام دنیا کے حمل جانتے ہیں نر ہے یا مادہ یا کیا، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ قول بالکل غلط ہے، بہت سی روایات اور آیات اس کی تکذیب کرتی ہیں:

"وعن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مفاتيح الغيب خمس و تلا هذه الآية"۔

---

(۱) "(شرح الفقه الأكبر للملا علي القاري، ص: ۱۵۱، قديمي)

"و بالجملة فالعلم بالغيب أمر تفرد به الله تعالى، لا سبيل للعباد إليه، إلا بإعلام منه بالوحي أو إلهام بطريق المعجزة أو الكرامة أو إرشاد، عطف على إعلام إلى الاستدلال بالأمارات ..... و لهذا ذكر في الفتاوى: أي فتاوى علماء ماوراء النهر أن قول القائل عند رؤية هالة القمر: يكون مطر مدعياً علم الغيب لا بعلامته، كفر". (النبراس شرح شرح العقائد، ص: ۳۴۳، مكتبه حقانيه ملتان)

(وكذا في شرح العقائد النسفية للتفتازاني، ص: ۱۲۲، مير محمد كتب خانه)

# فتاویٰ مفتی محمود

## جلد اوّل

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

(۳) جو اہل کتاب ساوی مذہب اور کتاب کا معتقد ہو گو عامل بالکتاب نہ ہو اس ذبیحہ جب کہ تکبیر سے ہو جائز اور حلال ہے[۱]۔ البتہ جو باوجود اس قوم میں سے ہونے کے کسی کتاب ساوی کے اعتقاد کا التزام نہ رکھیں جیسے آج کل بعض کی حالت ہوگئی ہے تو ان کا حکم اہل کتاب کا سا نہ ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

## اَغِثْنَا یَا مُحَمَّدُ کہنے کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ چار یار یا ائمہ کرام نے کبھی اپنی عمر میں اغثنا یا محمد یا محمد المدد کہا ہے تفصیلی طور پر احادیث کا حوالہ عنایت فرمادیں۔

﴿ج﴾

کسی صحیح روایت میں صحابہ، تابعین اور ائمہ دین سے اَغِثْنَا یَا مُحَمَّدُ۔ یا محمد المدد ثابت نہیں۔ بلکہ ان الفاظ کا استعمال جائز بھی نہیں اگر عقیدہ حاضر و ناظر کے ساتھ ہو[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنے کا عقیدہ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ایسے شخص کے متعلق جو کہتا ہے آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ما کان و ما یکون کا اور حاضر ناظر سمجھتا ہے، نذر نیاز غیر اللہ کا بھی قائل ہے۔ باوجود سمجھانے کے بھی اپنی ہٹ

---

۱) كما في القرآن الكريم، وطعام الذين اوتو الكتاب حل لكم، سورة مائدة آيت ٥۔
وهكذا في رد المحتار، وكذا حل ذبيحتهم، كتاب النكاح مطلب في وطى السرارى ج ٤ ص ١٣٣، طبع مكتبه رشيديه كوئته۔
كما في الهندية، وتؤكل ذبيحة اهل الكتاب ويستوى فيه اهل الحرب وغيرهم (الخ) كتاب الذبائح الباب الاول في ركنه وشرطه، ج ٥ ص ٢٨٥، طبع مكتبه علوم اسلاميه۔

۲) كذا في رد المحتار ورجحه في فتح القدير بان القائل بذلك طائفتان من اليهود والنصارى انقرضوا لا كلهم (الخ) كتاب النكاح، مطلب في وطى السرارى ج ٤ ص ١٣٣، مكتبه رشيديه كوئته

۳) اياك نستعين فاتحة آيت ٤، كما في جامع الترمذى عن ابن عباس رضي الله عنهما ...... اذا سالت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله (الخ) ابواب صفة القيامة ج ٢ ص ٧٨، طبع ايج ايم سعيد كراتشي۔

دھرمی سے باز نہیں آتا اور اپنے عقیدہ پر مضبوط رہتا ہے اور ساتھ ہی کلمہ شریف پڑھتا ہے کیا یہ شخص یا ایسا عقیدہ رکھنے والے اشخاص مشرک ہیں یا نہیں؟ اگر مشرک ہیں تو پھر مرتدین کی صف میں شمار ہوں گے اور ان کا ذبیحہ حرام ہوگا یا باوجود مشرک ہونے کے اہل کتاب کا حکم رکھتے ہیں۔ بینوا بالدلائل جزاکم اللہ۔

(۲) توسل بالاحیاء والاموات جائز ہے یا نہ۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو پھر قابل توضیح یہ بات ہے کہ توسل بالاحیاء والاموات برابر ہے یا فقط یہ صورت جائز ہے کہ جو نیک لوگ زندہ ہیں۔ ان کے پاس جا کر ان سے بارگاہ ایزدی میں دعا کی درخواست کی جائے۔ یا بحرمت فلاں بطفیل فلاں ببرکت فلاں کہہ کر دعا مانگی جائے۔ جو صورت جواز ہو اس کو قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کیا جائے۔

(۳) موجودہ ملکی، دینی، اقتصادی حالات کے ماتحت کسی جماعت میں شمولیت کے بغیر انفرادی طور پر دین کے لیے جدوجہد کرنا بہت مشکل ہے موجودہ دور میں ویسے تو کئی ایک جماعتیں حتی المقدور اپنے اپنے اصول کے تحت دین کو فروغ دینے کے مسئلہ میں جانفشانی سے کام کر رہی ہیں۔ مثلاً جماعت تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت والجماعت، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی مگر مؤخر الذکر جماعت کے اصول وضوابط نظم ونسق اور طریق کار بظاہر اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے لیکن پاکستان کے اکابر علماء کرام میں سے اکثر عالم اس جماعت سے اختلاف رکھتے ہیں مگر پوچھنے اور غور کرنے کے باوجود بھی بظاہر کوئی وجہ اختلاف سمجھ میں نہیں آتی اس لیے یہ مسئلہ ہمارے ذہن میں عقدہ لاینحل بن چکا ہے۔ لہٰذا مہربانی فرما کر ہمارے اس عقدہ کو حل فرما کر ہماری پوری رہبری فرمائی جاوے کہ اس وقت کون سی جماعت میں شامل ہو کر کام کیا جائے اگر مؤخر الذکر جماعت سے احتراز کا حکم ہو تو دوسری جماعت کی وجہ ترجیح اور اس کے پورے کے پورے نقائص بالدلائل بیان فرما کر ہماری تشفی فرمائی جاوے۔ بینوا توجروا۔

﴿ج﴾

ا- جواب تو یہ ہے کہ آیات واحادیث واقوال فقہاء کثرت سے اس پہ دال ہیں کہ علم غیب کلی ذات باری کا خاصہ ہے[1]۔ دوسرے کے لیے اس صفت کا ثابت کرنا شرک فی الصفات[2] ہے۔ نیز نذر کا عبادت ہونا متفق

---

۱) قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ (النحل آیت ٦٥) وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الاھو (الانعام آیت ٥٩) وللہ غیب السموات والارض (النحل آیت ٧٧)۔
فی صحیح مسلم، فقال قم یا حذیفۃ ئاتنا بخبر القوم (الخ) کتاب الجہاد والسیر باب غزوۃ الاحزاب ج ٢ ص ١٠٧ طبع قدیمی کتب خانہ کراتشی۔

۲) کما فی الفتاوی الولوالجیۃ، من تزوج امرأۃ بشہادۃ اللہ ورسولہ لا یجوز النکاح وحکی عن ابی القاسم رحمہ اللہ تعالی ان ھذا کفر محض لانہ اعتقد ان رسول اللہ ﷺ یعلم الغیب وھذا کفر، کتاب النکاح الفصل الرابع ج ١ ص ٣٧٤ طبع بیروت لبنان، وھکذا فی شرح الفقہ الاکبر، فالعلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ ولا سبیل للعباد الیہ الا باعلام منہ (الخ) ص ٤٢٢ طبع دار البشائر الاسلامیۃ۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

بترتیبِ جدید

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی جامعہ دارالعلوم کراچی و مفتی اعظم پاکستان

مکتبہ دارالعلوم کراچی

الجواب۔ ہر مومن کا یہی ایمان ہے لیکن حدیث کی دلالت کے طرق و وجوہ اس کثرت سے ہیں کہ مجتہدین و محققین ان کو خوب سمجھتے ہیں، سو اگر اللہ اللہ پر کسی حدیث کی دلالت کسی طریق سے ثابت ہو جاوے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسی کے مشابہ طریق سے الا اللہ پر بھی دلالت ثابت کر دی جاوے گی۔

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ (النور ص:۸، ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ)

## کفر بودن ایں قول کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم در ظاہر صورت بشر بود نہ در حقیقت

سوال (۲۱۲) وآں واعظ ایں ہم گفت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ظاہر صورت بشر بود ولیکن در حقیقت بشر نبود و ایں ہم گفت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ہر جا در ہر ساعت حاضر و ناظر است اکنوں عرض است کہ بتوجہ موجہ ہادیانہ از سر ایں معانی ہدایت بخشند کہ اطمینان دل حاصل و واصل شود۔

الجواب۔ جواب ہر دو انگاہ بذمہ اہل حق ست کہ مدعی بریں دعویٰ برہان قائم کند ورنہ دعویٰ اول کفر است و ثانی شرک۔ ۲ شوال ۱۳۳۶ھ (تتمۂ خامسہ ص:۵۹۷)

## بیعت نساء

سوال (۲۱۳) ایک امر یہ دریافت کرتا ہے کہ حدیث میں ہے، عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت فی بيعة النساء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن بهذه الاية يايها النبى اذا جاءك المؤمنات يبايعنك الخ فمن اقرت بهذا الشرط منهن قال لها قد بايعتك كلاماً يكلمها به والله مامست يده يد امرأة قط فى المبايعة متفق عليه (مشكوة كتاب الجهاد باب الصلح فصل اول کی اخیر حدیث)۔

اس کے تحت میں مظاہر حق میں بہ تبعیت حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ لکھا ہے بعضے مشائخ اس طرح کرتے ہیں کہ ہاتھ اپنا پانی میں ڈالتے ہیں، اور عورت بھی پانی میں ڈالتی ہے اور بعضے ایک آنچل پکڑے ہیں اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہے، حاجت اس تکلف کی نہیں اکتفاء سنت پر افضل ہے (انتہی ملخصاً) اس کے متعلق جناب والا کی کیا رائے ہے، یہ جواب راجح ہے صرف مشائخ کا معمول ہے یا دوسری کوئی دلیل بھی ہے۔ اور ہاتھ پانی میں ڈالنے کی کیا اصل ہے؟"

الجواب۔ محض مزید تسلی کہ اس سے ایک قسم کا صوری علاقہ قوی ہو جاتا ہے جیسا خود بیعت بالید للرجال میں مصافحہ کا یہی درجہ ہے اسی پر اس کو قیاس کر لیا گیا، ورنہ اصل مقصود میں مصافحہ بھی شرط نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ تاکید معاہدہ کی یہ سب صورتیں ہیں عرب میں معاہد کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا جس کو صفقہ کہتے ہیں بعض جگہ لوٹہ میں نمک ڈالنا ایک صورت یہ بھی ہے جس میں تاکید کے ساتھ توسل

ہے۔ کیونکہ خداوند قادر مطلق کی ذات وصفات خود احاطہ قدرت الٰہیہ سے باہر ہیں ورنہ اپنے مثل کی ایجاد پر قادر ماننا پڑے گا اور وہ باطل ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ خدا نے نعوذ باللہ حضرت شیخ کو کسی صفت میں مثل اپنے یا اپنے سے بڑھ کر بنا دیا۔ قواعد علم عقائد کی رو سے بالکل غلط اور قابل استرداد ہے۔ کیا خدا کی شان ہے کہ مبتدعین جو حضور ﷺ کی مثل کو تحت قدرت باری تعالیٰ و ممتنع بالغیر لکھنے والوں سے دست و گریباں ہوتے تھے اور اظہار قدرت قادر مطلق کو اعتقاد امکان کذب کے نام سے شہرت دے کر جاہلوں کو علمائے دین سے بدظن کرتے پھرتے تھے حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کی شان میں عقیدہ اختراع کرتے ہیں کہ عیاذاً باللہ خدا نے ان کو مثل اپنے بلکہ اپنے سے بھی بڑھ کر بنا دیا جو یقیناً کفر صریح ہے۔ یہ سزا ان لوگوں کو ان بدزبانیوں کی وجہ سے ملی ہے جو انہوں نے بلاوجہ حضرات علمائے دین کی جناب میں کر کے تمغائے سواد الوجہ فی الدارین حاصل کیا تھا کچ ہے ۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد  میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

بہر حال مؤلف زین المجالس کی وہ ہفوات بیہودہ جن کو سائل نے پرچہ اول کے نمبر (۱) میں درج کیا ہے، صریحاً غلط اور افترا پردازی ہے اور اس کے مطابق عقیدہ رکھنے والا شخص یقیناً مشرک و کافر ہے اور اسی طرح کے مندرجہ ذیل اشعار بھی جن کا حضرت شیخ قدس اللہ سرہ الشریف کی منقبت میں نظم کیا جانا مشہور ہے۔ غلط اور رد کئے جانے کے قابل ہیں۔

بنالیتا ہے سلطاں آپ سا جس پر عنایت ہو  خدا سے کم نہیں عز و جلال اس دیں کے سلطان کا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب  کیونکہ محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

شعر اول میں حضرت کا عز و جلال خدا سے کم نہ ہونا اس دلیل سے ظاہر کیا گیا ہے کہ بادشاہ کی عنایت جس پر ہوتی ہے اس کو بادشاہ مثل اپنے بنالیتا ہے۔ لیکن اول تو دنیاوی بادشاہوں کے متعلق یہ بھی کلمہ صحیح نہیں ہے۔ بادشاہوں کی عنایتیں اپنے مقربوں پر ضرور ہوتی ہیں مگر اپنی برابر وہ کسی کو بادشاہ نہیں بنالیتے۔ اور علم عقائد و کلام کی رو سے تو یہ امر قطعاً محقق ہو چکا ہے کہ ذات وصفات باری تعالیٰ اس قادر مطلق کے احاطۂ قدرت سے باہر ہیں اور اسی لئے خدا تعالیٰ کو اپنے مثل کی ایجاد پر قادر نہیں مانا جاتا۔ لہٰذا یہ دلیل لغو قرار دیئے جانے کے بعد یہ مضمون رہ جاتا ہے کہ العیاذ باللہ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ خدا تعالیٰ کے ہمسر اور مثل ہیں اور یہ صریحاً شرک ہے۔ اور اس صورت میں اس شعر کا بنانے والا مشرک اور خارج از اسلام سمجھے جانے کے قابل ہے۔ دوسرے شعر میں لفظ مالک خدا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس صورت میں شعر کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہوا کہ حضرت شیخ محبوب الٰہی ہیں اور محبوب و محب

زیر ہدایت حضرت مفتی عبد الرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ
مفتی صالح محمد صاحب رفیق دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی
ترتیب، تعلیق، تبویب اور تخریج جدید کے ساتھ
کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن
فتاویٰ رحیمیہ
افادات
حضرت مولانا حافظ قاری مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ
خطیب بڑی جامع مسجد راندیر ضلع سورت
دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

# مایتعلق بتکفیر المسلم

## اہل بدعت کی کفربازی کا تسلی بخش جواب

(سوال ۵) ماقولکم رحمکم اللہ تعالیٰ: مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا قاسم نانوتویؒ، مولانا خلیل احمد انبیٹھویؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، وغیرہم علماء کرام کو بعض نام نہاد مولوی کافر، مرتد، بے ایمان، بدعقیدہ، جہنمی اور لعنتی وغیرہ کہتے ہیں اور ایسا کہنے اور ان پر لعنت کرنے کی لوگوں کو تعلیم بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو ان کو کافر نہ مانے اور برا نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل سے جواب دیں۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) اہل حق کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش اور اس کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنے کی ناجائز حرکت کوئی نئی چیز نہیں ہے، ہمیشہ سے اہل باطل اور نفس پرستوں کا طریقہ رہا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو گمراہ کہا گیا اور سنگسار کرنے کو کہا، حضرت ہود علیہ السلام کو احمق اور جھوٹا کہا گیا، حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے رفقا کو منحوس ٹھہرایا گیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کو جلاوطن کرنے کی دھمکی دی گئی، حضرت شعیب علیہ السلام کو کہا گیا کہ ہمارے دین میں داخل ہو جاؤ ورنہ تمہیں اور تمہارے رفقاء کو شہر بدر کر دیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مجرم ٹھہرا کر نذر آتش کیا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شعبدہ باز اور دیوانہ بتایا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا بتا کر واجب القتل قرار دیا گیا، ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت تراشی گئی اور ان کے حواریوں کو منحوس کہہ کر سنگساری کی دھمکی دی گئی، حضرت زکریا علیہ السلام کو دیوانہ اور جھوٹا کہا گیا اور بے حد تکالیف پہنچائی گئیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جتنی ایذائیں پہنچائی گئیں اتنی کسی نبی کو نہیں پہنچائی گئیں۔

علماء ربانی چونکہ انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں، لہذا ضروری تھا کہ ان کو بھی ان باقیات صالحات میں سے کچھ حصہ ملتا، آپ کا فرمان ہے (ﷺ) کہ سب سے زیادہ سخت ابتلاء انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے کہ ان کو سخت تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں، پھر درجہ بدرجہ جو افضل ہوتے ہیں وہ زیادہ آزمائے جاتے ہیں۔(۱) چنانچہ ایسا ہی ہوا، پہلے تینوں خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو روافض نے اہل بیت کا دشمن بتا کر کافر ٹھہرایا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خوارج نے کافر ٹھہرایا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر نفس پرستوں نے قرآن مجید کی غلط تفسیر کرنے کا بہتان تراشا۔

حضرت امام زین العابدینؒ کے متعلق کہا گیا کہ وہ بت پرستوں کی سی باتیں کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو مکار اور منافق کہا گیا، حضرت خواجہ حسن بصریؒ کو منکر تقدیر کہا گیا، حضرت امام اعظمؒ کو گمراہ، امت کا دشمن اور امت کا شیطان کہا گیا (معاذ اللہ) اور ان کے قتل کو ستر جہاد سے افضل بتلایا گیا (حقیقۃ الفقہ ج۲ ص ۲۲۵ مطبوعہ اشاعت علوم حیدرآباد دکن)

حضرت امام مالکؒ نفس پرستوں کے ظلم کی وجہ سے طویل عرصہ (پچیس ۲۵ برس) تک جماعت اور جمعہ کے لئے گھر سے باہر نہ جا سکے، انتہا یہ کہ ان کو سختی سے زدوکوب کیا گیا، حضرت امام شافعیؒ کو اضر من ابلیس

---

(۱) اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل

(شیطان سے زیادہ نقصان دہ) کا خطاب دیا گیا اور ایسی تہمت لگائی گئی کہ لوگ لعنت کرتے اور گالیاں دیتے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ پر حق بات کہنے کی پاداش میں قید خانہ میں روزانہ اس قدر کوڑے برسائے جاتے کہ بے ہوش ہو جاتے تھے ساتھ ساتھ لوگ طمانچے مارتے اور منہ پر تھوکتے تھے، حضرت ذوالنون مصریؒ کے گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر مصر سے نکال دیا گیا تھا، حضرت محمد بخیؒ کے گلے میں رسی ڈال کر شہر سے نکال دیا گیا، حضرت امام نسائیؒ بدعتیوں کے ہاتھوں خانہ خدا میں شہید ہوئے، حضرت بایزید بسطامیؒ کے اقوال اور احوال کو خلاف شرع بتلایا گیا، حضرت امام غزالی کی کتابوں کو جلا ڈالنا فرض اور آپ پر لعنت برسانا کار ثواب بتلایا گیا، حضرت امام ابوبکر نابلوسی کی کھال کھینچی گئی حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت تاج الدین سبکی، حضرت امام بخاریؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شبلی رحمہ اللہ پر کفر کے فتویٰ لگائے گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کو گناہ ٹھہرایا گیا حضرت شیخ محی الدین عربیؒ کے متعلق کہا گیا کہ **کفرہ اشد من کفر الیھود الخ** (ان کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے زیادہ سنگین ہے) اہل سنت کے امام حضرت ابوالحسن اشعریؒ کو صریح الفاظ میں کافر اور ملحد کہا گیا، حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نفس پرستوں کے ظلم سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے،[1] اس سلسلہ کی ایک کڑی چودھویں صدی کے بدعتی ہیں جو مبلغین توحید اور متبعین سنت، صحیح العقیدہ مشائخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی رحمہ اللہ، حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ وغیرہ علمائے ربانی کو اپنے پیٹ کے لئے کافر اور ملحد ٹھہراتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

مذکورہ بزرگ توحید، رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ، ختم نبوت وغیرہ ضروریات دین پر بفضلہ تعالیٰ ایمان رکھتے تھے، اور اہل سنت والجماعت کے تھے، اصول اور اعتقادیات میں حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ اور حضرت امام ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ سے متبع تھے اور فروعات میں امام اعظم رحمہ اللہ کے مقلد تھے چشتیہ، نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، سلسلہ سے نسبت رکھتے تھے، باکمال اور صاحب کرامت، متبع سنت، حقیقی عاشق رسول بزرگ تھے، ان کے فتاویٰ اور ان کی کتابیں اور مریدین کے اعمال اس کے شاہد ہیں، ہزاروں علمائے کاملین اور مسلمان ان کے مرید تھے۔ ہند و بیرون ہند کے لاکھوں کروڑوں مسلمان ان کو اپنا مذہبی پیشوا اور دینی رہبر سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس وفات پانے والے کو نیک اور پرہیزگار آدمی بھلائی سے یاد کریں اور اس کے ایمان کی شہادت دیں، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

**فاثنوا علیھا خیراً فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجبت فقال عمر بن الخطاب ماوجبت قال ھذا اثنیتم علیہ خیرا فوجبت لہ الجنۃ وھذا اثنیتم علیہ شرا فوجبت لہ النار انتم شھداء اللہ فی الارض (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۲ پارہ ۵ باب ثناء الناس علی المیت)**

یہ حضرات فی الحقیقت اولیاء کرام اور انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث، متابعین رسول اور "الشیخ فی قومہ کالنبی

---

(۱) دشمنوں اور مخالفوں کے ظالمانہ اقدامات نے ہی آپ کو مجبور کیا تھا کہ آپ حجاز مقدس تشریف لے جائیں جہاں آپ پر اللہ تعالیٰ نے اسرار و معارف اور علوم نبوت کے دروازے کھول دیئے اور آپ کے سینہ کو گنجینہ حقائق بنا دیا گیا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء (سیف یمانی مولانا منظور نعمانی حصہ اول) اور (حقیقۃ الفقہ حصہ اول سلسلہ اشاعۃ علوم حیدر آباد دکن وغیرہ)

(۲) یعنی جن کے دل گواہی دیں کہ یہ صاحب ایمان تھا اور اسی دل کی شہادت اور سچے جذبہ کے ساتھ ان کی زبان پر اس کے متعلق تعریف کے الفاظ آئیں کہ یہ سچا مسلمان تھا۔

فی امتہ" کے صحیح مصداق تھے، ان کی پوری زندگی "قال اللہ" اور "قال الرسول ﷺ" تبلیغ اسلام اور دین متین کی خدمت میں گزری اور ان کے فتاویٰ کی روشنائی از روئے حدیث شہداء کے خون سے زیادہ وزن اور وقعت رکھتی ہے، ایسے جلیل القدر بزرگوں کو کافر جہنمی (اور معاذ اللہ) لعنتی سمجھنا اپنی عاقبت خراب کرنا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کسی کو کافر کہے اور واقع میں اس میں کفر کی بات نہ ہو تو کہنے والے کی طرف کفر لوٹتا ہے یعنی وہ کافر ہو جاتا ہے" لا یرمی رجل رجلا بالفسق والکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۲ باب حفظ اللسان من الغیبۃ والشتم) آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کلام تمہارے بھائی کی زبان سے نکلے تو جب تک اس کا مطلب اچھا نکل سکتا ہے اس وقت تک اس کو باطل پر محمول کرنے کی کوشش نہ کرو۔ (درمنثور)

اسی لئے فقہاء فرماتے ہیں کہ جو مسئلہ کفر سے متعلق ہو اگر اس میں ننانوے ۹۹ احتمالات کفر کے ہوں اور صرف ایک احتمال کفر کی نفی کرتا ہو تو مفتی اور قاضی کو چاہئے کہ اس کفر کی نفی کرنے والے احتمال پر عمل کرے اور کفر کا فتویٰ نہ دے۔ وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا للکفر و احتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالا حتمال الثانی (شرح فقہ اکبر لابی المنتہی ص ۱۹۹)

مذکورہ بزرگوں نے اپنی زندگی میں زبانی اور تحریری طور پر بار بار اعلان کیا ہے کہ اہل بدعت جو عقائد ہماری طرف منسوب کرتے ہیں وہ ہمارے عقائد نہیں ہیں ہم ایسے عقائد رکھنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے ان بزرگوں کے ارشادات جو صحیح حوالوں کے ساتھ نقل کئے جا رہے ہیں۔

## (۱) حضرت مولانا گنگوہیؒ (ایک سوال کے جواب میں)

(سوال) "سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ذات باری تعالیٰ عزاسمہ موصوف بصفت کذب ہے یا نہیں؟ اور خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے یا نہیں؟ اور جو شخص خدا تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

## حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں:

(الجواب) ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے اس سے کہ اس کو متصف بصفت کذب (جھوٹ) کیا جائے، معاذ اللہ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب (جھوٹ) نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا جو شخص اللہ تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب (جھوٹ) بولتا ہے، وہ قطعاً کافر ہے ملعون ہے اور مخالف قرآن و حدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں" (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۸)

## (۲) حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ:

"امتناع بالغیر میں کسے کلام ہے، اپنا دین و ایمان ہے، بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی ہونے کا احتمال نہیں، جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۰۳)

جنگ بدر میں جو مشرکین قتل کئے گئے تھے ان کو بھی سب و شتم کرنا ممنوع ہے۔ آپ کا فرمان ہے (ﷺ) کہ ان کو سب و شتم نہ کرو اس لئے کہ جو کچھ تم انہیں کہتے ہو وہ ان کو نہیں پہنچتا، اور زندوں کو اس سے ایذا ہوتی ہے، خبردار بد گوئی کمینہ پن ہے" لا تسبوا ھولاء فانہ لا یخلص الیھم شئی مما تقولون و تؤذون الا حیاء الا ان البذاء لؤم. (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۱۷ الاٰفۃ السابعۃ الفحش والسب وبذاءۃ اللسان)۔

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کا نفاق بدیہی اور اس کی ایذا رسانی علانیہ تھی، مگر جب وہ مدینہ میں وفات پاتا ہے تو آنحضرت ﷺ اس کے بیٹے کو کفن کے لئے اپنا مبارک کرتا عنایت فرماتے ہیں، نماز جنازہ پڑھاتے ہیں، اس کا سر اپنے گھٹنہ مبارک پر رکھ کر اس کے منہ میں لعاب مبارک ڈالتے ہیں، اس طرح جہنم سے بچانے اور جنتی بنانے کی پوری کوشش فرماتے ہیں اور اس کے زندہ متعلقین کو خوش کرتے ہیں، جب کہ آج کل کے بدعتی مولوی، سچے مسلمان اور جلیل القدر بزرگوں اور مذہبی پیشواؤں کو کافر، مرتد جہنمی اور لعنتی وغیرہ ٹھہراتے ہیں اور متعلقین و معتقدین کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

خدا پاک نیک ہدایت عطا کرے کہ یہ لوگ سچے مسلمانوں کو کافر بنانے کے بجائے ضعیف الایمان مسلمانوں کو شدھی اور مرتد ہونے سے بچانے کی کوشش کریں آمین ثم آمین۔ فقط۔

## علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت کے متعلق رضاخانیوں کا غلط پروپیگنڈہ

(سوال ۲) یہاں پر (جام نگر، سوراشٹر میں) رضاخانی فرقہ والے ایسا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ دیوبند کے علماء اور تبلیغی جماعت کافر اور اسلام سے خارج ہیں اور ان کے معاونین اور انہیں نیک و صالح ماننے والے بھی کافر اور خارج از اسلام ہیں، تو اس طرح علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت کو مسلمان اور نیک و صالح ماننے والے کیسے ہیں؟ اور اس کے متعلق خدا و رسول خدا کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) رضاخانیوں کا پروپیگنڈہ غلط اور گمراہی میں ڈالنے والا ہے۔ علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت پر رضاخانی جو بہتان تراشتے ہیں اس سے وہ حضرات بالکل بری اور پاک ہیں، وہ لوگ پکے مسلمان اور سچے اہل سنت والجماعت اور پکے حنفی ہیں۔ مجلس شوریٰ کی ہیئت ترکیبیہ۔ دفعہ (۱۲) تمام ارکان کا حنفی المذہب ہونا ضروری ہوگا، دستور اساسی دارالعلوم (دیوبند ص ۱۰) توحید خداوندی اور رسالت محمدی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مبلغ، سنت کے محافظ، اور انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں (دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کے الفاظ میں:۔ علماء دیوبند دیناً مسلم ہیں، فرقۃً اہل سنت والجماعت ہیں، مذہباً حنفی ہیں، مشرباً صوفی ہیں، کلاماً ماتریدی ہیں، سلوکاً چشتی بلکہ جامع سلاسل ہیں فکراً ولی اللٰہی ہیں، اصولاً قاسمی ہیں، فروعاً رشیدی ہیں اور نسبۃً دیوبندی ہیں" والحمد للہ علی ھذہ الجامعیۃ " (علماء دیوبند کا مسلک) قرآن وحدیث اور فقہ کی خدمت کے لئے زندگیاں وقف کئے ہوئے ہیں۔ علوم دینیہ کی یونیورسٹی" دارالعلوم دیوبند" کے فیض یافتہ لاکھوں علماء و حفاظ قراء و مفسرین، محدثین، صوفیاء، مفتی اور مبلغین دنیا کے ہر ملک کے چپے چپے میں اسلام کی تبلیغ اور دین و مذہب کی اشاعت

دعا الی اللہ وعمل صالحا (یعنی) ان سے بڑھ کر اچھا کلام کس کا ہوسکتا ہے؟ جو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور خود بھی اچھے عمل کرتے ہیں۔" اور ارشاد خداوندی ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون (یعنی) تم میں ایک جماعت ایسی ہونی ضروری ہے کہ (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیکی کے کام کرنے کا حکم دے اور برائی کے کاموں سے روکتی رہے (حقیقت میں) وہی لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔ (سورہ آل عمران)

دین کے ایسے سچے خادموں کو (جن کی تعریف خدا پاک فرماتے ہیں) اور ان کے معاونین اور انہیں نیک ماننے والوں کو کافر کہنے والے اور اسلام سے خارج کرنے والے اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کے بدخواہ اور ان کے دین کے ڈاکو ہیں اور فرمان نبوی ﷺ کی رو سے خود ہی کافر اور اسلام سے خارج ہوجاتے ہیں۔ آپ کا فرمان ہے (ﷺ) لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم) (یعنی) "جو آدمی کسی آدمی پر فاسق اور کافر ہونے کی تہمت لگائے اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا یہ کہنا اسی کے اوپر لوٹ کر آئے گا (مطلب یہ کہ وہ کہنے والا خود ہی فاسق اور کافر ہوجائے گا۔)

نیز آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔ من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و لیس کذلک الا حار علیہ (مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان فصل اول) (یعنی) کوئی شخص کسی کو کافر یا خدا کا دشمن بتلائے اور وہ ایسا نہیں ہے تو یہ قول پلٹ کر خود کہنے والے پر آئے گا۔ یعنی کہنے والا کافر اور خدا کا دشمن ہوجائے گا۔"

کتب حدیث میں ہے کہ حضرت اسامہؓ نے میدان جنگ میں ایک کافر پر حملہ کیا اس نے فوراً لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا مگر حضرت اسامہؓ نے اس کا کام تمام کر دیا، جب آنحضرت ﷺ کو اطلاع ہوئی تو حضرت اسامہؓ سے دریافت کیا کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینے کے بعد بھی کیوں قتل کر دیا؟ عرض کیا یارسول اللہ! اس نے چند صحابیوں کو قتل کر دیا تھا پھر میں نے جب اس پر حملہ کیا تو موت کے خوف سے کلمہ پڑھ لیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟ کہ اس نے کلمہ صدق دل سے نہیں پڑھا ہے؟ اسامہ!! قیامت کے روز جب کہ کلمۂ توحید (لا الٰہ الا اللہ) اس کی طرف سے مدعی بن کر آئے گا تو کیا جواب دو گے؟ حضرت اسامہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے، اس کے جواب میں بھی بار بار آنحضرت ﷺ یہی فرماتے رہے کہ قیامت کے روز کلمۂ توحید کو کیا جواب دو گے؟ یہ دیکھ کر حضرت اسامہؓ تمنا کرنے لگے کہ کاش! میں آج ہی اسلام لایا ہوتا تو یہ گناہ اسلام کی حالت میں شمار نہ ہوتا اور میرا نیا اسلام لانا اس گناہ کو محو کر دیتا (مسلم شریف ج ۱ ص ۶۸ باب تحریم قتل الکافر بعد قولہ لا الٰہ الا اللہ) اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانے کی ناپاک کوشش سے باز آجانا چاہئے۔

الغرض خادمان دین اور تبلیغی خدمت انجام دینے والے سچے اور خالص مسلمان ہیں، ان کی اعانت کرنا اور انہیں سچا تصور کرنا، ایمانداری کی دلیل ہے، خدا پاک ایسے نیک کام کرنے والوں کی مدد و اعانت کا قرآن مجید میں حکم دیتے ہیں۔ تعاونوا علی البر والتقوی (یعنی) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں مدد کرو۔"

خدا پاک جن لوگوں کا مدح سرا ہو اور جن کی مدد و اعانت کا حکم دیتا ہو انہیں اور ان کے معاونین کو کافر بتانے والے اور اسلام سے خارج ماننے والے خدا اور رسول ﷺ کے نافرمان، اسلام اور اہل اسلام کے دشمن، آنحضرت ﷺ

آپ کے مسائل
اور ان کا حل
جلد دہم
متفرق مسائل
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

فقط والسلام

المستفتی اسماعیل بدات

از مدینہ منورہ

۱۸/۱۰/۱۴۱۷ھ

## الجواب و من اللہ التوفیق

حامداً و مصلیاً و مسلماً، اما بعد، دوسری جماعت کا خیال صحیح ہے کہ دیو بندیوں کا بریلویوں سے اختلاف فروعی ہی نہیں بلکہ اصولی اور اعتقادی بھی ہے، اور پہلی جماعت کا خیال صحیح نہیں ہے کہ فریقین کے درمیان صرف فروعی اختلاف ہے اور دونوں فریق اہل السنہ والجماعت میں سے ہیں اور مسلک حنفی پر قائم ہیں نیز اشاعرہ وماتریدیہ کے بیان کردہ عقائد پر قائم ہیں۔ بیعت وارشاد میں بھی دونوں فریق صحیح طریقہ پر موجود ہیں، کیونکہ بریلویوں (رضاخانیوں) نے اہل السنہ والجماعت کے عقائد میں بھی اضافہ کیا ہے، اور ایسے فروعی مسائل کو بھی دین کا جزو بنایا ہے جن کی فقہ حنفی میں واقعی کوئی اصل نہیں ہے، مثلاً عقائد میں چار اصول اور بنیادی عقائد بڑھائے ہیں، ۱۔ نور وبشر کا مسئلہ، ۲۔ علم غیب کلی کا مسئلہ، ۳۔ حاضر وناظر کا مسئلہ، ۴۔ مختار کل ہونے کا مسئلہ، اور فروعی مسائل میں غیر اللہ کو پکارنا، قبروں پر سجدہ کرنا، قبروں کا طواف کرنا، غیر اللہ کی منتیں ماننا، قبروں پر چڑھاوے چڑھانا، میلاد مروجہ اور تعزیہ وغیرہ سینکڑوں باتیں ان کی ایجاد ہیں جو صریح بدعات ہیں اور بیعت وارشاد میں بھی ان لوگوں نے بہت سی غیر شرعی چیزوں کی آمیزش کرلی ہے، مثلاً قوالی اور وجد وسماع وغیرہ۔ نیز فریق اول کا یہ قول خلاف واقعہ ہے کہ ہمارے علماء دیو بند اور اکابر دیو بند نے جو سختی اختیار کی تھی وہ عارضی اور وقتی تھی بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ دیوبندیت نام

ہی تمسک بالسنہ اور تنفیر عن البدعہ کا ہے اکابر دیوبند کا عمل ہمیشہ "فاصدع بما تومر" پر رہا ہے انہوں نے کبھی دین کے معاملے میں مداہنت نہیں فرمائی البتہ انہوں نے مقابلہ آرائی اور محاذ آرائی اور تکفیر بازی سے بھی گریز کیا ہے اور ہمیشہ نرمی اور حکمت سے اصلاح حال کی کوشش کی ہے پس آج بھی ان کے اخلاف کو یہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔

رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" مسلک متبع" سے پہلے کی تصنیف ہے' اس سے استدلال صحیح نہیں ہے اور حضرت شیخ سہارنپوری رحمتہ اللہ علیہ کے ایسے اقوال ہمارے علم میں نہیں ہیں اور بریلویوں کی مجالس میلاد اور عرس وغیرہ میں مصلحاً شریک ہونا بھی جائز نہیں ہے اور اس کی ممانعت "ودوا لو تدھن فیدھنون" میں مذکور ہے اور لکم دینکم ولی دین میں اشارہ بھی اسی طرف ہے اور حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے امداد الفتاوی ص ۳۰۲ ج ۵ میں تحریر فرمایا ہے کہ :

"رسوم وبدعات کے مفاسد قابل تسامح نہیں"۔

اور ص ۳۸۰ ج ۴ کے سوال وجواب کا خلاصہ یہ ہے کہ عرس وغیرہ بدعات میں جو لوگ شریک ہوتے ہیں ان کی بے ضرورت تعظیم وتکریم کرنے والے بھی "من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام" کا مصداق ہیں۔

اور بعض بدعات کے فی نفسہ جائز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ امور فی نفسہ تو جائز ہوتے ہیں جیسے جناب رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ مگر التزام اور شرائط وقیود کی پابندی کی وجہ سے وہ چیزیں بدعت کے زمرہ میں داخل ہوجاتی ہیں اور وہ ناجائز ہوجاتی ہیں۔

اور نقشہ نعل مبارک کی کوئی اصل نہیں ہے اور استبراک اور اس کو چومنا سر پر رکھنا بے اصل ہے اور حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے امداد الفتاوی ص ۳۷۸

ج ۴ میں اپنے رسالہ "نیل الشفا بنعل المصطفیٰ" سے رجوع فرمالیا ہے' واللہ اعلم وعلمہ واتم واحکم۔

حررہ

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری۔
خلوم دارالعلوم دیوبند
۲۳ ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ

محمد ظفیر الدین
مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۵ ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ

الجواب صحیح
العبد نظام الدین
مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۵/۱۱/۱۴۱۷ھ

## (۸)

## مظاہر العلوم سہارنپور کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین (دیوبند) اس بارے میں کہ حضرات اکابرین دیوبند کا جماعت بریلویہ سے جو اب تک اختلاف رہا ہے' یہ اختلاف فروعی ہے یا اصولی وعقائد کا اختلاف ہے؟ اور جو بدعات بریلویوں نے اختیار کر رکھی ہیں مثلاً تیجہ' بیسواں' چالیسواں' برسی' قبروں پر سالانہ عرس' میلاد کا قیام' اجتماعی سلام وغیرہ ان امور کی اکابر دیوبند خصوصاً حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ اور حضرت مولانا شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ اور ان کے خلفا وتلامذہ نے جو شدت سے ان کی تردید کی تھی کیا موجودہ علماء دیوبند اس پر قائم ہیں؟ یا اس میں کچھ خفت آگئی ہے؟ اور کیا جماعت بریلویہ کو کسی بھی اعتبار سے اہل سنت والجماعت میں شمار کیا جاسکتا ہے؟

کیا ان لوگوں کا مذہب حضرات اشاعرہ اور حضرات ماتریدیہ کے موافق ہے؟

بعض ایسے لوگ ہیں جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ علیہ سے انتساب کے مدعی ہیں' انہوں نے یوں کہنا شروع کیا ہے کہ اکابر دیوبند جو

المناقب' امداد الفتاویٰ' اور اصلاح الرسوم میں موجود ہیں' انہوں نے سوچ سمجھ کر اپنی عالمانہ ذمہ داری کو سامنے رکھ کر خوب کھل کر نہ صرف بریلویوں کی بدعات کی بلکہ ہر اس بدعت کی (جو اعتقادی ہو یا عملی) جس کا کسی بھی علاقہ میں علم ہوا سختی سے تردید فرمائی' ان کی یہ تردید عارضی نہیں تھی۔

بدعت کبھی سنت نہیں ہو سکتی لہذا اس کی تردید بھی عارضی نہیں ہو سکتی' اور اس کی تردید میں ہلکا پن اختیار کرنے کی شرعاً کوئی اجازت نہیں۔

حضرات اکابر دیو بند نے جو بدعت کی تردید کی اور اس بارے میں جو مضبوطی کے ساتھ اہل بدعت کے ساتھ جم کر مقابلہ کیا' ان کی اس محنت اور کوشش سے کروڑوں افراد نے بدعتوں سے توبہ کی' اور سنتوں کے گرویدہ ہوئے۔

آج اگر کوئی شخص یوں کہتا ہے کہ اب بدعتوں کی تردید میں سختی نہ کرنی چاہئے یا مصلحتاً ان کو کسی تاویل سے اپنالینا چاہئے' ایسا شخص دیو بندی نہیں ہے' اگرچہ اکابر دیو بند سے متعلق ہونے کا مدعی ہو' حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی قدس سرہ بہت ہی پکے دیو بندی تھے اپنے اکابر کے مسلک سے سرمو انحراف کرنا انہیں گوارا نہ تھا ان کی ساری زندگی اور ان کی کتابیں اس پر گواہ ہیں جو کوئی شخص ان کی طرف بدعت کے بارے میں ڈھیلا پن منسوب کرتا ہے وہ اپنی بات میں سچا نہیں ہے۔

لفظ "اہل سنت والجماعت" کا اطلاق حضرات اشاعرہ وماتریدیہ پر ہوتا ہے' احمد رضا خاں بریلوی اور ان کی جماعت کا ان دو جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں' احمد رضا خاں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کلی مانتے ہیں یا یوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سارے اختیارات سپرد کردئے گئے تھے یہ دونوں باتیں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے یہاں کہیں بھی نہیں' نہ کتب عقائد میں کسی نے نقل کی ہیں

اور نہ ان کی کتابوں میں ان کا کوئی ذکر ہے ' اور یہ دونوں باتیں قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہیں ' یہ سب بریلویوں کی اپنی ایجاد ہیں اگر کوئی شخص بریلوی فرقہ کو اہل سنت والجماعت شمار کرتا ہے تو یہ اس کی صریح گمراہی ہے۔

ہم سب دستخط کنندگان کی طرف سے تمام مسلمانوں پر واضح ہو جانا چاہئے کہ اب بھی ہم اسی دیوبندی مسلک پر شدت کے ساتھ قائم ہیں جو ہمارے عہد اول کے اکابر سے ہم تک پہنچا ہے ہمیں کسی قسم کی خفت گوارا نہیں ہے۔ وباللہ التوفیق۔

| | |
|---|---|
| محمد عاقل عفا اللہ عنہ | محمد سلمان |
| صدر المدرسین | قائم مقام ناظم |
| مقصود علی | عبد الرحمٰن عفی عنہ |
| مفتی مدرسہ | مفتی مدرسہ |

مہر دار الافتاء مظاہر العلوم سہارنپور

(۹)

# سبحانک ھذا بہتان عظیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بعض مخلص احباب نے مجھے اطلاع دی ہے کہ علوی مالکی صاحب کی کتاب "اصلاح مفاہیم" پر میرے تاثرات اور بیانات میں اس کی اشاعت کے بعد کچھ ناعاقبت اندیش حضرات سیدھے سادے مسلمانوں اور میرے احباب میں یہ غلط فہمی پیدا کر رہے ہیں کہ میں نے اپنی تحریر سے برأت کا اعلان کر دیا ہے اور جناب علوی مالکی صاحب نے "چشم بد دور" مجھے شاذلیہ سلسلہ میں خلافت دیدی ہے۔ سبحانک ھذا بہتان

دینی مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
ہزاروں مستند فتاویٰ جات کا پہلا مجموعہ

# جامع الفتاویٰ ۱

تقاریظ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ
فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمہ اللہ
فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مظاہری رحمہ اللہ
مورخ اسلام حضرت مولانا قاضی اطہر مبارک پوری رحمہ اللہ
و دیگر مشاہیر امت

مرتب اول
حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ

جدید ترتیب
اشرفیہ مجلس علم و تحقیق

مقدمہ
حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہ
(مرتب "خیر الفتاویٰ" جامعہ خیر المدارس ملتان)

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240)

اعلان کا حکم فرمایا تو پھر آپ کو بشر نہ ماننا خدائے قہار کا مقابلہ کرنا ہے' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا ہے جبکہ قرآن کریم کو بھی نور فرمایا گیا ہے۔ اس کا مطلب خود قرآن کریم میں موجود ہے کہ آپ کی ہدایت پر عمل کرنے سے آدمی بادیہ ضلالت کی تاریکیوں سے نکل کر سبیل الرشاد اور صراط مستقیم کی روشنی میں آجاتا ہے' ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خداوند تعالیٰ کی صفت ہے جو شخص اس کی اس صفت کی نفی کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتا ہے وہ غلطی پر ہے اور اس کا یہ عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۱۰۵)

## حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھنا

سوال: سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب سکھایا ہے کہ دیوار کے باہر سے مت پکارو' نہ ان سے کلام و سلام میں آواز بلند کرو' جب باہر تشریف لائیں تب سلام و کلام کرو وغیرہ' یہ سب دنیا کی زندگی کے لیے بتایا اور اب بھی وہی حکم ہے کیونکہ میلاد میں زور سے سلام پڑھتے ہیں اور سینکڑوں کوس سے' کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب ادب ہمیشہ کے لیے ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس آکر صلوٰۃ و سلام مجھ پر بھیجتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے پڑھتا ہے وہ ملائکہ کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے' آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں حاضر و ناظر ہیں اور بلا واسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے توبہ لازم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۱۰۷)

## لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ ...... الخ
## سے حاضر و ناظر مراد لینا تحریف ہے

سوال: ایک مولوی صاحب نے بدعتی امام مسجد سے کہا کہ آیت لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ سے حضور کا انسان ہونا ثابت ہوتا ہے تو امام مسجد نے کہا کہ آیت کا یہ مقصد نہیں اور "کم" کے معنی حاضر و ناظر کے ہیں؟

جواب: آیت ہذا کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ یہ مطلب بیان کرنا قرآن کی صریح تحریف ہے۔ گزشتہ تیرہ صدیوں میں آیت کا یہ معنی کسی نے نہیں لیا۔ "کم" ضمیر کے مخاطب دراصل حضرات صحابہ ہیں اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک عظیم الشان رسول آچکا' یہاں آنے سے چل کر آنا مراد نہیں بلکہ "بعثت نبویہ" مراد ہے' یہ لوگ شان نبوت میں گستاخی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیرِ نگرانی

دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

# کفایت المفتی

مع عنوانات


مفتیِ اعظم حضرت مولانا مفتی

محمد کفایت اللہ دہلوی



دارالاشاعت

انگریزی۔ تو کیا اس صورت میں علم الدین، عبدالرشید شہید ہوئے ہیں یا نہیں؟ کیا ایسا شخص جو رسول اللہ ﷺ کی عزت پر ان کی بے حرمتی کرنے والے کو قتل کرے اور حکومت اسلام کی نہ ہو، اس شخص کو قتل کے عوض میں پھانسی دی جائے تو ایسے شخص کو شہید کہا جا سکتا ہے۔ یا نہیں اگر وہ شہید نہیں ہے تو وہ کس شمار و قطار میں ہے۔

المستفتی نمبر ۱۲۰۷ مولوی عزیز احمد صاحب (شہر راولپنڈی) ۱۱ رجب ۱۳۵۵ھ م ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۷۹) چونکہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں۔ اس لئے اگر غیر مسلم معافی مانگے تو اس کو معافی دے دینا جائز ہے۔ کسی مسلمان کو قتل کر دینے کا حق نہیں ہے۔ اگر کوئی محبت رسول میں سرشار اور خود ہو کر قتل کر دے تو وہ معذور قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور اس صورت میں اس کو شہید کہا جا سکتا ہے جا نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## کیا آپ ﷺ کے مختار کل ہونے کا عقیدہ درست ہے؟

(سوال) بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۲۲ میں مولوی حکیم ابو العلا محمد امجد علی رضوی مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیری نے درج کیا ہے۔

(عقیدہ) حضور اقدس ﷺ ...... اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں۔ جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کا محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں۔ جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم رہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے، تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملکوت السموات والارض حضور ﷺ کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دیدی گئیں رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ﷺ کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ ہے۔ احکام تشریعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔ مسلمانوں کو مسطورہ بالا تحریر پر عقیدہ رکھنا کیسا ہے۔ فقط

المستفتی نمبر ۱۲۲۰ شیخ عبدالرزاق ولد عبدالعزیز صاحب (دہلی) ۲۶ رجب ۱۳۵۵ھ

(جواب ۸۰) یہ عقیدہ سراسر قرآن و حدیث اور شریعت مقدسہ کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور ضلالت و گمراہی کی تعلیم ہے۔ حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔(۱) سید المرسلین خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے افضل اور اعلم ہیں۔(۲) لیکن فرائض کو معاف کر دینا، حلال کو حرام کر دینا، حرام کو حلال کر دینا، جنت و دوزخ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں ہونا، یہ کوئی بات قرآن و سنت سے ثابت نہیں۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

---

(۱) ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین. (الاحزاب : ۴۰) سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام ...... (بنی اسرائیل : ۱)

(۲) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : فضلت علی الانبیاء بست : اعطیت جوامع الکلم، واحلت لی الغنائم، وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا، وارسلت الی الخلق کافة، وختم بی النبیون . (مسند احمد : ۲ / ۴۱۲ بیروت) انا سید ولد آدم یوم القیامة (شرح عقیدة الطحاوی : ۱۰۶ المکتب الاسلامی)

(۳) یا ایها النبی لم تحرم ما احل اللہ ...... (التحریم : ۱)

مکمل و مدلل

# مسائل رفعت قاسمی جدید

قرآن وحدیث کی روشنی میں
حضرات مفتیانِ کرام دار العلوم دیوبند
کی تصدیق وتائید کے ساتھ

مؤلف
مولانا محمد رفعت قاسمی
مدرس دار العلوم دیوبند

جان کر حاجت روائی کے لیے اٹھتے بیٹھتے یا رسول اللہ! یا علی! یا غوث! وغیرہ کہنا بیشک ناجائز اور ممنوع ہے' خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لیے چاہے نبی ہو یا ولی' حاضر و ناظر اور حاجت روا ہونے کا عقیدہ بالکل غلط اور باطل ہے' حاضر و ناظر صرف خدا کی ذات ہے۔

غرض یہ کہ یا رسول اللہ! یا غوث! وغیرہ اس عقیدہ سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرح یہ حضرات بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یا ہماری پکار اور فریاد کو سنتے ہیں اور حاجت روا ہیں' جائز نہیں ہے' اگر اپنا عقیدہ نہ ہو لیکن اوروں کا عقیدہ بگڑنے کا اندیشہ ہو تب بھی جائز نہیں کہ ان کے سامنے ایسے کلمات کہیں (یہ کلمات کفریہ ہو جاتے ہیں جبکہ حاضر و ناضر جان کر کہے)

(فتاویٰ رحیمیہ: ج ۲' ص ۳۴۸' بحوالہ مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص..... فتاویٰ محمودیہ: ج ۱۵' ص ۹۰)

**مسئلہ** علماء دیو بند کا اعتقاد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت افضل المستحبات' بلکہ قریب واجب اور بڑی فضیلت اور اجر عظیم کا موجب ہے' مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ کا عزم ہو تو بہتر یہ ہے کہ روضہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کر کے جائے۔

(فتاویٰ رحیمیہ: ج ۱' ص ۶۶' بحوالہ زبدۃ المناسک ص ۱۱۳)

## یا رسول اللہ کہنے کی تفصیل

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے بالکل واضح اور قطعی طور پر مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں:

ایک یہ کہ صرف خدا ہی وہ ہستی ہے جو ہر وقت ہر جگہ موجود ہے اور نہ صرف پکار کو سنتا ہے بلکہ دل ہی دل میں مانگی جانے والی دعاؤں کو بھی سنتا ہے اور قلب و ذہن کی ہر کیفیت سے باخبر ہے۔

دوسرے یہ کہ تمام انبیاء و اولیاء اس کے بندے ہیں اور بشر (انسان) ہیں' ان میں کوئی مافوق البشر طاقت و صلاحیت نہیں ہے' ان سے جن معجزات یا کرامات کا ظہور ہوتا ہے وہ اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ اسے مناسب سمجھے اور وہ ارادہ فرمائے۔

تیسرے یہ کہ اللہ کے سوا کسی ہستی میں کوئی بھی ایسی صلاحیت فرض کر لینا شرک ہے جو اللہ کے لیے مخصوص ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات ہی میں یکتا نہیں صفات میں بھی یکتا ہے' ہر وقت ہر جگہ موجود ہونا اور ہر دعا و پکار' فریاد و گزارش کو سن کر اس کے بارے میں فیصلہ کرنا اس کا کام ہے' یہ وصف کسی اور میں نہیں ہو سکتا اور جو لوگ اس وصف کو کسی اور میں تسلیم کریں گے وہ مشرک ہوں گے۔

یہ تینوں باتیں جب قطعی اور اٹل ہو گئیں تو اب کسی بھی دلیل سے ان کے خلاف عقیدہ نہیں رکھا جا سکتا ہر استدلال کو رد کیا جا سکتا ہے مگر قرآن کو نہیں رد کیا جا سکتا۔

خوب سمجھ لیجئے کہ خدا کے سوا کوئی حاضر و ناظر نہیں اور یا رسول اللہ! کا نعرہ اس عقیدہ کے ساتھ لگانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر فرشتوں کے توسل خود سن رہے ہیں شرک کی بدترین قسم ہے' اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ (محمد رفعت قاسمی)

## یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ پڑھنا

یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ لکھنا اور بطور وظیفہ پڑھنا کیسا ہے؟

اس جملہ میں حضرت سید عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ اللہ کے واسطے مانگا گیا ہے' سوال خود ان ہی سے ہے اور اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کو وسیلہ بنایا گیا ہے' یہ طریقہ غلط ہے' برعکس ہو گیا' مانگنا چاہئے تھا اللہ تعالیٰ سے پاک مالک الملک سے اور وسیلہ بنا لیا جاتا ہے اس کے مقبول بندوں کو' مگر یہاں معاملہ الٹا ہو گیا' اس کا وظیفہ ناجائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۸۱' ص ۱۹۸)

مسئلہ مذکورہ وظیفہ پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ہر جگہ حاضر و ناظر، عالم الغیب وغیرہ وغیرہ ہیں شرعاً کسی طرح جائز نہیں ایسا عقیدہ حرام بلکہ شرک ہے کیونکہ یہ صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں اور جو شخص کسی اور میں ان صفات کا عقیدہ رکھتا ہو فقہاء نے اس کی تکفیر کی ہے پس ایسے وظیفہ کا کتبہ مسجد میں آویزاں کرنا بھی جائز نہیں اور مسجد کی پیشانی پر کندہ (کھدائی) کرنا بھی جائز نہیں ہے اور اس کا مٹانا باعث اجر ہے۔

یا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ! کی جگہ یا ارحم الراحمین پڑھنا چاہیے جس کے قبضہ قدرت میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بلکہ تمام عالم ہے خلاف شرع عقیدہ رکھنے والوں کو کسی بہتر تدبیر شرعی سے سمجھا بجھا کر راہ راست پر لانا چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ج ۶ ص ۵۰، نظام الفتاویٰ: ج ۱ ص ۵۵)

یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کا وظیفہ ایسا کھلا شرک ہے کہ اگر کہیں بھی اسلامی حکومت قائم ہو تو وہ ایسا وظیفہ پڑھنے والوں اور ایسا نعرہ لگانے والوں کو مرتد قرار دے کر ان سے توبہ کا مطالبہ کرے گی اور اگر توبہ نہ کریں تو گردن اڑا دے گی غلط قسم کی تعلیمات کے کوڑے کرکٹ میں اگر قرآن کریم و حدیث شریف کے آب دار موتی چھپا نہ دیے گئے ہوتے تو بے وقوف سے بے وقوف مسلمان بھی ایسے وظیفوں کے چکر میں نہیں آ سکتا تھا مگر غلط قسم کی پیری و مریدی اور بگڑے ہوئے تصوف نے سادہ دل اور خدا پرست مسلمانوں کے دل و دماغ پر چھاپا مار کر ان کی عقل خراب کر دی۔

یاد رکھو! قیامت کے دن جب حساب کتاب ہوگا تو ہمارے سب کے عقائد و اعمال بس قرآن کریم اور احادیث ثابتہ کی کسوٹی پر جانچے و پرکھے جائیں گے وہاں پر نہ بڑے بڑے پیر صاحب کام آئیں گے نہ چھوٹے سیدنا شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تو صاف کہہ دیں گے اے اللہ! میری کچھ خطا نہیں میں تو اپنی قبر میں پڑا تھا اور زندگی بھر میں نے توحید کی تعلیم دی یہ شیطان نے بہکا کر سکھا کر سارا فساد پھیلا دیا ہے کم عقل لوگ اگر شیطان کے بہکاوے میں آ کر مجھ کو دستگیر اور حاجت روا اور نہ جانے کیا کیا سمجھنے لگے تو میرا اس میں کیا قصور؟ میری تو مغفرت فرما دیجئے ان کا جو چاہیں کریں۔

اور یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو کیا بڑے سے بڑے بزرگ و پیر نے بھی اگر کوئی قول یا فعل ایسا کیا ہوگا جو قرآن و سنت کے خلاف ہو تو ان سے باز پرس ہوگی خدا کی عدالت میں سب بندے مسئول ہیں انبیاء تک اللہ کے خوف سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔

(محمد رفعت قاسمی)

## یا غوث الاعظم المدد پکارنا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے "یا حسین امداد کن" "یا حسین اغثنی" پکار کر مدد طلب کرنا روزی اور اولاد چاہنا جائز ہے یا نہیں؟ یا غوث الاعظم دستگیر اغثنی باذن اللہ یا شیخ محی الدین مشکل کشا بالخیر اس طریقہ سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس طرح پکار کر مدد مانگنے اور مذکورہ وظیفہ پڑھنے کی شرعاً اجازت نہیں ممانعت ہے وسیلہ پکڑنا جائز ہے مگر اس کا یہ طریقہ نہیں ہے مذکورہ طریقہ جاری رہنے سے دوسروں کے بھی عقائد فاسد ہونے کا خوف ہے لہٰذا اس وظیفہ کو چھوڑ دینا ضروری ہے خدا کو چھوڑ کر دوسروں سے اولاد مانگنا بیمار کے لیے شفا طلب کرنا اہل قبور سے روزی مانگنا مقدمہ میں کامیاب کرنے کی درخواست کرنا جائز نہیں ہے بلکہ مشرکانہ فعل ہے اس لیے کہ عبادت اور طلب حاجت و استعانت فقط اللہ ہی کا حق ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ: ج ۱۰ ص ۷۲، ج ۱ ص ۱۰۶، بحوالہ مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۳، فتاویٰ رشیدیہ: ص ۱۴۰)

مسئلہ ان اعتقادات اور اعمال سے ایمان سلامت نہیں رہتا اس عقیدہ کو (غوث الاعظم وغیرہ سے مانگنے کو) فقہاء نے کفر لکھا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ج ۱ ص ۱۲۳)

قال اللہ تبارک وتعالیٰ

فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

المعروف بہ

یعنی

قدوۃ العلماء، زبدۃ الفقہاء، تاج المحدثین سراج السالکین
حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری
و مہاجر مدنی قدس سرہٗ کے تحریر فرمودہ وقیع فتاویٰ کا مجموعہ

حسب ارشاد

بقیۃ السلف حجۃ الخلف مرشد عالم حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
مہاجر مدنی قدس سرہٗ العزیز

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ مظاہر علوم سہارنپور نے شائع کیا

پاکستان میں ناشر

مکتبۃ الشیخ ۳/۳۴۶ بہادر آباد کراچی

یہ تھا کہ اس کے ظاہر الفاظ پر) ارتداد کا حکم کر کے تجدید نکاح کا حکم فرماتا، پس مولانا نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ تشدید و تغلیظ ہے ورنہ منصب قضا رکا حکم ہے جو اس جگہ مناسب نہیں تھا۔ فقط حررہ خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم

**صفت خاصہ الٰہیہ کا دوسرے میں اعتقاد کرنا**

**سوال:** زید کہتا ہے کہ میرا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ حاضر اور ہر وقت ناظر ہیں، یہ تصرف اور قوت آپ کو اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے حاصل ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسا عقیدہ (کہ ایسی قوت وتصرف آپ کو خدا تعالی سے حاصل ہے) شرعا درست ہے یا نہیں، اور اس قسم کے اعتقاد والے شخص کے حق میں شریعت مطہرہ کیا فیصلہ دیتی ہے

**الجواب:** جیسے علم بالذات خداوند جل وعلا کی صفت ہے اسی طرح علم محیط بھی خداوند علام الغیوب جل وعلا کی صفت خاص ہے۔ ان اللہ بکل شیئ محیط[1] صفت خاصہ الہیہ کا کسی دوسرے میں اعتقاد کرنا اسی کا نام شرک ہے پس جو شخص کہ یہ اعتقاد کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعطاء الہی ہر جگہ حاضر وناظر ہیں تو گو یہ علم ذاتی کا تو اعتقاد نہیں ہے لیکن علم محیط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اعتقاد ہے اور یہ ایسا ہی شرک ہے جیسا کہ علم ذاتی کا اعتقاد کرنا شرک ہے۔ بحر الرائق[2] میں ہے لو تزوج بشھادۃ اللہ ورسولہ لاینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلم الغیب. تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری میں ہے العلم المحیط لیس الا للہ تعالی. انتہی. پس اس سے ثابت ہو کہ یہ اعتقاد فاسد منجر بکفر ہے اور اس سے توبہ کرنا لازم ہے فقط واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح
عنایت الٰہی عفی عنہ

املاہ خلیل احمد عفی عنہ

---

[1] سورہ حٰم سجدہ رکوع ۶ [2] ص۵۳ مصری ص۹۷ جلد ثالث (کتاب النکاح)

محمد خالد غفرلہ

ارشاد المفتین
مفتی حمید اللہ جان
دار التعمیر

إلابه وكونه بشراًمن العرب وكونه خاتم النبيين إتفاقاً لورود ذالك القواطع المتواترة"......(مراقی الفلاح فی خطبة الکتاب: ۱۰)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## کیا کلمہ توحید سے حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے؟

(مسئلہ نمبر ۱۴۲) کلمہ توحید کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں الفاظ ''رسول ہیں'' سے مراد بعض لوگ حاضر و ناظر لیتے ہیں کیا حدیث شریف کی رو سے یہ مراد لینا صحیح ہے یا غلط؟ قرآن کریم میں اس کا کیا حکم نازل ہوا ہے فتویٰ بتفصیل عنایت فرمائیں۔

## الجواب باسم الملک الوھاب

کلمہ توحید سے حضور ﷺ کو حاضر و ناظر ثابت کرنا قرآن و حدیث کی رو سے غلط ہے اور حضور ﷺ حاضر و ناظر ہونے کی نفی اس بات سے ہوتی ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا گواہ نبی پاک ﷺ کو بنایا تو ان کا نکاح منعقد نہیں ہوگا، بلکہ فقہاء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

"ومن تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله لايجوز النكاح كذافي التجنيس"

......(الهندية: ۱/ ۲۶۸)

"تزوج بشهادة الله ورسوله لم يجز بل قيل يكفر اه وقال ابن عابدين تحت قوله(قيل يكفر) لأنه اعتقد أن رسول الله ﷺ عالم الغيب اه"......(الدر المختار مع ردالمحتار: ۳/ ۳۰۰)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## بطور عقیدت ''یا رسول اللہ'' کہنا:

(مسئلہ نمبر ۱۴۳) کیا عقیدت کے طور پر یا رسول اللہ کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟

## الجواب باسم الملک الوھاب

آپ ﷺ کا علم تمام مخلوق حتیٰ کہ انبیاء اور ملائکہ سے بھی زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ کے بتانے سے آپ کو بہت سے مغیبات کا علم تھا اور یہی علماء اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے، ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظر ہونا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی

...صفت خاصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ان صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں شرک ...ہے اور اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے خلاف ہے۔

"من قال أرواح المشائخ حاضرة يكفر اه"......(البزازية على هامش الهندية: ٦/ ٣٢٦)

"فالعلم بالغيب أمر تفرد به سبحانه وتعالىٰ ولاسبيل للعباد اليه (إلى أن قال) اعلم أن الأنبياء عليهم الصلوة والسلام لم يعلموا المغيبات من الأشياء إلاما علمهم الله تعالىٰ أحياناً وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاده أن النبي عليه الصلاة والسلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالىٰ: قل لايعلم من في السمٰوٰت والأرض الغيب إلا الله. كذا في المسامرة اه"......(شرح فقه الأكبر لملا على القاري: ص: ١٥١ مكتبه حقانيه)

لہٰذا اس عقیدے کے ساتھ یارسول اللہ کہنا جائز نہیں ہے البتہ صرف عقیدت ومحبت اور شوق میں یہ کہنا ...کہنا جائز ہے، تاہم آج کل یہ نعرہ بدعتیوں کا شعار بن چکا ہے، لہٰذا اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## "یارسول اللہ مدد" اور "یا علی مدد" (کہنے، لکھنے اور مٹانے) کا حکم:

سوال نمبر ١٤٣) کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ "یا اللہ مدد" کے ساتھ "یارسول اللہ مدد" "یا علی مدد" کہنے کا عقیدہ رکھنے والا قرآن وسنت وفقہ حنفی کے مطابق کیسا ہے؟ نیز مسجد کی دیوار پر جہاں نمازیوں کی نظر پڑتی ہو مذکورہ الفاظ لکھنا اور مٹانا کیسا ہے؟ کیا مٹانے والے کو کافر، واجب القتل اور گستاخ رسول کہہ سکتا ہے؟ بحوالہ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

## الجواب باسم الملک الوهاب

یارسول اللہ اور یا علی مدد میں دو امر ہیں، ایک یہ کہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا، دوسرا امر یہ ہے کہ لفظ "یا" کے ساتھ پکارنا کیسا ہے؟ لہٰذا ہر ایک کا حکم بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے، غیر اللہ سے مدد طلب کرنا خواہ ان کو مظہر عون خدا سمجھ کر ہو یا کسی کوئی اور صورت ہو قرآن کریم وسنت نبوی اور عقائد اہل سنت میں اس عقیدے کی گنجائش نہیں ہے، اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ پوری کائنات کا نظام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے، موت وحیات، صحت

روزمرہ کے تقریباً دوہزار سے زائد

# جدید مسائل کا حل

عقائد کے جدید مسائل.........قرآن حکیم کے جدید مسائل
طہارت کے جدید مسائل.....ناخن پالش اور سرخی پر وضو کا حکم
نماز کے جدید مسائل.........قضا نمازوں کے مفصل احکام
روزہ کے جدید مسائل.........قضا روزے کس طرح رکھیں
حج وزکوۃ کے جدید مسائل.........معاملات کے جدید مسائل
آلات موسیقی کی خرید وفروخت.........انعامی سکیموں کا حکم
بذریعہ بنک مکان یا گاڑی خریدنا.....شفعہ شراکت کے جدید مسائل
نکاح کے جدید مسائل.....عدالتی نکاح.....لاپتہ شوہر کے احکام
تنسیخ نکاح.....طلاق کے جدید مسائل.....طلاق اور خلع میں فرق
ایک لفظ سے دی گئی تین طلاقیں (سعودی عرب کا متفقہ فیصلہ)
عدت کے ضروری احکام.....کھانے پینے اور لباس کے جدید مسائل
ڈاکٹر اور نرس کیلئے پردہ کے احکام.....پلاسٹک سرجری کا حکم
بیوٹی پارلرز کی شرعی حیثیت.........سود کے جدید مسائل
انشورنس کمپنی کی ملازمت.........بینک سے سودی معاملہ
تفریح کے جدید مسائل.....طب و میڈیکل کے جدید مسائل
مانع حمل ادویات کا حکم.........اعضاء انسانی کی پیوندکاری
حرام ادویات کا حکم.........موبائل کے جدید مسائل
اور ان جیسے ہزاروں جدید مسائل کے حل کا مجموعہ


مجموعہ افادات
حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ
مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ
حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ
حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمہ اللہ
شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
ودیگر اکابرین


اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240)

کیا ان کی لاعلمی میں ادا شدہ نماز واجب الاعادہ ہوگی؟ براہ کرم ان سوالوں کا جواب دیں؟

۱- زید کہتا ہے کہ محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے جسم کا نوری مظہر ہیں؟

۲- حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں؟

۳- آقائے نامدار اور اولیاء کرام کو عالم الغیب جانتا ہے؟

۴- قبروں کو پکا بنانا اور قبروں پر مسجدیں بنانا ثواب جانتا ہے؟

۵- نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا' تیجا کرنا' دسواں' چالیسواں کرنا مستحب یا سنت جانتا ہے اور مندرجہ بالا مسائل خواہ عقیدہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں خواہ بدعت ہے تو ایسے آدمی کو کیا مانا جائے؟ مفصل طور پر فتویٰ دے دیں جبکہ وہ مندرجہ بالا مسائل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ اربعہ میں سے امام اعظم کی طرف منسوب کرتا ہے۔

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے اور عالم الغیب ہونے کا اعتقاد کفر ہے۔ کلام پاک میں ہے: "وهو الله فی السموات وفی الارض یعلم سر کم وجهر کم ویعلم ما تکسبون" اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے تمام جگہ کوئی حاضر و ناظر نہیں۔ اسی طرح علم غیب باری تعالیٰ کا خاصہ ہے' غیر کا دخل نہیں ہے۔ اولیاء کرام وانبیاء عظام کو عالم بجمیع الاشیاء سمجھنا اور اس کا اعتقاد رکھنا کفر ہے اس سے توبہ کرے۔ "لایعلم الغیب الا هو ...... قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله" پختہ قبریں بنانا' تیجہ' دسواں' چالیسواں کرنا تمام امور بدعت ہیں۔

الی صل اس شخص کے پیچھے جو نمازیں پڑھ لی ہیں ان کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ مفتی محمود ج ۱ ص ۲۶۷)

## مجرم کو اللہ تعالیٰ نہیں چھڑا سکتا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم چھڑا سکتے ہیں؟

سوال: بریلوی حضرات یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن معصیت کے بارے میں جس شخص کو حضور سزا دینے کے لیے پکڑ لیں گے کوئی چھڑا نہیں سکتا اور خدا جس کو سزا دینے کے لیے پکڑ لیں گے اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم چھڑا سکتے ہیں آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: بریلوی مکتبہ فکر کے بہت سے عقائد ایسے نرالے ہیں کہ قرآن کریم حدیث شریف آثار صحابہ' مجتہدین کے فقہ میں ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے' شاعرانہ مضمون کو عقیدہ قرار دینا بھی مشکل ہے' جن صاحبان کا یہ عقیدہ ہے ان ہی سے اس کی دلیل دریافت کی جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۱۳۲)

فقہ المعاملات

یعنی

# جدید معاملات کے شرعی احکام

۳ جلد یکجا مجلد

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہ

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ۵ ایم اے جناح روڈ ۵ کراچی پاکستان فون 32631861

## خلاصۂ کلام:

مذکورہ بالا تفصیل میں سوال کے دونوں نمبروں کا جواب آ گیا اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ یورپ کے شہروں کا مروجہ طریقہ ذبح خلاف شرع اور موجب گناہ ہے۔ مسلمانوں کو جہاں تک قدرت ہو اس سے بچیں اور اپنے ملکوں میں اس کے رواج کو بند کریں اور یورپ کے علاقوں میں رہنے والے مسلمان جو اس طریقہ کے بدلنے پر قادر نہیں اور گوشت کی ضرورت بہر حال ہے ان کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ اس گوشت کا استعمال کرنا جائز ہوگا ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو حرام ہوگا۔

۱. مشین کے ذریعہ ذبح کرنے والا آدمی مسلمان، نصرانی یا یہودی ہو۔

۲. مشین کی چھری جانوروں کی گردن تک پہنچاتے وقت اس نے خالص اللہ کا نام بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ہو۔

۳. یہ چھری جتنے جانوروں کی گردن پر بیک وقت پڑی ہے وہ جانور ممتاز اور الگ ہوں۔ دوسرے جانور جن پر چھری بعد میں پڑی ہے اور وہ مردار ہیں، ان کا گوشت پہلے جانوروں کے گوشت میں مخلوط نہ ہو گیا ہو۔ مگر ظاہر ہے کہ باہر سے جانے والے اور مختلف علاقوں کے رہنے والے مسلمانوں کو ان شرائط کے پورے ہونے کا علم ہونا آسان نہیں اس لیے اجتناب ہی بہتر ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ دار العلوم کراچی)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ اور اس کے خلاف ایک فتویٰ حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں برائے تصویب پیش کیے گئے تو حضرت رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں جواب ارشاد فرمایا کہ حضرت مفتی شفیع صاحب مدظلہم کا جواب صحیح ہے، یعنی مشین سے ذبح کرنا جائز نہیں مگر (مذکورہ بالا تفصیل کے ساتھ) ذبیحہ حلال ہوگا۔

مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ (احسن الفتاویٰ: ۷/۴۷۳)

## اہل بدعت کے ذبیحہ کا حکم:

بعد از سلام مسنون ایک مسئلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ بریلیوں کے پیچھے نماز پڑھنا، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ نکاح کرنا شرعاً ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب کلی ثابت کرنا، آپ

کی بشریت کا انکار کرنا، آپ کو ہر جگہ حاضر وناظر سمجھنا، اولیاء اللہ کو نفع ونقصان کا مالک سمجھنا، مافوق الاسباب حاجت روا سمجھنا، ان کی قبروں پر سجدہ کرنا، ان کے تقرب وعبادت کی نیت سے کوئی جانور ذبح کرنا یا مزاروں پر چڑھاوے چڑھانا کفر وشرک ہے۔

ایسے عقائد رکھنے والے شخص کا حکم یہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، جو نمازیں پڑھی ہوں ان کا اعادہ لازم ہے، ایسے شخص کا ذبیحہ بھی حرام ہے اور اس سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

البتہ جو شخص مندرجہ بالا عقائد نہ رکھتا ہو مگر بدعات (تیجہ، چالیسواں وغیرہ) کا ارتکاب کرتا ہو وہ بدعتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، انتظامیہ مسجد پر لازم ہے کہ اسے معزول کر کے کسی متبع السنۃ صالح امام کو مقرر کرے، ورنہ سب وبال انتظامیہ پر ہوگا۔ عوام کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر قریب میں کوئی صالح امام میسر نہ ہو جس کے پیچھے نماز پڑھ سکیں اور اس بدعتی وفاسق امام کو ہٹانے پر قادر بھی نہ ہوں تو فرض نماز اسی کے پیچھے پڑھیں، جماعت ترک نہ کریں۔ نیز ایسے شخص کے ذبیحہ کھانا حلال احتیاط اولی ہے۔

اس کے علاوہ جس شخص کے عقائد مشتبہ ہوں، اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتیاط اور حتی الامکان اس کے ذبیحہ سے احتراز لازم ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: ﴿إن اللّٰه لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء﴾ (سورة النساء: ٤٨)

وقال الخليل عليه السلام: ﴿واجنبني وبني أن نعبد الأصنام﴾ (سورة إبراهيم: ٣٥)

وعن عبد اللّٰه ابن مسعود رضي اللّٰه عنه: أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: "من مات وهو يدعو من دون اللّٰه نداً دخل النار." (رواه البخاري)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ وہ اللہ کے سوا کسی شریک کو بھی پکارتا ہو وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔

ولمسلم عن جابر رضي اللّٰه عنه: أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: "من لقي اللّٰه لا يشرك به شيئاً دخل الجنة، ومن لقيه

تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

تسہیل
اساتذہ جامعۃ الرشید

نظرثانی
مفتی ابولبابہ صاحب

الحجاز کراچی

0314-2139797, 0332-2139797

دورِ حاضر میں لڑکے ہوں یا لڑکیاں، ان کی شادی کرانے میں والدین محض مال کی ہوس اور غیر شرعی دنیوی مصلحتوں کی بنا پر بہت زیادہ تاخیر کرتے ہیں، حتیٰ کہ بعض کی عمریں چالیس چالیس سال ہوجاتی ہیں اور اس ظلم کے نتیجہ میں بعض غیر فطری طریقوں سے اپنی خواہش کو تسکین دیتے ہیں، بعض نشہ کے عادی ہوجاتے ہیں، بعض سلیم الطبع یا دیندار ذہن رکھنے والے اگر برائی سے بچ بھی جائیں تو کڑھتے رہتے ہیں، جس سے ان کی صحت کو سخت نقصان پہنچتا ہے اور مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہوجاتا ہے اور وہ نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔

غرض حبِّ دنیا کے مہلک مرض میں مبتلا والدین کے اس طرزِ عمل سے لڑکے اور لڑکیاں مختلف برائیوں اور جنسی بے راہ رویوں کا شکار ہوکر اپنی دنیا و آخرت بھی تباہ کردیتے ہیں اور والدین کے لیے بھی پریشانی کا ذریعہ بنتے ہیں، مگر ہوس پرست والدین اپنے خودساختہ معیار کا رشتہ نہ ملنے کا فضول عذر پیش کرتے رہتے ہیں۔ اگر شادی میں بلاوجہ تاخیر کی وجہ سے اولاد کسی گناہ میں مبتلا ہوگئی تو حدیث کے مطابق اس گناہ میں والد بھی شریک ہوگا۔

اگر والدین مال و دولت اور دنیوی جاہ و جلال سے بے نیاز ہوکر محض دینداری کو پیش نظر رکھیں تو ایسے رشتے بہت آسانی سے میسر آسکتے ہیں جو دنیا میں بھی چین و سکون کا ذریعہ ہوں گے اور ان کے اور ان کی اولاد کے دین کی حفاظت کا ذریعہ بھی۔

(آپ کے مسائل کا حل: ۱/۱۸۰)

# متفرق بدعات

## میلاد کا حکم:

رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اور حالات سے مسلمانوں کو مطلع کرنا اسلام کا اہم ترین فرض ہے اور ساری تعلیمات اسلامیہ کا خلاصہ یہی ہے، اسی میں مسلمانوں کی کامیابی اور کامرانی منحصر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت بڑے سرور اور فرحت کا باعث ہے اور یہ خوشی کسی وقت اور جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر مسلمان کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ مگر اس زمانے میں رائج محفلِ میلاد کئی مفاسد کی وجہ سے ناجائز ہے، مثلاً:

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ رسول اللہ ﷺ محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں، جبکہ یہ واضح کفر ہے جس کی حرمت قرآن کریم کی آیات اور فقہ کی عبارات سے بھی ثابت ہے۔ فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ جو شخص کہے کہ مشائخ اور بزرگوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں تو اس کو کافر سمجھا جائے گا۔ فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ بھی مذکور ہے کہ جو شخص نکاح کے وقت

مجموعۃ الفتاویٰ
اردو
تالیف
ابی الحسنات مولانا محمد عبد الحی اللکھنوی
مفتی محمد برکت اللہ لکھنوی
مرتب
مفتی محمد روشن علی ملیح آبادی
سعید کمپنی

میں ہے یعل وجهه انه طلب شیئا لله والله غنی عن کل شئی والکل مفتقر ومحتاج الیه وینبغی
ان یرجح عدم التکفیر فانه یمکن ان یقول اردت طلب شئی اکراما لله + شرح الرهبانیۃ + قلت
فینبغی او یجب التباعد عن هذه العبارۃ وقد مر ان مافیه خلاف یومر بالتوبۃ والاستغفار
وتجدید النکاح شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کے لئے کسی چیز کا طلب کرنا کس طرح درست ہے جبکہ
خدا ہر چیز سے بے پرواہ ہے اور سب اسکے محتاج ہیں اور عدم تکفیر کو ترجیح ہو کیونکہ یہ ممکن ہو کہ کہنے والا یہ
مطلب لے کہ میں نے کسی چیز کے طلب کرنے کا ارادہ کیا خدا کی بزرگی کی نیت سے + شرح رہبانیہ + میں کہتا ہوں
پس واجب ہو یا چاہیئے کہ اس عبارت کے بعید معنے لئے جائیں اور یہ معلوم ہوچکا ہے کہ جن امور میں خلاف ہو
اُن سے توبہ اور استغفار کرنے اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا - ثانیاً اس وجہ سے کہ یہ وظیفہ ندائے اموات
کو امکنۂ بعیدہ سے متضمن ہے اور شرعاً ثابت نہیں کہ اولیا کو امکنۂ بعیدہ سے ندا سننے کی قدرت حاصل ہے
البتہ زائر قبر کے سلام کو صاحب قبر کا سننا ثابت ہے بلکہ خدا کے سوا کسی کو ہر وقت حاضر ناظر عالم خفی وجلی
سمجھنا شرک ہو - فتاویٰ بزازیہ میں ہو تزوج بلا شهود وقال خدا ورسول خدا وفرشتگان را گواه کردم
یکفر لانه اعتقد ان الرسول والملك يعلمان الغيب وقال علمائنا من قال ان ارواح المشائخ
حاضرۃ تعلم یکفر کسی نے بے گواہوں کے نکاح کیا اور کہا خدا اور رسول خدا اور اُسکے فرشتوں کو میں نے
گواہ کیا وہ کافر ہوگیا کیونکہ اُس نے رسول اور فرشتوں کے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کیا ہمارے علما
کہتے ہیں کہ جو ارواح مشائخ کو حاضر و عالم جانے وہ کافر ہے - اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
اگرچہ امت محمدیہ کے اجلۂ اولیا میں ہیں اور آپ کے مناقب وفضائل لاتعداد ولاتحصیٰ ہیں مگر آپ کیلئے بھی
امکنۂ بعیدہ سے ہر ایک کی فریاد کا سُننا ثابت نہیں ہے اور یہ اعتقاد رکھنا کہ آپ ہر وقت اپنے مریدوں کے
۴۹ حال جانتے ہیں اور اُن کی ندا سنتے ہیں شرک ہے **سوال** زید نے دوسرے کے اخبار سے ایک عبارت اپنے
اخبار میں بغرض اعلان واشاعت نقل کرکے چھاپی اور وہ یہ ہے عبارت لفافۂ خط کی مختصر ہونی چاہئے
نہ طول طویل مثل شیطان کی آنت کے انشاء اللہ تعالیٰ بمنہ وکرمہ لفافۂ ہذا در خاص شہر فلاں ومحلہ فلاں
ملاحظہ لگایا گیا وغیرہ - اُسکو دیکھ کے عمرو نے کہا آپ ایسے ثقہ اور دیندار کے اخبار میں نسبت الفاظ مقدس
انشاء اللہ تعالیٰ بمنہ وکرمہ کے شیطان کی آنت لکھنا سوء ادبی بلکہ منجر بکفر ہے کہ اس سے استعانت باللہ
کی توہین ثابت ہوتی ہے ایسے امور کا لحاظ رکھئے زید نے جواب میں کہا کہ ہرگز اس میں سوء ادبی اور کفر
لازم نہیں آتا کیونکہ ہم نے حکم طول طویل شیطان کی آنت کا پوری عبارت مذکورہ کے نسبت دیا ہے اور یہ مسلم
نہیں کہ جو حکم کل کا ہو وہی اُسکے اجزا کا ہو اور اگر بالفرض اُس فقرے کے تحریر منجر بکفر اور بے ادبی کے

# سوال و جواب

## کتاب و سنت کی روشنی میں

بین الاقوامی اردو روزنامہ "اردو نیوز" جدہ (سعودی عرب) میں اسلام کے مختلف پہلوؤں سے متعلق قارئین کے متنوع سوالات کے جوابات، مختصر لیکن جامع، حوالہ جات کا اہتمام، زبان سہل و عام فہم، عوام و خواص کیلئے یکساں مفید اور زندگی کیلئے بہترین رہنما

تالیف
صاحبزادہ مولانا قاری عبدالباسط صاحب
مقیم جدہ، سعودی عرب

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان فون 2631861

ولکن قولوا عبداللہ ورسولہ . (۱)

میری تعریف میں ایسا غلو نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کی تعریف میں غلو کیا، میں تو اللہ کا بندہ ہوں، بلکہ مجھے عبداللہ اور رسول اللہ کہو۔

مسئلہ صرف "ہے" یا "تھے" کا نہیں بلکہ عقائد کی درستگی کا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے برصغیر میں ایسے افراد خاصی تعداد میں موجود ہیں، جو رسول کریم ﷺ کے بارے میں غلط عقائد بلکہ کفریہ وشرکیہ عقائد میں مبتلا ہیں، مثلاً یہ کہ آپ ﷺ ہر جگہ موجود ہیں اور ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں، یعنی حاضر و ناظر ہیں، حالاں کہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے اور صریح نصوص کے خلاف ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَ هُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ فِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ . (سورۃ الانعام ۳)

اور وہی ہے معبود برحق آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی، وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی جانتا ہے اور تمہارے ظاہری احوال کو بھی جانتا ہے اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی حاضر و ناظر نہیں ہے، اللہ ہی مختار کل ہیں، یعنی کسی کو نفع ونقصان پہنچانے کا مکمل اختیار اللہ ہی کو حاصل ہے، غیب کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے، اللہ کے سوا کسی اور کو علم غیب حاصل نہیں، اولیاء اور انبیاء کا ہر چیز سے باخبر ہونا اور اس کا اعتقاد رکھنا کفر ہے اور اس سے توبہ کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ . (سورۃ النمل ۶۵)

کہہ دیجئے کہ آسمان والوں میں سے اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم حدیث ۳۴۴۵

مؤلفہ مولوی غلام محمد بریلوی)

۱۰ ؛ دنیا و آخرت کی ہر چیز کے مالک ہیں سب کچھ اس سے مانگو۔ عزت مانگو، ایمان مانگو، اولاد مانگو، جنت مانگو، اللہ کی رحمت مانگو۔ (سلطنت مصطفیٰ؛ احمد یار گجراتی)

۱۱ ؛ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک حضور سیدنا غوث اعظم پر سلام نہ کرے۔

(الامن والعلی، مولوی احمد رضا خان)

۱۲ ؛ کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے اس لئے کہ اے کافر تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو۔ ورنہ واقع میں مجھے ماکان وما یکون کا علم ملا ہے۔ (خالص الاعتقاد ص۳۵ احمد رضا بریلوی)

خلاصہ از سائل۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کل علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دیا تھا اور اب بھی آپ مخلوق کے ہر ایک حال ظاہر و باطن، خیر و شر سے بخوبی واقف ہیں۔ اور ہر ایک آدمی کی آواز خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں بذات خود کن لیتے ہیں۔ اس طرح دیگر اولیاء کرام بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اور ماکان و ما یکون کا علم رکھتے ہیں۔ اس وقت یہ عقیدہ احمد رضا خان کے معتقدین کثرت اور بریلوی جماعت کا ہے۔

اب مذہب احناف اور کتب معتبرہ حنفیہ کی رو سے ایسے عقیدے رکھنے والے لوگوں کو مشرک کہہ سکتے ہیں!

**الجواب** بریلوی فرقہ جس کے عقائد مندرجہ بالا بیان کئے گئے ہیں اہل السنۃ والجماعت سے خارج ہیں۔ ان کے اہل بدعت و اہل ہوی ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن اس فرقے کے تمام افراد پر عمومی طور پر کافر اور مشرک ہونے کا فتویٰ علماء اہل السنۃ والجماعت نے نہیں لگایا۔ البتہ خصوصی افراد جن سے صراحۃً کلمات کفر سرزد ہوں اور ان کی کوئی صحیح تاویل نہ ہو سکتی ہو۔ اور وہ کفریہ معانی پر جمے ہوئے ہوں ایسے لوگ کافر ہو جائیں گے۔ فقط واللہ اعلم

| الجواب صحیح | بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ |
| --- | --- |
| خیر محمد عفی عنہ | ۹ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ |

## سنت کی توہین کفر ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حسب ذیل سوالات کے بارے میں۔

۱ ؛ اگر کوئی پاکستانی مسلمان جج، مجسٹریٹ یا افسر محکمہ آبادکاری۔ اپنی عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر اپنے روبرو پیش ہونے والے ایک ایسے گواہ کو جو کہ اپنے چہرہ پر شرعی داڑھی رکھتا ہو اسکی

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خلیفہ مجاز حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ و مہتمم جامعہ محمودیہ میرٹھ

جناب مفتی محمد فاروق صاحب کی زیر نگرانی تکمیل پانے والا نسخہ

# فتاویٰ محمودیہ مدلل و مکمل

## ترتیب جدید

دلائل کی تخریج، حوالہ جات کے اضافہ کے ساتھ


فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ

مفتی اعظم ہند و دارالعلوم دیوبند

اپنی وضع قطع، روش سب اسلام کے مطابق رکھے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۱۲/۸۹ھ

# اپنے سوا سب کو کافر کہنا

سوال ۱۳۲:- مولوی حشمت علی صاحب نے بے شمار ایسی عورتوں کا نکاح پڑھوایا ہے جنکے چار چار چھ چھ لڑکے پیدا ہو چکے ہیں یہ فتویٰ صادر کردیا کہ ان عورتوں کا نکاح نہیں ہوا تھا یہ لڑکے جو پیدا ہوئے ہیں حرامی ہیں، اگر نکاح ہوا تھا تو وہ ناجائز ہے وہ اب تک حرام کاری تھی، اب نکاح ہوا پہلے کا غلط تھا، سابقین اکابرین علماء کو گالیاں دیتے ہیں میں نے بچشم خود دیکھا ہے تحریر کہ ائمہ اربعہ تک انکے حملہ سے محفوظ نہیں ہیں، اب سوال یہ ہے کہ مولانا حشمت علی صاحب کو کس طرح سے یاد کیا جائے، اور انکے متبعین جو انکے پیروکار ہیں انکے متعلق کیا حکم ہے؟ مولوی حشمت علی صاحب کے نزدیک دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہے نہ ناجی ہے۔

## الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے جو شخص اپنے سوا کسی کو بھی مومن نہ سمجھے، اکابر اہل اللہ پر کفر کا فتویٰ لگادے اس کا ٹھکانہ معلوم، حشر معلوم[2] اعاذنا اللہ منہ. فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفی عنہ، دارالعلوم دیوبند ۹/۳/۸۸ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[1] راجع: تفسیر، ادخلوا فی السلم کافۃ (معارف القرآن ص ۴۹۷ ج ۱، معراج بک ڈپو دیوبند)

[2] حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی شخص کو کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو وہ کفر اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے لہٰذا حدیث شریف کی روشنی میں اس قائل کا ٹھکانہ وحشر کافروں کے ساتھ جہنم میں ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مواہب لدنیہ میں لفظ یبیت ہے[1] خاں صاحب نے لفظ شب باشی لکھا ہے۔ جس کا مطلب عرف عام میں شوہر بیوی کے تعلقات خصوصی کو انجام دینا ہوتا ہے اس وجہ سے ان پر اعتراض ہے خاں صاحب نے وصیت کی ہے کہ میرے دین ومذہب پر عمل کرنے کو جو کہ میری کتابوں میں موجود ہے ہر ایک فرض سے اہم فرض سمجھیں اور اتباع شریعت کو حتی الامکان لازم کہتے ہیں خود اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت ایک چیز ہے، احمد رضا خاں صاحب کا دین ومذہب ایک مستقل چیز ہے جو کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اکابر اولیاء اللہ کی تکفیر کرتے ہیں جو شخص تکفیر نہ کرے یا کفر میں شک کرے اس کو بھی کافر جانتے ہیں اور آگے کو اس کی اولاد کو ثابت النسب تسلیم نہیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے بے شمار علماء اتقیاء اور ان کے متبعین خاں صاحب کے نزدیک اسلام سے خارج ہیں[2] العیاذ باللہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر کہے اور وہ (دلیل شرعی) کی روشنی میں کافر نہ ہو تو یہ کلمۂ کفر اس کافر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے[3]۔ تو انکے فتویٰ سے اولیاء اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل شانہٗ وعم نوالہٗ کیا کافر ہوتے۔ خود خاں صاحب کا ایمان سلامت رہنا دشوار ہوگیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۸/۶/۱۴۰۱ھ

---

[1] مواہب لدنیہ میں یبیت کے بجائے یضاجع ویستمتع بھن کے الفاظ ہیں ملاحظہ ہو۔ ونقل السبکی فی طبقاتہ عن ابن فورک انہ علیہ السلام حیّ فی قبرہ رسول اللہ ابد الآباد علی الحقیقۃ لحیاتہ فی قبرہ یصلی فیہ باذان واقامۃ قال ابن عقیل الحنبلی ویضاجع ازواجہ ویتمتع بھن اکمل من الدنیا وحلف علی ذلک وھو ظاھر ولامانع (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ ص ۱۶۹/۶، النوع الثالث فی بیان ما یدل علی وصفہ تعالیٰ ﷺ بالشھادۃ، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[2] (ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۲۰۱، ۲۰۲ ج ۲، مطبوعہ لاہور)

[3] عن ابی ذرؓ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایرمی رجل رجلاً بالفسوق ولایرمیہ بالکفر الاارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک (بخاری شریف ص ۸۹۳ ج ۲، باب ماینھی عن السباب واللعن، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

## الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شخص علماء دیوبند کو کافر کہتا ہو اور اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا تو وہ شخص خود ہی خطرناک حالت میں ہے، اس لئے کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اگر ایک آدمی کسی کو کافر کہے اور واقعۃً وہ شخص کافر نہ ہو تو وہ کفر خود اس پر لوٹ کر آتا ہے[1]، پس ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں[2]، نہ اس کو کافر کہا جائے نہ اس کا اقتداء کیا جائے، پھر وہ لوگ کسی دیوبندی عقیدے والے کے مسجد میں آجانے سے مسجد کو دھلوا کر پاک کراتے ہیں، دیوبندی کے سلام کا جواب دینے ہی سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے، دیوبندی کو سلام کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ ان کے نزدیک مرتد ہو جاتا ہے۔ العیاذ باللہ

جامع مسجد میں نماز کا اہتمام لازم ہے، خاص کر امام صاحب کو، دوسرے لوگ بھی جامع مسجد میں سویرے جایا کریں تاکہ اس کی نوبت نہ آئے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۱ / ۵ / ۹۲ھ

## شاگردوں کو کافر کہنے والے کا حکم

۱۳۸

**سوال:-** اگر استاد اپنے شاگرد کو کہے کہ یہ شاگرد استاد پر عاق ہے استاد لوگوں سے

---

[1] عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان والغیبۃ، الفصل الاول، یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص ۲/۸۹۳، کتاب الادب، باب ما ینہی عن السباب واللعن، طبع رشیدیہ دھلی، مسلم شریف ص: ۱/۵۷، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر، طبع رشیدیہ دھلی)

[2] کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (شامی کراچی ص ۵۶۰ ج ۱، باب الامامۃ)

پیغمبر نہ کوئی سوچ سکتا ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیو بند

## اعلیٰ حضرت بریلوی کا ایک ملفوظ، کیا خانصاحب مسلمان ہیں؟

۶۹۹

**سوال:** -مولانا احمد رضا خاں صاحب نے اپنی کتاب الملفوظ حصہ سوم ص ۳۰۰ رپر یہ عبارت لکھی ہے (ازواج مطہرات انبیاء علیہم السلام کے قبور میں پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں) کیا یہ عبارت حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی ہے ایسا لکھنے والے اور ایسا کہنے والے کیلئے شرعاً کیا حکم ہے کیا یہ عبارت علامہ زرقانیؒ کی شرح مواہب لدنیہ میں چھٹی جلد ص ۱۶۹ رپر لکھی ہے کیا علماء دیو بند نے مولانا احمد رضا خاں کو بھی گستاخ رسول اور کافر یا بد دین ہونے کا فتویٰ دیا ہے یہ رضا خانی کونسا فرقہ ہے) کیا حقیقت ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے مذہب اسلام میں رضا خانی فرقہ کی بنیاد ادوڈالی ہے؟ ۔فقط

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

**الجواب حامداً ومصلیاً!**

بریلی کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں کے ملفوظ میں یہ بات اس طرح موجود ہے[2] زرقانیؒ

---

[1] والمعتقد المعتمد ان افضل الخلق نبینا حبیب الحق وقد ادعی بعضهم الاجماع علی ذلك فقد قال ابن عباس" ان الله فضل محمداً علی اهل السماء وعلی الانبیاء (شرح فقه اکبر ص ۱۳۸، مطبوعه رحیمیه دیوبند، تعریف علم الکلام)

[2] الملفوظ کامل ص: ۲۴۵، حصه سوم، مطبوعه نورانی کتب خانه لاهور.

یا آشنا رہے گا اور مقبولان بارگاہ الٰہی واولیاء کاملین کو کافر کہنے کی وجہ سے خدائے تعالیٰ کی لعنت اور غضب کا مستحق رہے[1] گا اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۳/ ۱/ ۹۵ھ

## علماءِ دیوبند کو کافر کہنے والا کیا حکم رکھتا ہے؟

**سوال[۱۳۷]:**- جلال آباد میں جو کہ ایک پرانی بستی ہے قدیم زمانے سے بستی کی جو سب سے بڑی جامع مسجد ہے اس میں ہمیشہ جمعہ ہوتا چلا آیا اور برابر ہو رہا ہے، کچھ عرصہ سے جامع مسجد کے قریب ہی ایک چھوٹی سی محلہ کی مسجد ہے اس میں دو چار آدمیوں نے جو بدعتی عقیدے کے ہیں اور اپنے اکابر کو کافر کہتے ہیں اور یہاں تک کہتے ہیں کہ علماءِ دیوبند کو کافر نہ کہنے والا کافر یقینی ہے، ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ صرف ہم یہ عقیدہ رکھنے والے ہی مسلمان ہیں اور مسلمان کی نماز کافر کے پیچھے درست نہیں ہے، جس کی وجہ سے ان بدعتی عقیدے کے چار آدمیوں نے جمعہ کی نماز علیحدہ سے شروع کر دی، چونکہ جامع مسجد میں جمعہ ڈیڑھ بجے ہوتا ہے اور یہ لوگ چھوٹی مسجد میں ڈھائی بجے جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں، اسلئے کثرت سے لوگ ان بدعتی حضرات کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ ہمارے پیش امام جو کہ دیندار صحیح العقیدہ متمول ہیں، ان سے اگر کسی وجہ سے (جامع مسجد میں) جمعہ چھوٹ جاتا ہے تو وہ بھی چھوٹی مسجد میں ان کے پیچھے نماز جمعہ ادا کر دیتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ نیک صحیح العقیدہ شخص جسکا اتباع پوری بستی ہی نہیں مضافاتی بھی کرتے ہیں ان کو جمعہ کی نماز بدعتی کے پیچھے پڑھنا بہتر ہے یا ظہر کی نماز؟

---

[1] من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب (الحدیث) بخاری شریف ص ۹۶۳ ج ۲، کتاب الرقاق، باب التواضع، مطبوعہ اشرفی دیوبند۔

ترجمہ:- جو میرے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

جدید طرزِ بیان اور
عملی مشقوں کے ساتھ

عقائدِ اسلام کا خوبصورت مجموعہ

# تفہیم الفقہ

جلد اوّل

تالیف


ابو یوسف مفتی محمد نعیم
رئیس دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی
خطیب جامع مسجد عسکری (5) اپارٹمنٹ کراچی



ناشر
مکتبۃ النور کراچی

ہمارے تمام کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں، "شرک فی السمع والبصر" ہے۔

﴿ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡا دُعَآءَكُمۡ ۚ وَلَوۡ سَمِعُوۡا مَا اسۡتَجَابُوۡا لَكُمۡ ۚ (فاطر:۱۴)

ترجمہ: "اگر تم ان کو پکارو گے تو وہ تمہاری پکار سنیں گے ہی نہیں، اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکیں گے۔"

## شرک فی الصفات:

ہر جگہ حاضر ناظر اور ہر جگہ موجود صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی یا کسی ولی کے لیے یہ صفت ماننا بھی "شرک فی الصفات" ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی دیگر صفات جن کا بیان توحید کے باب میں آئے گا، ان میں سے کسی ایک صفت میں بھی غیر اللہ کو شریک کرنا "شرک فی الصفات" کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَا یَكُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ وَلَا خَمۡسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ وَلَاۤ اَدۡنٰی مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ اَیۡنَ مَا كَانُوۡا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۷﴾ (المجادلۃ:۷)

ترجمہ: "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے، اللہ اسے جانتا ہے؟ کبھی تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ نہ ہو، اور نہ پانچ آدمیوں کی کوئی سرگوشی ایسی ہوتی ہے جس میں وہ چھٹا نہ ہو، اور چاہے سرگوشی کرنے والے اس سے کم ہوں یا زیادہ، وہ جہاں بھی ہو، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا تھا۔ بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

## تعظیم اور عبادت میں فرق:

تعظیم اور عبادت میں فرق یہ ہے کہ کسی میں خواص الوہیت (ان صفات کا جو باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں) کا اعتقاد کر کے اس کی تعظیم کرنا، یا اس کا تقرب حاصل کرنے کے لیے کوئی ایسا کام کرنا کہ خاص حق الوہیت کا ہے یہ عبادت ہے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو تعظیم ہے۔ اگر خواص (صفاتِ خاصہ) الوہیت ثابت نہ کیے جائیں اور تعظیم کی جائے جیسے باپ یا استاد کی تعظیم بشرطیکہ اور خرابی نہ ہو تو جائز ہے۔

مَا أَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ. ترجمہ: مجھ کو معلوم نہیں کہ آخرت (میں) میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ (سورہ احقاف آیت ۹)

پس جب صاف ظاہر ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب نہیں، مگر جس قدر آپ کو اطلاع دی جاتی اور اس پر بہت آیات اور احادیث شاہد ہیں۔ پس خلاف اس کے یہ عقیدہ رکھنا، کہ انبیاء علیہم السلام تمام غیب کو جانتے ہیں، شرک قبیح جلی ہوگا۔ معاذ اللہ! حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسدہ سے نجات دے اور توبہ نصیب کرے، آمین۔

بس یہ عقیدہ رکھنے والا مشرک ہوا، اور جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہ ہوا، تو یا رسول اللہ کہنا بھی غیر جائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے گا، کہ آپ بسبب علم غیب کے دور سے سن سکتے ہیں، تو یہ عقیدہ کفر ہے اور اگر یہ عقیدہ نہ ہو تو کفر نہیں، مگر یہ کلمہ مشابہ بہ کفر ہے۔

البتہ اگر یہ کلمہ درود شریف کے درمیان پڑھا جائے، اور یہ عقیدہ ہو، کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے روبرو عرض کرتے ہیں، تو درست ہے۔ چنانچہ حدیث شریف ہے کہ درود بندہ مومن کا، ملائکہ آپ کی خدمت بابرکت میں پیش کرتے ہیں اور ایک جماعت ملائکہ کی اسی خدمت پر مامور ہے۔ (١) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی (مجموعہ کلاں ص: ۴۹-۵۰)

[نوٹ: اس فتویٰ کے ساتھ مزید سوالات اور ان کے جوابات بھی مرقوم ہیں، جو اسی مجموعہ فتاویٰ میں اپنے اپنے موقع پر درج ہیں، آخر میں لکھا ہے۔ فقط -نور-]

اس پر مولانا محمد یعقوب نانوتوی کی تصدیق وتصحیح بھی درج ہے: "الأجوبة صحیحة محمد یعقوب نانوتوی"

**(٦١) کذبِ باری کو واقع ماننا سراسر گمراہی ہے: (٢)** **سوال:** (٣) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں: کہ ذات باری (تعالیٰ) عز اسمہ موصوف بصفت کذب ہے، یا نہیں؟ اور خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے، یا نہیں؟ اور جو شخص خدا تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے، وہ کیسا ہے؟ فقط۔

---

(١) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان للہ ملائکة فی الأرض سیاحین یبلغونی من امتی السلام. رواہ الإمام أحمد فی مسندہ (٤٣٦/٣) رقم: ٣٦٦٦، المیزرج: ٣ ص: ٢١٦ برقم: ٣٣٢٠ [دار الحدیث القاهرة: ١٤١٦ھ/١٩٩٥ء] رواہ النسائی والدارمی، عن ابن مسعود، کذا فی مشکوة المصابیح، الفصل الثانی، باب الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص٨٦ ج١ [کتب خانہ رشیدیہ دہلی ١٩٥٥ء] القول البدیع للإمام السخاوی مع تخریج وتحقیق شیخ محمد عوامہ ص: ٣٢٣ [دار الیسر للنشر، مدینہ منورہ: ١٤٣٢ھ ٢٠١١ء] [نور]

(٢) کذب باری مسئلہ کی صحیح تعبیر نہیں، صحیح تعبیر عموم قدرت باری تعالیٰ ہے اور یہ نہایت آسان اور بدیہی مسئلہ ہے، مگر تعبیر کی خرابی نے ایک نہایت اہم بحث کھڑی کردی۔ بھلا کون مومن یہ بات تسلیم کرے گا کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے، یعنی خلاف واقعہ بات فرماتا ہے۔ بحث در حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں خبریں دی ہیں، مثلاً فرعون، ہامان اور ابولہب جہنمی ہیں اور جن کا ایمان پر خاتمہ ہوگا وہ ............... بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر

## جامعہ فاروقیہ (فیصل کالونی کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیاً

سوال میں درج عقائد کے حامل لوگوں کی اقتداء کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ نہ تبلیغ کی نیت سے اور نہ کسی دوسری وجہ سے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ نادر افغان وزیرستانی

متعلم بدار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی۔

الجواب صحیح

۲۸/۱۰/۱۴۱۶ھ

۱۶/۱۰/۲۸

۲۶/۳۶۴

## جامعہ اسلامیہ فریدیہ اسلام آباد

(مہتمم۔ مرکزی خطیب دار الحکومت حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب)

الجواب و منہ الصدق و الصواب

بصورت مسئولہ مذکورہ بالا اکثر عقائد کافرانہ و مشرکانہ ہیں۔ لہٰذا ایسے مشرکانہ و کافرانہ عقائد کے حامل شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنا کسی مصلحت کے تحت بھی جائز نہیں ہے۔ تمام نمازیوں کو چاہیے کہ ایسے شخص کو فوراً امامت سے ہٹا کر دوسرے صحیح العقیدہ مسائل طہارت و نماز سے واقف متبع

ہمارے غوث الاعظم' فریاد رس اور دستگیر ہیں۔

۵۔ دیوبندی ر تبلیغی جماعت' وہابی' شافعی' مالکی و حنبلی وغیرہ' حتیٰ کہ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ کے امام بھی (معاذ اللہ) گستاخ' کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور ان میں سے کسی کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی (بلکہ بقول احمد رضا خان بریلوی "جو شخص دیوبندیوں وہابیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔" جیسا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتوے اور متعدد کتب مثلاً احکام شریعت' فتاویٰ افریقہ اور فتاویٰ رضویہ وغیرہ اس پر شاہد ہیں)

چنانچہ ان میں سے اکثر متعصب بریلوی حضرات' دوران ایام حج و عمرہ بھی اپنی نمازیں بغیر جماعت الگ سے پڑھتے ہیں۔ اور مسلمانان عالم کے ہمراہ حرمین شریفین کے ائمہ کرام کی اقتداء نہیں کرتے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا درج بالا یا اس جیسے دیگر بے شمار عقائد فاسدہ' باطلہ' شرکیہ رکھنے اور سینکڑوں اقسام کی بدعات قبیحہ کے مرتکب اشخاص کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز ادا شدہ نمازوں کے لئے کیا حکم ہے؟ (بعض حضرات کا کہنا ہے کہ تبلیغ و اصلاح کی نیت سے ان لوگوں کی اقتدا میں نماز پڑھ لینا بلا کراہت جائز ہے)

براہ کرم قرآن و سنت کی روشنی میں مفصل اور مدلل جواب دے کر امت مرحومہ کی رہنمائی فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام
السائل محمد جمیل رحمانی عفی عنہ
راولپنڈی

مذکورہ استفتاء ہم نے تبلیغی جماعت کے معروف عالم دین حضرت مولانا محمد جمشید صاحب کے نام رائے ونڈ مرکز کے پتہ پر ارسال کیا تو مولانا موصوف نے جواب دیا:

واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین ○ (القرآن)

# علماء اہل سنت کا متفقہ فیصلہ

ناشر ادارہ مطبوعات انصار پوسٹ بکس نمبر ۳۵۶
راولپنڈی

کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ البتہ اگر کوئی بدعتی شرکیہ عقائد نہ رکھتا ہو بلکہ موحد ہو، صرف بدعات میں مبتلا ہو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

قال فی الشامیہ فھو (الفاسق) کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال۔ (شامی ص ۵۶۰ ج ۱)

و قال العلامہ الحلبی رحمہ اللہ بعد ما حرم من کراہتہ تقدیم الفاسق کراھتہ تحریمہ و یکرہ تقدیم المبتدع ایضاً لانہ فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانہ فاسق و یخاف و یستغفر، بخلاف المبتدع۔ و المراد بالمبتدع من یعتقد شیئاً علی خلاف ما یعتقدہ اھل السنہ و الجماعہ۔ انما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھہ اذا لم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اھل السنہ۔ اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلاً۔ الخ

(غنیہ۔ ص ۴۸۰)

کوئی صحیح العقیدہ امام مل جائے تو بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ ورنہ اس کے پیچھے پڑھ لے۔ جماعت نہ چھوڑے۔ بدعتی کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نماز اگرچہ مکروہ تحریمی ہے۔ مگر واجب الاعادہ نہیں۔ احتیاطاً اگر اعادہ کرلے تو درست ہے۔ یہ ایسے بدعتی کا حکم ہے جو مشرک نہ ہو۔ شرکیہ عقائد رکھنے والے کا حکم اوپر لکھا جاچکا ہے۔ کہ اس کے پیچھے نماز قطعاً نہیں ہوتی۔

صورت مسئولہ میں جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر فی الواقع کسی امام کے ایسے عقائد ہوں تو اس کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی۔ اور ایسے عقیدے والے امام کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی گئی ہیں ان کا اعادہ واجب ہے۔ جن بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ تبلیغ و اصلاح کی نیت سے ان لوگوں کی اقتداء درست ہے، اس سے بدعتی امام مراد ہے جو صرف بدعات میں ملوث ہو۔ عقیدہ درست ہو۔

## دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی کا فتوی
(مفتی اعظم مولانا رشید احمد لدھیانوی)

جن عقائد کا سوال میں ذکر ہے اس مذکورہ فرقہ کا جزء لاینفک بن چکے ہیں۔ جس فرقہ کے عقائد شرکیہ جزء لاینفک بن چکے ہوں بلکہ وہ عقائد شرکیہ ہی اس فرقہ کا امتیاز اور شعار بن چکے ہوں ایسے عقائد کا حامل فرقہ مشرک ہے لہذا ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم
محمد حبیب اللہ عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
محمد کلثوم
دار الافتاء والارشاد
۱۶، محرم ۱۴۱۷ھ

(مہر) دار الافتاء والارشاد کراچی

الجواب صحیح دار الافتاء والارشاد ناظم آباد ۴ کراچی
۱۶ / محرم ۱۴۱۷ھ

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد
۱۶ / محرم ۱۴۱۷ھ

## جامعہ دار العلوم فیصل آباد کا فتوی
(مہتمم۔ حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب)

الجواب ومنہ الصدق والصواب

آج کل کے فرقہ مبتدعہ کے عقائد حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان

## جامعہ عربیہ چنیوٹ
(مہتمم۔ فاتح قادیانیت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرک کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) شرک فی العلم (۲) شرک فی التصرف (۳) شرک فی الدعاء (۴) شرک فعلی۔

کسی نبی یا ولی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ جمیع ما فی السموات والارض یا ما فی الصدور یا ہمارے اعمال و افعال کا اس کو علم ہے یہ شرک فی العلم ہے۔ اس عقیدہ کی نفی قرآن میں بھی بہت جگہ کی گئی ہے۔ "لله غیب السموات والارض"۔ "قال ربی یعلم فی السموات والارض وهو السمیع العلیم"۔ "ان الله علیم بذات الصدور"۔ "قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله۔"

اور فقہاء امت نے بھی اس عقیدہ کو کفر قرار دیا ہے۔

حضرت پیر صاحب بغداد والے کا فتوی:

"من یعتقد ان محمدا ﷺ یعلم الغیب فهو کافر۔ لان علم الغیب صفت مختصه بالله سبحانه" (مراۃ التحقیق۔ ص ۱۸)

(۲) فتوی رشیدیہ حصہ سوم ص ۵۱ میں ہے کہ "غیر اللہ کو دور سے ندا دینا اور یہ سمجھنا کہ جن کو پکارتا ہوں وہ سن رہے ہیں۔ تو اس سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے۔" یہ فتوی کفر ایسے عقیدے والے پر بہت سی کتب میں مذکور ہے۔ "لو تزوج لامراة بشهادة الله ورسول لا ینعقد النکاح و یکفر لاعتقاده ان النبی ﷺ یعلم الغیب۔"

الجواب صحیح
محمد عبد السلام عفا اللہ عنہ

فقط واللہ اعلم

کتبہ
محمد خالد کوثر شاہ نگری
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵
۲/۱۱/۱۴۱۶ھ

(ii) اگر کسی امام کے بارے میں واضح طور پر معلوم ہو کہ اس کے مندرجہ بالا عقائد بلا تاویل ہیں تو اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ نیز اقتداء بغرض تبلیغ و اصلاح بھی درست نہیں۔ لاعلمی میں جو پڑھیں بعد علم ان کی قضاء کرلے۔

الجواب صحیح
محمد عبد السلام عفا اللہ عنہ

دار الافتاء
علامہ بنوری ٹاؤن

فقط واللہ اعلم

کتبہ
محمد خالد کوثر شاہ نگری
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
۲/۱۱/۱۴۱۶ھ

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية

(ii) اگر کسی امام کے بارے میں واضح طور پر معلوم ہو کہ اس کے مندرجہ بالا عقائد بلا تاویل ہیں تو اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ نیز اقتداء بغرض تبلیغ و اصلاح بھی درست نہیں۔ لاعلمی میں جو پڑھیں بعد علم ان کی قضاء کر لے۔

## جامعہ عربیہ چنیوٹ
### (مہتمم۔ فاتح قادیانیت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرک کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) شرک فی العلم (۲) شرک فی التصرف (۳) شرک فی الدعاء (۴) شرک فعلی۔

کسی نبی یا ولی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ جمیع ما فی السموات والارض یا ما فی الصدور یا ہمارے اعمال و افعال کا اس کو علم ہے یہ شرک فی العلم ہے۔ اس عقیدہ کی نفی قرآن میں بھی بہت جگہ کی گئی ہے۔ "للہ غیب السموات والارض"۔ "قال ربی یعلم فی السموات والارض وھو السمیع العلیم"۔ "ان اللہ علیم بذات الصدور"۔ "قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ۔"

اور فقہاء امت نے بھی اس عقیدہ کو کفر قرار دیا ہے۔

حضرت پیر صاحب بغداد والے کا فتویٰ:

"من یعتقد ان محمدا ﷺ یعلم الغیب فھو کافر۔ لان علم الغیب صفت مختصہ باللہ سبحانہ" (مراۃ التحقیق۔ ص ۱۸)

(۲) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۵۱ میں ہے کہ "غیر اللہ کو دور سے ندا دینا اور یہ سمجھنا کہ جن کو پکارتا ہوں وہ سن رہے ہیں۔ تو اس سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے۔" یہ فتویٰ کفر ایسے عقیدے والے پر بہت سی کتب میں مذکور ہے۔ "لو تزوج لامراۃ بشھادۃ اللہ ورسول لا ینعقد النکاح و یکفر لاعتقادہ ان النبی ﷺ یعلم الغیب۔"

## جامعہ فاروقیہ (فیصل کالونی کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیاً

سوال میں درج عقائد کے حامل لوگوں کی اقتداء کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ نہ تبلیغ کی نیت سے اور نہ کسی دوسری وجہ سے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ نادر افغان وزیرستانی

متعلم بدارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی۔

الجواب صحیح

۲۸/۱۰/۱۴۱۶ھ

| | |
|---|---|
| ۱۶/۱۰/۲۸ | |
| ۲۶/۳۶۳ | نمبر |

## جامعہ اسلامیہ فریدیہ اسلام آباد

(مہتمم۔ مرکزی خطیب دار الحکومت حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب)

الجواب و منہ الصدق و الصواب

بصورت مسئولہ مذکورہ بالا اکثر عقائد کافرانہ و مشرکانہ ہیں۔ لہٰذا ایسے مشرکانہ و کافرانہ عقائد کے حامل شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنا کسی مصلحت کے تحت بھی جائز نہیں ہے۔ تمام نمازیوں کو چاہیے کہ ایسے شخص کو فوراً امامت سے ہٹا کر دوسرے صحیح العقیدہ مسائل طہارت و نماز سے واقف متبع

جواہر الاخلاط میں ہے "فمن وھم ان النبی ﷺ یعلم الغیب یکفر فما ظنک بغیرہ۔" (فتح العزیز۔ ص ۳۱)

(۲) غیر اللہ کی نذر بھی کفر ہے۔ جیسا کہ بحرالرائق میں ہے۔ "النذر عبادۃ والعبادۃ لغیر اللہ کفر۔"

(۳) نبی کی بشریت کا انکار نبوت کے انکار کو مستلزم ہے کیونکہ نبی کی تعریف "ھو الانسان بعثہ اللہ" ہے اور قرآن کریم نے بتایا کہ جب مشرکین نے آپ ﷺ کی بشریت کا اعتراض کیا تو آپ ﷺ کو یہ جواب دینے کا حکم ہوا "ھل کنت الا بشرا رسولا"

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ انبیاء و اولیاء کے لئے علم غیب ثابت کرنا کفر اور شرک ہے۔ ایسے ہی غیر اللہ کی نذر و نیاز کفر ہے۔ اور نبی کی بشریت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔

جس بندہ کے یہ عقائد ہوں وہ کافر ہے

لہذا ایسے عقیدہ والے کی اقتداء کرنا درست نہیں۔ امام کا مسلمان مومن ہونا شرط ہے۔ جو نمازیں ایسے امام کے پیچھے پڑھی گئی ہیں ان کا اعادہ لازم ہے۔

کتبہ (حضرت مولانا مفتی) شرف الدین عفی عنہ

مفتی جامعہ عربیہ (چنیوٹ)

از دفتر: مولانا منظور احمد چنیوٹی

نمبر د/۱۲۲۵/۱۴۱۶ھ

16-3-96

محمد ثناء اللہ چنیوٹی

ناظم شعبہ نشر و اشاعت

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد

چنیوٹ ضلع جھنگ

ست آدمی کو امام بنائیں۔ ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ نیز کافرانہ و مشرکانہ عقائد کے حامل شخص کی اقتداء میں پڑھی گئی نمازوں کی قضا کریں۔

(۱) "ذکر الحنفیه تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی ﷺ یعلم الغیب لمعارضه قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات ولارض الغیب الا اللہ۔"

(شرح فقہ اکبر بحوالہ احسن الفتاویٰ ج ۱ ص ۳۶)

(۲) "ومنها ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ واعتقاده ذالک کفر۔"

(بحرالرائق۔ قبیل باب الاعتکاف)

مشہور فقیہ علامہ قاضی خان لکھتے ہیں۔

"رجل تزوج امراۃ بغیر شهود فقال الرجل للمراۃ (خدا را و پیغمبر را گواه کردیم) قالوا یکون کفرا۔ لانه اعتقد ان رسول اللہ ﷺ یعلم الغیب و هو ماکان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت۔

(فتاویٰ قاضی خان۔ ص ۸۸۳۔ طبع نو کشور)

فقط واللہ اعلم

کتبہ عبدالنور عفی عنہ

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ

الجواب صحیح

(مفتی) محمد فاروق

الجواب صحیح

کتبہ

عبدالنور عفی عنہ

## مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

(مہتمم۔ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب)

الجواب هو المصوب

فتاویٰ محمودیہ میں ہے۔ "یہ صفت ..... (صفات) اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے (ہیں) حضور اکرم ﷺ کے لئے اس صفت کو ماننا بے دلیل ہے۔ بلکہ خلاف نص ہے۔ اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا درست نہیں۔ "و مبتدع اى صاحب بدعه و هى اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول بلا بمعاندة بل بنوع شبهه۔" الخ

(در مختار۔ رد المختار۔ بحوالہ فتاویٰ محمودیہ ج ۲ ص ۷۹)

فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔ "ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں نماز ہو جاتی ہے مگر اجر و ثواب بہت کم ہوتا ہے۔ اور جس ..... کی نوبت کفر تک پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ "لانه كفر فلا يصلح الاقتداء به اصلا" كذا فى الدر المختار" بحوالہ فتاویٰ رشیدیہ۔ ص ۲۹۹)

نوشتہ حضرت شیخ الحدیث صاحب دام مجدھم (مولانا صفدر) کی مندرجہ تصانیف بغور مطالعہ فرمائیں۔ (۱) راہ سنت (۲) آنکھوں کی ٹھنڈک (۳) گلدستہ توحید (۴) ازالۃ الریب (۵) دل کا سرور (۶) راہ ہدایت

ابو عمر محمد اقبال عفی اللہ عنہ

۲۲ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ

۱۳ مارچ ۱۹۹۶ء

دار الافتاء مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

## خطیب اہل سنت، حضرت مولانا قاضی محمد ضیاء الحق صاحب
(پشاور ۔ صدر)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے ان الشرک لظلم عظیم شرک ظلم عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک ہو یا صفات میں یا اس کی صفات کے تقاضوں میں، سب ہی اس ظلم عظیم میں شامل ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے نور ذات میں سے اس کے کسی نبی یا ولی کی تخلیق کا عقیدہ رکھنا، کسی نبی ولی کو عالم الغیب، عالم ماکان و مایکون، حاضر و ناظر، مختار کل ما فوق الاسباب، معین، دستگیر، غوث، داتا، سمیع الدعا، قاضی الحاجات، نافع و ضار اور شافع الامراض ماننا شرک صریح ہے، ظلم عظیم ہے۔ اس لئے اگر کسی امام و مقتداء کا ایسا عقیدہ ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو نور من نور اللہ جانے، حضور ﷺ کو عالم ماکان و مایکون، حاضر و ناظر اور مختار کل سمجھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا مانے، حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کو غوث الاعظم اور دستگیر مانے، یا کسی بھی ولی و نبی کے بارے میں ایسے مشرکانہ عقائد رکھے جن کا ذکر استفتاء میں ہے تو اس کے مشرک ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور مشرک کی نماز، نماز نہیں۔ اس لئے ایسے مشرک کی اقتداء قطعاً حرام اور اس کی اقتداء میں ادا کی جانے والی ہر نماز باطل ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا بشر ہونا اور انسان ہونا یہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کی بشریت کا انکار کرنا متعدد قرآنی آیات کا انکار کرنا ہے جو کفر صریح ہے۔ لہٰذا ایسا کافرانہ عقیدہ رکھنے والے کافر کی اقتداء بھی حرام ہے۔ نذر و منت چونکہ مالی عبادت ہے لہٰذا کسی نبی ولی کے نام کی نذر و منت بھی شرک ہے۔ اور ایسا عمل کرنے والا مشرک ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی نمازوں کا خیال رکھیں اور نماز جیسی افضل العبادت کو مشرکانہ عقائد رکھنے والے مبتدع ائمہ مساجد کی اقتداء میں ضائع نہ کریں۔ اور تبلیغ وغیرہ فرض کفایہ کو آڑ بنا کر نہ تو اپنی نمازیں ضائع کریں اور نہ

## مناظر اسلام، حضرت مولانا علی شیر حیدری صاحب
(خیرپور - سندھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب منه الصدق والصواب

"بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ شرکیہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز باطل اور واجب الاعادہ ہے۔"

بحکم استاذی علامہ علی شیر حیدری مدظلہ ______

العبد اسد اللہ متیخ

علی شیر حیدری

## خطیب ملت حضرت مولانا محمد عطاء اللہ بندیالوی صاحب
(خطیب امیر معاویہؓ مسجد - سرگودھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلویہ کے اکثر عقائد قرآن و حدیث سے واضح متصادم اور مسلک حنفیہ کے صریح خلاف ہیں۔ ان کے بہت سے عقائد و نظریات شرکیہ اور بہت سے اعمال و افعال خلاف سنت اور واضح بدعات کے زمرہ میں آتے ہیں۔ اس لئے ایسے عقائد و نظریات کے حامل امام کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز نہیں ہوتی۔!

اب تو بریلویہ کے عقائد و نظریات کسی ذی ہوش شخص سے پوشیدہ اور مخفی نہیں رہے۔ دن رات تقریر و تحریر کے ذریعہ وہ اس کا اظہار برملا کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفات، علم غیب، حاضر و ناظر، مختار کل، نافع و ضار اور

دوسرے سادہ لوح مسلمانوں کے ضیاع کا سبب ہیں۔ نادانستگی اور لاعلمی میں پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ نماز دین کا ستون ہے۔ اسے بازیچہ اطفال نہ بنائیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

العبد الاحقر [illegible]

## مفسر قرآن ڈاکٹر محمد عثمان صاحب

(قرآن فاؤنڈیشن۔ لاہور)

بریلوی امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ تبلیغ کی نیت سے بریلوی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لینا بکراہت جائز ہے لیکن نماز دہرانا لازم ہے۔

خاکسار محمد عثمان

## حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب

(جامعہ خیر المدارس۔ ملتان)

ایسے غالی شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنا درست نہیں۔ ہو سکے تو گزشتہ ایسی نمازوں کو لوٹایا جائے۔

فقط واللہ اعلم

عبدالستار عفا اللہ عنہ

۲۵ رشوال



۱۲/۲

## حضرت مولانا مفتی محمد رضوان تھانوی صاحب

(جامعہ اسلامیہ - صدر - راولپنڈی)

الجواب:

جو شخص صرف بدعات کا مرتکب ہو لیکن شرکیہ عقائد نہ رکھتا ہو بلکہ صرف تیجے، چالیسویں جیسی بدعات میں مبتلا ہو اس کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔ کوئی صحیح امام میسر ہو تو بدعتی کی اقتداء میں نماز نہ پڑھے۔ اور اگر صحیح امام میسر نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں فرض نماز اس کی اقتداء میں پڑھ لے۔ جماعت نہ چھوڑے۔

اور جس شخص کے عقائد حد شرک تک پہنچے ہوئے ہوں ایسے شخص کے پیچھے نماز درست نہیں۔ لوٹانا ضروری ہے۔ اگر مجبوری میں ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی پڑ جائے تو اگر ایسی نماز ہو جس کے بعد سنتیں نہ ہوں اور بعد میں وقت کے اندر پڑھنے کا موقع بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں پہلے اپنے فرض پڑھ لے پھر ویسے ہی جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور جس نماز کے بعد سنتیں ہوں اور بعد میں وقت کے اندر نماز پڑھنے کا موقع ہو تو پہلے اس کے پیچھے ویسے ہی شامل ہو جائے پھر بعد میں اپنی نماز پڑھ لے۔

بلاشبہ تبلیغ کی برکت سے بہت سے لوگوں کی اصلاح ہو رہی ہے مگر جو لوگ مذکورہ طریقہ کے بغیر ایسے شخص کے پیچھے بلا کراہت نماز جائز سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ایسی حالت میں اپنی نماز ضائع کرنے کے وبال سے نہیں بچا جا سکتا۔

فقط واللہ سبحانہ اعلم

محمد رضوان تھانوی، مفتی مدرسہ جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ صدر۔ مقیم حال جامع مسجد الیسر محلہ کوہاٹی بازار راولپنڈی

امام (جیسا کہ عصر حاضر کے فرقہ رضاخانیہ' بریلویہ کے پیروکار) کی اقتداء میں صحیح العقیدہ مسلمانوں کو نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہ؟ نیز:۔

**(الف)** جائز نہ ہونے کی صورت میں ماضی میں اس طرح کی ادا کردہ نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(ب) زید نے ایک شخص کی اقتداء میں نماز ادا کی' سنن و نوافل سے فارغ ہونے کے بعد علم ہوا کہ پیش امام مشرک یا بدعتی ہے تو آیا اب پوری نماز کا اعادہ کرے گا یا کہ فقط فرض نماز کا۔؟

السائل احقر الانام محمد جمیل رحمانی - راولپنڈی

اپریل ۹۳ء

## الجواب

(ا) جائز نہیں۔

(الف) نہیں ہوئیں' اعادہ فرض ہے۔

(ب) وقت کے اندر معلوم ہوگیا تو سنن بعدیہ سمیت اعادہ کرے ورنہ صرف فرائض۔ اور اس کی اقتداء میں پڑھے گئے واجبات کا اعادہ کرے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد قاسم

۶ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ

الجواب صحیح

## مشرک و بدعتی کی اقتداء میں ادا شدہ نمازوں کا حکم

### استفتا:

کیا فرماتے ہیں علماء دین، مفتیان شرع متین مسئلہ هذا کے بارے میں کہ:

۱۔ مشرکانہ عقائد رکھنے والے، بدعات قبیحہ کے مرتکب اور اولیاء عظام (علماء حق) کے خلاف بد زبانی و تکفیر کرنے والے، یا ان میں سے بعض خصائل کے حامل پیش

# فتاويٰ محمد مراد هاليجوي

فقيه العصر رئيس المفسرين استاذ العلماء
شيخ الحديث حضرت مولانا

## محمد مراد هاليجوي

ناشر: شعبه نشر و اشاعت
جامعه حماديه مظهر العلوم منزل گاه سکر

٣٦٧ ج ١).

## بريلوي امام جي پويان نماز پڙهڻ جائز آهي يا نه؟

(س)

ڇا فرمائن ٿا علماء دين هن مسئلي جي باري ۾ ته اهل سنت والجماعت بريلوي مسلک جي پيش امام جي امامت ۾ نماز پڙهڻ جائز آهي يا نه؟

(ج)

صورت مسئوله مطابق نماز جي صحيح ٿيڻ جو مدار عقيدي تي آهي. جيڪڏهن امام جو عقيدو صحيح ۽ نص قطعي جي خلاف آهي ته ان جي پٺيان نماز بالکل صحيح ڪو نه ٿيندي ۽ جيڪڏهن نص قطعي جي خلاف نه آهي پر سنت جي خلاف آهي ته ان جي پٺيان نماز مڪروه تحريمي ٿيندي. ان جي پٺيان نماز پڙهڻ کان بچاءُ ڪرڻ بهتر آهي. پر جيڪڏهن سندس عقيدو نص قطعي جي موافق آهي ۽ بدعت ۽ فسق جو مرتڪب نه آهي ته ان جي پٺيان نماز پڙهڻ افضل آهي. **ان انكر بعض ما علي من الدين ضرورة كفربها فلا يصح الاقتداء به اصلا** (ردالمحتار علي الدرالمختار باب الامامة ج ١ ص ٥٦١) **"ويدري امامة عبد و فاسق ومبتدع" فان امكن الصلاة خلف غيرهم وهو افضل الا فالاقتداء اولي من الانفراد** (ردالمحتار علي الدرالمختار باب الامامة ج ١ ص ٥٥٩).

## نابالغ جي پويان تراويح پڙهڻ جو حڪم؟

(س)

ڇا فرمائن ٿا علماء دين هن مسئلي جي باري ۾ نابالغ جي پويان نماز تراويح ۽ نفل پڙهڻ جائز آهي يا نه؟ قرآن ۽ سنت جي روشنيءَ ۾ رهنمائي فرمائيندا.

(ج)

صورت مسئوله مطابق جيڪو جوڪرو نابالغ مراهق (١٢ سالن) جو آهي ته ان جي پويان نماز تراويح ۽ نفل پڙهڻ جائز آهي پر بهتر نه آهي ۽ جيڪڏهن ١٢ سالن کان گهٽ آهي ته ان جي پويان نماز تراويح پڙهڻ ناجائز آهي. **قال في الهداية في التراويح والسنن المطلقة جوزه مشائخ بلخ الخ** (ردالمحتار علي الدرالمختار باب الامامت ص ٥٣٩).

**لابد في كل منهما من سن المراهق واقله لـلانثي تسع وللذكر اثـنا عشر لان ذالك اقل مدة يمكن فيها البلـوغ كما صرحوا في باب بلوغ الغلام** (ردالمحتار علي الدرالمختار فصل المحرمات ج ٢ ص ٣٨٧).

اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟ جبکہ ایک اور مسجد شریف ہے جو کہ ہم سے کچھ دور ہے. لیکن اس کا امام موحد ہے
دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ ہم ایسی مسجد میں بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھیں یا اکیلے نماز پڑھیں؟

**(ج)**

صورت مسئولہ کے مطابق نماز باجماعت کیلئے کسی متقی اور متبع سنت کے پیچھے نماز پڑھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جتنے قدم نماز کیلئے زیادہ اٹھیں گے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملیگا، اگر اس طرح کرنے میں مشقت وتکلیف ہو اور قریب میں کوئی مسجد شریف نہ ہو تو بدعتی و فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا اکیلے سے بہتر ہے۔ **وفی النحر عن المحیط صلی خلف فاسق ومبتدع نال فضل الجماعة قوله نال فضل الجماعة افادان الصلواة خلفهما اولیٰ من الانفراد** (ردالمحتار علیٰ الدرالمختار باب الامامۃ)۔ بشرطیکہ وہ بدعتی اپنے عقائد ونظریات میں مشرک وکفر کی حد تک نہ پہنچا ہوا ہو، لیکن اگر بدعت کے ساتھ شرکیہ عقائد بھی رکھتا ہے۔ مثلاً غیر اللہ کو حاضر و ناظر کہتا ہے یا نفع نقصان کا مالک سمجھتا ہے، اپنی حاجات میں غیر اللہ کو پکارتا ہے وغیرہ ایسے شخص کے پیچھے نماز بالکل جائز نہیں ہوگی۔ پہلے سے پڑھی ہوئی نمازیں بھی لوٹائی جائیں۔ **ان انکر بعض ماعلم من الدین ضرورة کفر بها فلا یصح الاقتداء به اصلا**۔ (ردالمحتار علیٰ الدرالمختار باب الامامۃ)

## باب احکام المساجد

### مسجد شریف کے اسپیکر سے گمشدہ اشیاء کیلئے اعلان کرنا چاہیئے یا نہیں؟

**(س)**

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم بلوچستان کے سوئی گیس کے بے آب علائقہ کے مکین ہیں، ہمارے یہاں آبادیاں گاؤں ایک دوسرے سے بہت دور ہیں۔ کسی بھی ضرورت مثلاً پانی ملنے یا نہ ہونے یا کسی بچہ کے لاپتہ ہونے کا اعلان اگر مسجد شریف کے اسپیکر سے کہا کریں تو جائز ہے یا نہیں شرع شریف مسئلہ کی وضاحت فرمائیں عنداللہ ماجور ہوں؟

**(ج)**

صورت مسئولہ کے مطابق مسجد شریف اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور عبادت کیلئے بنائی گئی ہے، ان مساجد

(۳) امام صاحب نے حیلے بہانے کرتے ہوئے بارہا مجھ سے جھوٹ بولا وہ جھوٹے ہیں کہ نہیں؟

(۴) آخر میں وہ ایک صاحب (متولی) کے ساتھ میری دکان پر آکر پیسے دینے سے منحرف ہوگئے۔ اب وہ بے ایمان ہیں کہ نہیں؟

(۵) اب ایسے شخص کے پیچھے (جو کہ پیش امام ہے) نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟

(۶) مجھے دوسرے نمازیوں کو یہ سارا معاملہ بتانا چاہیئے کہ نہیں، کیونکہ میں نے پڑھا ہے کہ کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا چاہیئے۔ لیکن میرے دل نے کہا کہ یہ عیب ایسے ہیں کہ ان سے مسلمانوں کی نماز ضائع ہوسکتی ہے اور یہ سب نمازیوں کو بتانا چاہیئے یا نہیں بتلانا چاہیئے؟

جواب قرآن وحدیث شریف کو سامنے رکھتے ہوئے عنایت فرمائیں۔

(ج)

صورت مسئولہ کے مطابق میں مذکورہ باتیں اگر ثابت ہوجائیں تو ایسا آدمی فاسق ہوگا۔ فاسق کے پیچھے اگرچہ نماز ہوجاتی ہے لیکن کسی اور متقی امام کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہے۔ **فی حدیث ان سرکم ان تقبل صلواتکم فلیؤمکم خیارکم** ۔ اگر امام تبدیل کرنے کی گنجائش ہوتو تبدیل کیا جائے۔ لیکن اگر فاسق واجب الذمہ حق ادا کرے اور سچی توبہ کرلے تو دوبارہ متقی بن سکتا ہے۔ **فی حدیث قال ﷺ التائب من الذنب کمن لاذنب له وفی روایت ان اللّٰه عزوجل یقبل توبة العبد مالم یغرغر** (ریاض الصالحین) مذکورہ کردہ سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ امام کی شکایت صدر مسجد کمیٹی کو نہ کرتے اور اسکے نتیجے میں متولی اور امام آپ کو نہ دھمکاتے بلکہ آپ کی رقم واپس کرتے آپ کو اسکے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی شکایت نہ ہوتی۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ساری شکایت ذاتی رنجش کی بناء پر نہ کہ دینی معاملہ کی وجہ سے۔ اس کے لیئے میری نصیحت ہے کہ فتویٰ کو اپنے اغراض اور دنیاوی مقاصد کیلئے آلہ نہ بنائیں۔ **لا تجعلوا اللّٰه عرضة لایمانکم ان تبروا وتتقوا وتصلحوا بین الناس واللّٰه سمیع العلیم** (الآیۃ پ۲)۔

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(س)

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے پڑوس میں مسجد شریف کا امام بدعتی ہے، ہم

علمائے دیوبند پر کفر کے فتاوے پر مفتیان عظام کا شرعی فیصلہ

## براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار

ملقب بہ

# قہرِ آسمانی بر فرقہ رضا خانی

مقدمہ

علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ

مرتبہ

مولانا حافظ قاری محمد عبد الرؤفؒ خان جگن پوری



تحفظ نظریات دیوبند اکادمی

محض دینی خیرخواہی کی وجہ سے ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء سے منگائے ہوئے فتوے نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

## نقل سوال جو علماء کرام و مشائخ عظام کی خدمت میں بھیج کر اللہ کئے گئے

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یہاں رنگون میں مولوی حشمت علی رضاخانی لکھنوی تشریف لائے اور برہمجی کو چہ میں عام جلسہ کر کے مجمع عام میں حضرات اکابر علماء دیوبند کو خصوصاً اور ان سے تعلق رکھنے والوں کو عموماً کافر کہا اور یہ بھی کہا کہ علمائے دیوبند وہابیہ خاصکر جناب مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی و جناب مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی و جناب مولانا خلیل احمد صاحبؒ انبیٹھوی و جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ اور دیوبندیوں کے پیشوا امام الوہابیہ جناب مولانا شاہ اسمٰعیل صاحبؒ شہید دہلوی (نعوذ باللہ) سب کے سب کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ان سے میل جول رکھنا سلام و کلام کرنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی اور ان کے جنازے میں شریک ہونا اور مقابر مسلمین میں دفن ہونے دینا حرام قطعی اور کفر یقینی ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) کیا واقعی بقول حشمت علی رضاخانی کے حضرات اکابر علماء دیوبند (نعوذ باللہ) کافر ہیں؟

(۲) وہابی کی کیا تعریف ہے اور ان سے کون لوگ منسوب ہیں؟

(۳) سنی حنفی کی کیا تعریف ہے اور بدعت کی کیا تعریف ہے اور اس پر کیا وعید ہے؟

براہ کرم اس کا جواب مفصل و مدلل عام فہم مع حوالہ کتب و مہر و دستخط کے تحریر فرما کر بندہ کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

السائل احقر الزمان محمد عبد الرؤف خان غفرلہ و لوالدیہ مدرس مدرسہ تعلیم الدین جامع مسجد نمبر (۳۲) ضلع مرشد آباد رنگون

## چوتھا باب علمائے دیوبند کے سنی حنفی ہونے پر ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء کے فتاووں کے بیان میں

یحسبون انھم یحسنون صنعا ۔ علماء دیوبند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اور حضرت شاہ
ولی اللہ صاحبؒ کے پیرو ہیں اور یہ گروہ اعلام ہدیٰ و نجوم اہتداء ہیں۔ متبعین سنت نبویہؐ ہیں۔ بدعات
حسنہ اور رسومات مروجہ سے مجتنب ہیں۔ ان حضرات کی جو تکفیر کریگا یہ تکفیر انہیں مکفرین کی طرف
رجوع کریگی۔ بدعت کی تعریف اور اس کی تفصیل کتب بزرگان دین میں خوب شرح وبسط کے
ساتھ لکھی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دین میں ایسا امر احداث کرے کہ قرون ثلثہ مشہود بالخیر میں وہ اور
اس کی نظیر پائی جائے وہ بدعت ہے۔ اسکی تفصیل کا موقع نہیں۔ مسلمانوں کو ایسے واعظین ضالین
مضلین کی صحبت سے اجتناب لازم ہے ان کے دام تزویر میں نہ آئیں ۔

| دشنام بمذہبی کر طاعت باشد | مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم |
|---|---|

فقط۔ وما علینا الا البلاغ۔ محمد عبدالرحمن عفی عنہ رکن مجلس علماء ریاست اسلامی بھوپال

# جواب استفتا نمبر (۴)

## از جانب دارالافتاء ریاست اسلام بھوپال

## الجواب

نمبر موصولہ (۲۰۰) دارالافتاء ریاست بھوپال۔ یکم اپریل ۱۹۳۲ء

۔ جو شخص ایسے علماء و اولیاء اللہ کو نعوذ باللہ منہ کافر کہے وہ قطعاً کافر و مرتد ہے۔ یہ وہ علماء تھے
کہ جن سے تمام ہندوستان میں علم و ہدایت پھیلی ہے کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں ان علماء کے انوار و برکات
نہ ہوں۔ لاکھوں آدمیوں کو ان بزرگوں سے ہدایت ہوئی اور کثرت کیساتھ وہ ان کی ہدایت سے صراط
مستقیم پر آئے۔ اکابر متقدمین کسی کو کافر کہنے میں غایت درجہ احتیاط فرماتے تھے حتی الوسع اس کے
کلام کی تاویل فرما کر کفر کا فتویٰ نہیں دیتے تھے اشباہ والنظائر میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کا قصہ لکھا ہے۔

سئل الامام رحمہ اللہ تعالیٰ عمن قال لا ارجو الجنة ولا اخاف النار ولا اخاف
اللہ تعالیٰ واکل المیتة واصلی بلا قراءة وبلا رکوع وسجود واشھد بما لم ارہ وابغض
الحق واحب الفتنة فقال اصحابہ امر ھذا الرجل مشکل فقال الامام ھذا الرجل یرجوا
اللہ لا الجنة ویخاف اللہ لا النار ولا یخاف الظلم من اللہ تعالیٰ فی عذابہ ویاکل

# جواب استفتا نمبر (۹)

## از جانب مولوی حامد حسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ نہٹور ضلع بجنور

### الجواب

عرف میں وہابی اُسے کہتے ہیں جس کے عقائد عبد الوہاب نجدی کے جیسے ہوں جو کئی سو برس ہوئے نجد میں پیدا ہوا تھا عبد الوہاب نجدی کے عقائد بعض لوگوں نے یہ بیان کئے کہ وہ لا مذہب تھا یعنی نہ حنفی نہ شافعی نہ مالکی نہ حنبلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور توسل کا منکر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کو ڈھانے کی فکر میں تھا اور چاروں خاندان اولیاء اللہ چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کے طریقوں کو بدعت اور لغو خیال کرتا تھا اگر وہ اس عقیدہ کا شخص تھا تو اس کو سب مسلمان اچھا نہ کہیں گے اور نہ اس عقیدہ کو مسلمان کلی عقیدہ بتلائیں گے اور اگر اُسکے ذمے یہ عقائد زبردستی ڈالے گئے ہیں اور وہ ایسا نہ تھا تو اسکو کافر خارج اسلام کہنا غلطی ہوگا۔

بہر حال وہ اس وقت موجود نہیں جو اُس سے پوچھا جائے کہ تیرا ان امور میں کیا عقیدہ ہے؟ لہذا اس میں بحث فضول ہے اور حدیث شریف میں ہے مُردوں کی بُرائی سے بچو اور انکو بھلائی سے یاد کرو اب جو حضرات گنگوہی و نانوتوی و تھانوی حضرات کے ذمے بھی بریلویوں نے زبردستی بعض جھوٹی باتیں لگا کر اُن کو بُرا کہنا اور اپنا اقتدار اور رسوخ پھیلانا شروع کر رکھا ہے اور نعوذ باللہ کفر تک کے فتوے شائع کر رہے ہیں اور اپنے کفر سے نہیں ڈرتے حالانکہ یہ سب حضرات امام ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں اور چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ خاندانوں میں خود مرید تھے اور اپنے خلفاء کو ان خاندانوں میں مرید کرنے کی اجازت دے گئے اور شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور توسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل تھے اور زیارت قبور اولیاء اللہ کی اور زیارت حرمین شریفین کرنے والے اور دوسروں کو کرانے والے تھے ہاں البتہ قبور کو سجدہ کرنے اور عرس میلے والے نہ تھے بس انکو کافر کہنا اپنے اوپر کفر کو لینا ہے اور اپنے آپ کو کافر بنانا ہے اسلئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے تو کفر لوٹ کر کہنے والے پر آتا ہے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ

# جواب استفتا نمبر (۱۲)

## ازجانب مولوی جان محمد صاحب مدح پوری ضلع لائلپور (پنجاب)

### الجواب

(۱) اس کا مذکورہ بالا قول اس کی جہالت پر مبنی ہے حضرات علماء دیوبند اہلسنت والجماعت ہیں جس قدر دین کی خدمت ان حضرات نے کی ہے کوئی اس کا نمونہ پیش نہیں کر سکتا۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

(۲) عبدالوہاب نجدی کے پیرو و اصحاب کو عام طور پر وہابی کہا جاتا ہے اور وہ حنبلی مذہب کے تھے ہاں ان میں قدرے تشدد تھا۔ مگر آج کل جو بریلوی گروہ اور دیگر مبتدعین کے مخالف عمل کرے اس کو وہابی کہتے ہیں۔

(۳) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد کو سنی حنفی کہتے ہیں۔ اور بدعت من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد (بخاری و مسلم) جو دین میں نئی بات ہو اور اس کی اصل نہ ہو اور لوگ اس کو دین سمجھ کر اس پر عمل کریں وہ بدعت ہے۔ اور بدعتی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز حوض کوثر سے یہی فرمائیں گے کہ ان کو لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو (مسلم شریف) ایسے علماء ربانی کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ حدیث شریف میں ہے من کفر مؤمنا فقد کفر علماء دیوبند کا کوئی مسئلہ فقہ حنفی کے مخالف دکھائے۔ اگر کوئی مدعی ہو تو کتب حنفیہ سے علماء دیوبند کی مخالفت ثابت کرے۔ علمائے دیوبند پکے حنفی مقلد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اگر ان کو کوئی وہابی یا غیر مقلد کہے تو وہ کاذب ہے۔ [illegible]

کتبہ جان محمد حنفی۔ مدح پوری۔ ضلع لائل پور (پنجاب)

الجواب صحیح

احقر غلام محمد عفا عنہ۔ مدح پوری

اہل بدعت تمامی خلقت سے بدتر ہیں اہل بدعت جہنم کے کتے ہیں بہت سی وعید شدید احادیث میں آئی ہیں مراد بدعت فی العقائد ہے اور جو اعمال میں ہیں اس کو بھی بعض کتب مجالس الابرار میں کبیرہ لکھا ہے۔ غرض بدعت سے بچنا ضروری ہے اور بدعت حسنہ جس کو کہتے ہیں وہ سنت ہی ہے۔ اصطلاح کا فرق ہے ورنہ بدعت کوئی حسنہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

رقمہ محمد محسن عفاعنہ ٹانڈہ وی۔ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ

اصاب من اجاب خادم الطلباء رحیم اللہ عفی عنہ

الجواب صحیح۔ خادم الطلباء بشیر احمد خاں غفرلہٗ مدرس مدرسہ معین العلوم۔ قصبہ ٹانڈہ

الجواب حق۔ بندہ عبدالوہاب عفی عنہ مدرس مدرسہ معین العلوم۔ قصبہ ٹانڈہ۔

---

# جواب استفتا نمبر (۱۸)

## از جانب علمائے مدرسہ تعلیم الاسلام آنند کھیڑا علاقہ گجرات

---

### الجواب

(۱) ان بزرگان دین کے متعلق بدعتی حضرات اپنی ناقص عقل کی رو سے ہمیشہ نئے نئے خوشے گھڑتے رہتے ہیں لیکن خداوند تعالیٰ کے نزدیک یہ پاک ہستیاں بلند مرتبے رکھتی ہیں اور اس آیت کے پورے پورے مصداق ہیں۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ان پاک بزرگان دین کی طرف کفر منسوب کرنا خود کفر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے اور در اصل وہ کافر نہ ہو تو ایسی صورت میں کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے (ابوداؤد شریف) اور چونکہ علماء دیوبند کامل مسلمان ہیں لہٰذا اس حدیث کی رو سے مولوی حشمت علی صاحب خود کافر ہو گئے۔ مولوی حشمت علی اور انکے پیروں مریدوں کو مسلمانوں کی تکفیر کرنے میں ہی دلچسپی ہوتی ہے۔ خاصکر ایسے بزرگوں کو کافر کہنا تو ان کی ورد زبان ہو چکا ہے مگر کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

ہر گناہے کہ کنی در شب آدینہ مکن      تاکہ از صدر نشینان جہنم باشی

بات تو معقول ہے اسلئے کہ دوزخ میں گئے اور وہاں جا کر بھی جوتیوں میں بیٹھنا پڑا تو کیا کمال

الجواب صحیح بندہ غلام نبی عفی عنہ تارا پوری مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام آنند گجرات۔
الجواب صحیح احقر غلام محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام آنند گجرات۔
الجواب۔ بندہ عبد الرحیم تارا پوری عفی عنہ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام آنند گجرات۔

# جواب استفتا نمبر (۱۹)

## از جانب دار الافتا جامع مسجد شملہ

### الجواب

(۱) علماء دیو بند کافر نہیں ہیں بلکہ مسلمان ہیں اور ایسے مسلمان ہیں کہ ان کی وجہ سے لاکھوں انسانوں نے اسلام قبول کیا اور ان کے مبارک ہاتھوں سے لاکھوں بنی نوع انسان مسلمان ہوئے جناب مولانا شاہ اسمٰعیل صاحبؒ شہید دہلوی اور مولانا خلیل احمد صاحبؒ۔ اور مولانا محمد قاسم صاحبؒ اور مولانا رشید احمد صاحبؒ مرحومین اور مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ کے علماء حقانی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے شریعت و طریقت کے جامع یہی حضرات ہیں ان کے علمی فیوض سے دنیا کا گوشہ گوشہ سیراب ہے۔ اور موجودہ لامذہبی کے زمانہ میں ان حضرات سے تعلق باعث نجات ہے۔ حشمت علی نے جو کچھ بیان کیا اپنی عاقبت خراب کی اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت عطا فرمائے!

(۲) وہابی عبد الوہاب نجدی کے معتقدین کو کہا جاتا ہے۔ جو لوگ اپنے خیالات میں عبد الوہاب نجدی کے تابع ہیں وہی وہابی ہیں علمائے دیو بند وہابی نہیں ہیں۔ علماء دیو بند کا وہابیوں سے اختلاف ہے۔

(۳) سنی حنفی وہ ہے جو کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہے اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتا ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ بھی سنت کی پیروی کرنیوالے تھے اور انکے مقلدین اور تابعین میں بعض تو بدعات کا ارتکاب کرکے بدعتی ہیں اور بعض سنت کے پیرو ہیں بدعتی نہیں ہیں وہی سنی حنفی ہیں بدعت کے معنی ہیں کسی ایسے نئے کام کے جو شارع علیہ السلام کے طریقہ مرضیہ کے خلاف ہو یعنی اسکے جواز کی شریعت میں دلیل موجود نہیں اور اسکو ثواب سمجھکر کیا جائے۔ (کتبہ احمد حسن انصاری خطیب و مفتی جامع مسجد شملہ)

آنے سے بال کے اس میں آنے کا نشان تک نہیں ہوتا (صواعق محرقہ لابن حجر ہیتمی مخرجا عن البیہقی) حق تعالیٰ مسلمانوں کو ہر وقت بدعات سے محفوظ رکھے اور اہل بدعات کو توبہ کی جلد سے جلد توفیق مرحمت فرمائے آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حررہ محمد حیات غفرلہ سنبھلی مدرس اول مدرسہ قاسمیہ نگینہ ضلع بجنور ۹ رجمادی الاخریٰ ۱۳۵۰ھ

الجواب صحیح۔ محمد سعید غفرلہ ناظم مدرسہ قاسمیہ نگینہ۔ ضلع بجنور ۱۱ ۶/ ۵۰ھ

فالجواب الحق والحق احق ان یتبع العبد محمد عبداللہ غفرلہ مدرس دوم مدرسہ قاسمیہ نگینہ ضلع بجنور ۹ ۶/ ۵۰ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد احمد غفرلہ مدرس مدرسہ قاسمیہ نگینہ ضلع بجنور ۱۱ رجمادی الثانی ۱۳۵۰ھ

مہر (مدرسہ عربی نگینہ ۱۲۹۶ھ)

# جواب استفتا نمبر (۲۲)

## از جناب مولوی محمد شعیب صاحب مدرس مدرسہ عربیہ سیوہارہ ضلع بجنور

### الجواب

(۱) علمائے دیوبند پکے مسلمان ہیں وہ خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتے ہیں اور جناب آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء ورسل صلوٰۃ اللہ علیہم وسلم اور قرآن پاک کو برحق سمجھتے ہیں بلکہ مولوی احمد رضا خانصاحب نے بھی علمائے دیوبند کو مسلمان کہا ہے جیسا الکوکب الشہابیہ صفحہ ۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے) سے کف لسان مختار ومرضی ہے انتہیٰ (یعنی روکنا زبان کا کافر کہنے سے ہمارے نزدیک بہتر ہے۔ کیوں جناب اب تو بقول مولوی حشمت علی صاحب کے مولوی احمد رضا خانصاحب بھی کافر ہوگئے اس واسطے کہ وہ کف لسان مختار وبہتر سمجھتے ہیں تو اب مولوی احمد رضا خاں صاحب یا شک میں ہیں یا توقف کرتے ہیں ہر دو شق میں بقول حشمت علی کے یہ بھی کافر ہوئے۔ اس بنا پر جو تبع کافر کا ہو ہے وہ بھی کافر۔ تو نتیجہ نکلا کہ مولوی حشمت علی اور احمد رضا خاں صاحب کے جمیع اتباع (یعنی اتباع کرنے والے) بھی کافر ہوئے۔ یہ تو الزامی جواب ہے جو کہ ان کے قول سے ان کی ہی تکفیر ان پر عائد ہوتی ہے۔ دیگر یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من قال لا الٰہ الا اللہ عصم منی

نماز کا اعلیٰ درجے کی عبادت ہونا متفق علیہ ہے۔ اسی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک میلاد شریف جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ اس میں کوئی امر خلاف شرع نہ ہو جیسے قیام اور موضوع روایات کا بیان کرنا۔ اب ان تمام عبارت مذکورہ بالا سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ علمائے دیوبند پکے مسلمان پکے سنی حنفی ہیں۔ اور کفر اور وہابیت کی جو ان کی جانب نسبت کی جاتی ہے وہ محض افترا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

المجیب محمد شعیب عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ

سہسپور۔ ضلع بجنور

مہر

محمد شعیب غفرلہ
ساکن کانو خاص

## جواب استفتا نمبر (۲۳)

### علمائے مدرسہ عربیہ دار العلوم شہر بارہ بنکی (صوبہ اودھ)

### الجواب

ھو الحق المبین۔ اللہ پاک جل ذکرہ کا ہزار ہزار شکر و احسان کہ جس نے کفرستان ہندوستان میں ایسی ہستیاں پیدا فرمائیں جو حضور پر نور سید الانبیاء خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین کے لواء و پرچم ہمیشہ ہر زمانہ میں افراد علماء و اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ رہے اور کسی طریق سے ان کے معاندین و مخالفین دشمن دین مبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک رہے ہیں اور حق کے مقابلہ میں ناحق لعین دن قیامت تک رہینگے چنانچہ ہندوستان میں سب سے بڑا و سب سے زبردست اہل حق و اللہ دین کا ایک گروہ گذرا ہے جس کے اسماء گرامی یہ ہیں حضرت سید المحدثین شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی، حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی، حضرت شاہ عبد القادر صاحب دہلوی، حضرت شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی، حضرت شاہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی مجاہد فی سبیل اللہ و حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی شہید و حضرات علماء کرام دیوبند یعنی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی و حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی و حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری و حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحب دیوبندی و حضرت مولانا حکیم الامۃ مجدد وقت صاحب الطریقہ مولانا شاہ

اشرف علی صاحب تھانوی یہ کل حضرات اہل حق اور العلماء ورثۃ الانبیاء کے درجہ میں داخل ہیں ان علماء کی شان میں سوء ادبی کرنا سخت گناہ ہے اور فسق و فجور کا طوق گلے میں ڈالنا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے سباب المومن فسوق وقتالہ کفر۔

(۱) اہل قبلہ اور علماء حقانیین اور عام مسلمانوں کو جو دین اسلام کے نام سے موسوم ہیں اور روزہ نماز اور حج و زکوٰۃ کے پابند ہیں اور کلام اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء مرسلین علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو واحد جانتے ہیں اور تمام فرشتوں پر اور اللہ کی تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ایسے شخص کو عام طور پر یا علماء کرام موصوف الذکر کو خاص طور پر گالی دینا اور کھلم کھلا کافر کہنا فسق و فجور ہی نہیں ہے بلکہ کفر ہے کما ثبت فی الفقہ۔ تکفیر المومن کفر یہ لفظ جب کسی کی زبان سے نکلا اور جس کے لئے نکالا گیا اور وہ اس کا مستحق نہیں ہے تو وہی لفظ لوٹ کر اس کہنے والے کے سر پڑ جاتا ہے دوسرے کے یہ خود اسی کا مستحق ہو گیا والعیاذ باللہ۔ اور شخص مذکور کا فر کہنے والا قابل تعزیر ہے یعنی اگر وقت اسلام کا ہوتا یعنی بادشاہ مسلمان ہوتا اور حاکم قاضی شرعی ہوتا تو ایسے شخص کو کوڑوں سے پٹواتا یا سزائے قید دیتا۔ کما ذکر فی الفتاوی الھندیۃ۔ من قذف مسلما فاسق وھو لیس بفاسق یا ابن فاسق یا کافر یا یھودی یا افضل فی ذم پھر کہلے تعزیر۔ اور اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ کسی مسلمان کو فاسق کہنا یا کافر یا نصرانی یا یہودی یا فاسق کا لڑکا کہنا سب منع ہے اور کہنے والا سزا کا مستحق ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے

ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ ولا یکفرہ لا بذنب ولا نخرجہ من الاسلام بعمل الحدیث رواہ ابو داؤد۔ یعنی تین چیزیں اصل ایمان ہے باز رہنا اس کی بدگوئی سے کہ جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ۔ چاہئے کہ اس کو کافر کہا جائے اور نہ گنہگار کہا جائے اور نہ خارج کرو اس کو اسلام سے کسی عمل کی وجہ سے الحدیث۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ موصوف الذکر حضرات طیبین والطاہرین ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ۔ اور دین حق پر اور صراط مستقیم پر قائم ہیں ان کی شان مبارک میں گستاخی کرنا اور برا کہنا سخت گناہ و گمراہی ہے۔ خواہ گمنام خشمت علی ہو یا اس کے ساتھی وغیرہ ہوں ھداھم اللہ الی صراط المستقیم۔

(۲) وہابی۔ وہاب نام پاک اللہ کا ہے اگر اس میں یائے نسبتی کہی جائے جیسے محمدی و حنفی

# جواب استفتا نمبر (۲۵)

## از جانب مولوی محمد عبدالباقی صاحب افسر مدرس مدرسہ اسلامیہ درگاہ کچھوچھہ ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین العاقبۃ للمتقین
اہل حق کی تضلیل وتفسیق اعلان کو بدنام کرنے کی ناپاک کوششیں ہمیشہ پرستاران بدعت وضلالت کی طرف سے ہوتی رہی ہیں۔ اور جو سرگرمیاں ہر زمانہ کے باطل پرستوں نے اس بارے میں دکھلائی ہیں تاریخ میں حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر افترا کئے گئے اسی حق پرستی کے جرم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نذر آتش کئے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واجب القتل قرار دیا گیا۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر اور مجنون کہا گیا۔ علماء امت چونکہ صحیح معنوں میں وارث انبیاء ہیں اس لئے ہر زمانہ کے علماء کے ساتھ ایسے ہی سلوک کئے گئے امام حسن البصریؒ کو قدریہ امام ابوحنیفہؒ کو گمراہ کہا گیا۔ امام شافعیؒ کو اخیر میں ابلیس کا خطاب دیا گیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ حضرت شبلی اہلسنت کے امام حضرت ابوالحسن اشعریؒ وامام غزالیؒ۔ امام رازیؒ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ وغیرہ اکابر علمائے امت پر کفر کے فتوے دئے گئے۔ امام مالکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ امام بخاری کو اسی حق پرستی کے جرم میں سزائیں دی گئیں۔ جن کی تفاصیل تشنۂ تحریر نہیں۔ تاریخ بتلا رہی ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ کسی نے دین حنیف کی کوئی نمایاں خدمت کی ہو اور ابنائے باطل نے اسے کفر کے بلیے چوڑے فتووں سے نہ نوازا ہو۔ اسی سلسلہ کفر نوازی کی ایک کڑی بدعت کی نوزائیدہ جماعت رضاخانی ہے جو ہر وقت سرگرم تکفیر رہتی ہے ان کی تکفیر سے ہندوستان کا کوئی عالم عامل یا محدث شیخ سنت نہ بچ سکا ان کی کافرگری کی مشین گن کا نشانہ اس قدر غلط اندازی سے ہوتا ہے کہ بعض اوقات یہ خود اس کی زد میں آجاتے ہیں۔ حشمت علی رضاخانی اسی جماعت رضاخانیہ کے ایک رکن ہیں اس وقت ہم ناظرین کے سامنے ایک مثال پیش کرتے ہیں تاکہ ان کی کافرگری اور کفر نوازی کا اندازہ ہو سکے۔ جماعت رضاخانیہ کے مورث اعلیٰ احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنی کتاب الکوکبۃ الشہابیہ میں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید پر تبرا بھیجتے ہوئے اپنا نامۂ اعمال یوں سیاہ کرتے ہیں۔ مسلمانو! مسلمانو! ان ناپاک شیطانی ملعون

کلموں کو غور کرو پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو ان میں بھی اسکی
نظیر نہ پاؤ گے۔ یہ تو خدا خوب جانتا ہے کہ حضرت شہید کا دامن ان گندگیوں سے پاک ہے لیکن ہمیں
یہاں اتنا دکھلانا ہے کہ خانصاحب کی کرشمہ سازیوں سے خانصاحب کے نزدیک شہید مرحوم کو
ان سنگین جرموں کا مرتکب اور توہین رسول کا مجرم قرار دیا ہے آگے ملاحظہ ہو خانصاحب بالفاظہم
تمہید ایمان صفحہ ۱۴ پر رقمطراز ہیں۔ شفا شریف۔ بزازیہ۔ و فتاوی خیریہ وغیرہ میں ہے تمام مسلمانوں
کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس
کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے پھر صفحہ ۲۰ پر ہے۔ مجمع الانہار، و در مختار میں
ہے جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے
عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے صفحہ ۳۵ پر ہے۔ کہ ایک تکذیب خدا یا تنقیص شان سید
انبیاء علیہم السلام والثنا میں صاف صریح تاویل ناقابل توجیہ ہوا اور پھر بھی حکم کفر نہ ہوا تو اسے کفر
نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا۔ انتہی۔ بہرکیف خانصاحب نے جو عبارت حضرت شہید مرحوم کی نقل کی
ہے اس میں توہین ہے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور توہین رسول علیہ السلام کا مرتکب کافر ہو
اور جو اس توہین کرنیوالے کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے جیسا کہ خانصاحب نے ثابت کر دکھایا۔ اب
ضروری ہوا کہ خانصاحب اپنی مفروضہ توہین ثابت کرنیکی وجہ سے حضرت شہید مرحوم کو کافر کہیں ورنہ خود
کافر ہو جاوینگے لیکن گھبرائیو نہیں خانصاحب کا ایسا فتویٰ پیش کرینگے جس سے ناظرین بھی تعجب کریں۔ ملاحظہ
ہو تمہید ایمان صفحہ ۴۳ پر گل افشاں ہیں اور امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے صفحہ ۴۴ پر ہے علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی
صواب ہے۔ وہو الجواب وبہ یفتیٰ وعلیہ الفتویٰ وہو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد۔ ان ہی عبارتوں سے معلوم ہوا
کہ خانصاحب کے نزدیک حضرت شہید مرحوم کافر نہیں اور جو انہیں کافر نہ کہے وہ خود کافر ہو گیا کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے
اب چونکہ خانصاحب کے نزدیک احتیاط اور مفتیٰ بقول یہی ہے کہ وہ کافر نہیں ہیں اسلئے خانصاحب
خود اپنے قول سے کافر ہوئے اور جو خانصاحب کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ چونکہ خانصاحب کے لواحقین
واتباع خانصاحب کو کافر نہیں کہتے اسلئے وہ سب کے سب کافر ہیں واہ جی بڑے حضرت آپ کے
فتویٰ کا کیا کہنا آپ بھی خوب ہیں کس صفائی سے اپنے متبعین کو درک اسفل میں پہنچا دیا۔

...اور مذکورہ بالا حضرات خصوصاً متبع شریعت اسلامیہ حنفی المذہب صوفی المشرب تھے اور ان حضرات کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرنا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے فقط ... محمد عبدالحکیم عفی عنہ مدرس مدرسہ نوریہ انڈال ضلع بردوان۔ الجواب صحیح محمد شفیع عفی عنہ ... مدرسہ نوریہ انڈال ضلع بردوان۔

# جواب استفتا نمبر ۳۸

## از جانب علمائے مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور شہر چاٹگام (بنگال)

### الجواب

(۱) اکابر علماء دیوبند پکے سنی حنفی متبع سنت دیندار پرہیزگار علمائے ربانی ہیں ایسے علماء ان باعمل اساطین شریعت کو کافر کہنا نعوذ باللہ خود کافر بننا ہے۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری

(۲) وہابی اصل میں متبعین عبدالوہاب نجدی کو کہتے ہیں جنکو علامہ شامی نے خارجیوں میں شمار کیا ہے وہ قتل کرنا اہل سنت کو حلال سمجھتے تھے مگر آجکل جو متبع سنت تارک بدعت تارک رسوم فاسدہ اہل زمان ہوں ان کو اہل بدعت وہابی لامذہبی کہتے ہیں گرچہ وہ پکے سنی متبع مذہب حنفی ہوں علمائے دیوبند چونکہ کامل سنی حنفی تارک شرک وبدعت ہیں اور اتباع رسوم فاسدہ میں موافقت اہل عصر نہیں کرتے اس لئے اہل بدعت انکو وہابی بولتے ہیں اصل میں وہ پکے سنی ہیں وہابی نہیں۔

(۳) جو چیز محدث فی الدین ہو وہ بدعت ہے چنانچہ حدیث من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد اسپر دلالت کرتی ہے بدعت کی مذمت میں حدیثیں بہت آئی ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ وایضاً قال من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔ وغیر ذالک من الاحادیث۔ واللہ اعلم۔

محمد اسمٰعیل عفی عنہ غفرلہٗ ناظم مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام۔ الجواب صحیح وخلافہ قبیح جانی الدین عفی عنہ

مدرس مدرسہ ہذا۔

ھو المفضل لیس بالجاہل من حکم من جاہد قصمہ اللہ عبدالمجید عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا

الجواب موافق للاحادیث الصحیحۃ والشریعۃ المستقیمۃ عبدالجلیل عفی عنہ مدرس مدرسہ ناصر الاسلام

فتحپور چاٹگام۔ انہ مقبول فضل وصاحب بالجاہل محمد علی احمد غفرلہ الصمد مدرس مدرسہ ہذا۔

البدعۃ ھی کل حال من حیث الدین واعتقاد لم یوجد فی القرون الثلاثۃ المشہود

لہا بالخیریۃ مع تحقق الدواعی وعدم الموانع ووجد مع الانکار علیہ ممن یعتد بہ۔ کما ھو

فی کتب اصول الحدیث والفقہ وفی الحدیث ان کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار

فمن یشید ارکانہا الیس شیطانی الذی ھو مقتدیہ فی جواب فتوی باقی الی من اولیاء اللہ تعالیٰ

ہ تشل بما قال النبی من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع

فبقلبہ وذالک اضعف الایمان۔ کذا فی المشکوٰۃ۔ وفی الحدیث من عادی ولیہ من اولیاء اللہ

فقد آذنتہ بالحرب۔ کما فی المشکوٰۃ۔ فما بال المبتدعین الذین عادوا اولیاء اللہ۔

فضل الرحمن غفرلہٗ مدرس مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام

## جواب استفتا نمبر ۳۹

### از جانب مولانا مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام

### الجواب

چونکہ علماء دیوبندی اور ان کے مشائخ رضی اللہ عنہم احیائے سنت میں سعی کرنے

اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے اسلئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان

کے کلام میں تحریف کر ڈالی ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب بابیت

کے ساتھ ختم کیا اگرچہ حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اولیاء

اللہ میں جاری ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین

الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربک ما فعلوہ۔

لہم وما یفترون۔ فلما کان ذالک فی الانبیاء وصلوات اللہ علیہم وسلامہ وجب ان یکون فی خلفائہم ومن یقوم مقامہم کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشد الناس بلاءً قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل ویبتلون بعظمتہم ولکل امۃ اجر ہم فالذین یلتمسوا البدعات وما لوا الی الشہوات واتخذوا الٰہہم ہواہ اذا لقوا انفسہم فی ھاویۃ الردی یفترون علیہم الاکاذیب ولا باطیل وینسبون الیہم الاضالیل کیف ولوا فقہم علماء الحرمین الشریفین وعلماء جامع الازہر فی مصر وعلماء حلب ودمشق وشام فی الاعتقاد فمن شاء التفصیل فلیراجع الی المہند علی المفند۔ عبدالغفور مدرس مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام

## جواب استفتا نمبر ۳۴

از جانب مولانا مولوی مفتی علی حسن المعروف بہ خواجہ حسن صاحب سرہندی حنفی مجددی مقیم بمبئی

### الجواب

اللھم ھو الملھم للصواب۔ **قطعہ**

حشمت علی بریلی پڑھ شعر ہمارا | یا بندہ دیوبندی ہو حق نگر ہمارا
رسم و رواج اب ہم خواجہ نثار ہوئیں | کیا جیتی بریلی ہر جا نگر ہمارا

حشمت علی رضا خانی لکھنوی جو مسمی واعظ فی الواقع بیدین۔ دجال۔ بطال ہے حضرات علمائے دیوبندیہ حنفیہ (کثرھم اللہ جماعتہ وایدھم بروح منہ) واللہ العظیم انہ باللہ الرحمن الرحیم تبعین سلف صالحین، ائمہ مجتہدین، فقہائے مستنبطین صوفیائے اہل مشہورین حضرت محی الدینؒ حضرت بہاء الدینؒ حضرت شہاب الدینؒ حضرت معین الدینؒ مرشدین اولین وآخرین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

البتہ بالیقین ہیں لا شک فی دین کا ملہم دین قرآن واصولہ فلہذا لا یبغضہم الا المنافقون ولا یحبہم الا المؤمنون۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلی (رہنمائے دجال انجمانی) کے والد ماجد مولوی نقی علی خاں صاحبؒ قمطراز ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ علمائے دین اور مومنین صادقین میں سے

ل میں لفظ محدث کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ محدث بالفتح ما لم یکن معروفاً فی کتاب
ولا سنة ولا اجماع۔ انتہیٰ پس اب ان دونوں حدیثوں سے ہر نئی ایجاد کا مطرود و
مردود و ضلالت ہونا واضح ہوگیا اور جو امر عند اللہ و عند الرسول مردود و ملعون ہو اسکا
ٹھکانا دوزخ ہے جسکی تصدیق فرمان خداوندی ومن یشاقق الرسول من بعد ما
تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا
کافی ہے۔ هذا ما عندی واتممت علی خیر مجیز الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابه وسلم فطوبیٰ لمن جاء احیاء سنة واخماد البدعة جعلنا اللہ تعالی منهم بمنه
وکرمه وبحرمة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واللہ اعلم بالصواب حررہ الراجی
رحمة ربه محمد بن محمد اسمٰعیل کفلیتوی غفر اللہ لهما حال مقیم ویاؤ ناظم مدرسہ محمدیہ
ضلع سورت موضع ۱۳۔ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ۔

## جواب استفتا نمبر (۴۳)

### از جانب علمائے مدرسہ حمایت الاسلام کنیگرام انوارہ۔ اسلام آباد

### الجواب

(۱) حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ حضرات اکابر علماء دیوبندیہ حقانی ربانی اور ہندستان
کے لئے آفتاب ہدایت ہونے ہیں کچھ شک نہیں خلق اللہ کی ہدایت اور سنت نبوی
کی اشاعت میں اپنی عمریں صرف کردی ہیں۔ بدعات کو اکھاڑتے رہتے دین اسلام
کو خرافات رسومات سے علیحدہ کرنے میں بڑے حصے لئے ہیں انکے اقوال افعال
اور عقائد سلف صالحین اور مشائخ متاخرین حنفیہ کے موافق ہیں انکے ایمان اسلام
اور تقویٰ مذہب میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے چنانچہ ان کی تصانیف اور تالیفات
کالشمس نصف النہار کی طرح اس بات پر شاہد عدل ہیں پس جو شخص ان حضرات کرام
کی تکفیر کرتا ہے وہ فرمان باری تعالی کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا
کذبا اور فلعنة اللہ علی الکاذبین کے موافق کذاب اور ملعون ہے ایسے پاک نفوس حضرا

کی تکفیر کرنا درحقیقت عداوت کرنی ہے اہل ایمان اور اولیاء اللہ کے ساتھ۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ (یعنی حدیث قدسی ہے کہ من عادیٰ اولیائی فقد اٰذنتہ بالحرب۔ یعنی جس نے عداوت کی میرے دوست سے تو میں اسکو اطلاع کرتا ہوں اپنی لڑائی کی۔ پس اس آیت کریمہ کے موافق وہ مکفر علماء دیوبند یہ خدا سے لڑنے والا ہوا۔ خدا سے لڑنے والا خدا کا دشمن ہے بہرحال ایسے حضرات علماء مقبولین کو کافر کہنا سب ائمہ کے نزدیک قریب کفر اور اپنا نامۂ اعمال کو سیاہ کرنا ہے۔

(۲) محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ انکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب انکا حنبلی تھا البتہ انکے مزاج میں شدت تھی۔ مگر وہ اور انکے مقتدی اچھے ہیں ہاں ہمارے اس اطراف (ہندوستان۔ بنگلہ۔ برہما۔) میں کوئی وہابی نہیں ہے۔ جتنے بدزبانوں نے جو حضرات سنی حنفی بدعت اور شرک کو منع کرنے والے ہیں انکے واسطے عوام لوگوں کو ان سے متنفر اور متوحش کرنے کے لئے اس لفظ کو تراش لیا ہے

(۳) جو لوگ اصولاً و فروعاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ یا صاحبین کی تقلید کرتے ہیں عقائداً امام ماتریدی صاحبؒ کے متبع ہیں کوئی عمل جمہور مشائخ احناف کے مخالف نہیں باایں ہمہ کوئی رسومات فوات مثلاً میلاد مروجہ و فاتحہ و اجرت علی الطاعۃ وغیرہا اس کے ساتھ اضافہ نہیں کئے ہیں بلکہ انکے اقوال افعال قولہ علیہ السلام ما انا علیہ واصحابی کے مطابق ہیں وہ لوگ پکے سنی اور حنفی ہیں انکے برخلاف چلنے والے حنفی بدعتی ہیں بدعت باعتبار معنی لغوی حسنہ و سیئہ ہوتی ہے و من ھھنا قال الجزری فی النہایۃ البدعۃ بدعتان بدعۃ ھدیٰ و بدعۃ ضلالۃ وقال ابن حجر المکی فی شرح الاربعین النووی البدعۃ لغۃ ما کان مخترعا علی غیر مثال سابق ومنہ بدیع السمٰوٰت ای موجدھا واما البدعۃ الشرعیۃ فھی منحصرۃ فی الضلالۃ وکذا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام کل بدعۃ ضلالۃ اذا النبی شارع فیانہ خاص بالبدعۃ الشرعی اما مفہوم البدعۃ الشرعیۃ فما قال علیہ السلام من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد وقال ابن الحجر فی بیانھا شرعا ما احدث علی خلاف امر الشارع وفی الحصر البدعۃ

وعن یحیی بن ابی کثیر قال اذا لقیت صاحب بدعة فی طریق فخذ فی طریق آخر (اعتصام جلد اول) قال ابن الماجشون سمعت مالکا یقول من ابتدع فی الاسلام بدعة فقد زعم ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم خان الرسالة لان اللہ یقول (الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ) فما لم یکن یومئذ دینا فلا یکون الیوم دینا (اعتصام جلد اول)

وروی الترمذی وصححه وابو داود وغیرهما عن العرباض بن ساریة قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا فوعظنا موعظة بلیغة ذرفت منها العیون ووجلت منها القلوب فقال قائل یا رسول اللہ کان هذه موعظة مودع فماذا تعهد الینا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعة وان کان عبدا حبشیا فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وروی عن وجه من طرق (اعتصام صفحہ ۷۰ جلد اول) وعن الحسن لا تجالس صاحب بدعة فانه یمرض قلبك وعن ایوب السختیانی انه کان یقول ما ازداد صاحب بدعة اجتهادا الا ازداد من اللہ بعدا (اعتصام جلد اول صفحہ ۹۰) وایضا قال بعض المحققین ان المبتدع حقیقة معاند للشرع ومشاق له لان الشارع قد عین لمطالب العبد طرقا خاصة علی وجوه خاصة وقصر الخلق علیها بالامر والنهی والوعد والوعید واخبر ان الخیر فیها وان الشر فی تعدیها الی غیر ذلك لان اللہ یعلم ونحن لا نعلم وانه انما ارسل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم رحمة للعالمین فالمبتدع راد لهذا کله فانه یزعم ان ثم طرقا آخر لیس ما حصره الشارع بمحصور ولا ما عینه بمتعین کان الشارع یعلم ونحن ایضا نعلم بل ربما یفهم من استدراکه الطرق علی الشارع انه علم ما لم یعلمه الشارع وهذا ان کان مقصودا للمبتدع فهو کفر بالشریعة والشارع وان کان غیر مقصود فهو ضلال مبین فقط واللہ اعلم وعلمه اتم۔

حررہ محمد یوسف عفی عنہ اسلام آبادی مدرسہ حمایت الاسلام کیگرام ۹ رجب [illegible]

الجواب صحیح۔ ولی احمد غفرلہ۔ یکے از خادمان و مہتمم مدرسہ، مدرسہ مذکورہ الجواب صحیح العبد محمد [illegible]

یکے از خادمان مدرسۂ مذکورہ الجواب صحیح محمد ثابت اللہ عفی عنہ یکے از خادمان مدرسۂ مذکورہ الجواب صحیح عبدالرحیم غفرلہٗ یکے از خادمان مدرسۂ مذکورہ الجواب صحیح محمد قاسم غفرلہٗ کنیگرام الجواب صحیح چونکہ جس بات پر علماء دیوبندی کو کافر کہا گیا وہ فعل امام ابوحنیفہ و صاحبین سے نہ قولاً صادر ہوا نہ فعلاً و نہ اشارۃً اور نہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کام کیا نہ مجدد الف ثانی اور نہ امام حسن حسین و حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگر اکابر علماء دیوبندی جو حقانی ربانی ہیں کو کافر کہا جاوے تو انہی حضرات پر بھی کفر لازم آتا ہے کیونکہ علمائے دیوبندی انہی حضرات کے تابع ہیں فقط خادم الطلبہ دلیل الرحمٰن غفرلہٗ المنان مدرسہ کنیگرام حمایت الاسلام الوارہ اسلام آباد۔

---

# جواب استفتا نمبر ۴۴

## از جانب علما مدرسہ دارالعلوم شہر چاٹگام (بنگال)

---

### الجواب

(۱) ہرگز نہیں۔ انما ھذا بھتان عظیم۔ وافتراء من الشیطان الرجیم۔ ہر ذی علم و فہم کو معلوم ہے کہ کتاب اللہ اور سنت سنیہ مصطفویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تہ دل جو اعتقاد رکھنے اور بموجب اوامر و نواہی کتاب و سنت کے کاربند ہو وہ مومن کامل اور مسلم خالص ہے۔ خواہ وہ عربی ہو یا عجمی۔ اور یہ سب باتیں علمائے دیوبند کے اندر۔ علی الوجہ الاکمل موجود ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے جو یہ حضرات حنفیہ دیوبندیہ اہل ایمان سے بھی معدود نہوں؟ ثبوت ایمان کے لئے کیا یہ شرط ہے کہ دیوبندی نہو؟ یا یہ شرط ہے کہ بریلوی ہو؟ حاشا و کلا۔ ہاں اگر یہ بات قابل اعتبار ہو۔ کہ بریلویت و انتفائے دیوبندیت۔ ایمان کا رکن ہے یا شرط۔ تو اس صورت میں حضرات دیوبند اس خطاب کے مستحق نہیں ہو سکتے ولکن لم یقل بہ احد من اھل العلم۔ اگر عمل بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ۔ موجب کفر ہے تو نعوذ باللہ۔ تو صحابہ کرام و جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس حملے سے نہیں بچتے۔ پھر دیوبندی کی خصوصیت کیوں فلا یغرہ بمو ھذہ الھفوات الا من

الجواب صحیح ۔ محمد عبید اللہ عفی عنہ مہر (محمد عبید اللہ)

# جواب استفتا نمبر (۴۷)

## از جانب علمائے مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ کالج شہر ڈھاکہ

### الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) مولوی حشمت علی رضاخانی لکھنوی کوئی مشاہیر علماء سے نہیں ہے اور پھر لکھنؤ میں مشہور عالم ہے کون؟ غالباً کوئی شیعہ تبرائی ہوگا یا اگر شیعہ نہیں تو لکھنؤ میں اہل تشیع کی صحبت کا سب و شتم کی عادت پکڑی ہے اور ان کی عادت ہے کہ اکابر امت پر منہ آتے ہیں اور ان پر لعن و رازی کو اپنے لئے ذخیرہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔ اگرچہ حضرات مذکورین جو نمونۂ سلف صالحین ہیں اور اکابر علماء دیوبند یقیناً مصداق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاہلین (مشکوٰۃ شریف) ہیں اگر حشمت علی رضاخانی ان کو کافر کہتا ہے تو ہم اُسکے مقابلہ میں حشمت علی کو مسلمان کہتے ہیں۔ بقول شاعر ؎

| | |
|---|---|
| نظام بے نظام ار کافرم خواند | چراغ کذب را نبود فروغی |
| مسلمانت بگویم در جوابش | دروغی را جزا باشد دروغی |

مخالفین ان حضرات کی شان میں جو کچھ کہتے ہیں اور یاوہ سرائی کرتے ہیں درحقیقت اپنی حالتوں کا اظہار اور کشف کرتے ہیں یہ حضرات بمثال آئینہ ہیں اور آئینہ کے سامنے جیسا شخص پیش ہوگا وہی منعکس ہوگا بلکہ بعض نابلد اس آئینہ ہی کو برا سمجھتا ہے جیسا کہ ایک حبشی نے راستہ میں ایک آئینہ پڑا پایا اٹھا کر جو دیکھا تو اپنے نقشِ بد کی تمثال کا معائنہ کیا جھنجھلا کر آئینہ کو دے مارا اور کہا کہ تیرے بد شکل ہونے کی وجہ ہی سے مجھکو اسی طرح پھینک دیا ہے۔ رضوی یا رضاخانی کے امثال سب اسی منوال پر ہیں۔ کہ بزرگان دین اور اکابر ملت پر لعن طعن سب و شتم کرتے کرتے قلب تو مسخ ہو ہی جاتا ہے صورت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعن شیئاً

والعدل، الحدیث یعنی جو شخص مدینہ منورہ میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ اور اسکے فرشتے اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے اس کی کوئی عبادت نفل یا فرض قبول نہیں۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام یعنی جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی وہ درحقیقت اسلام کے ڈھانے میں مدد کی خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرات اکابر علماء دیوبند ربانیین سے ہیں ان کا مکفر اپنا انجام خراب کر رہا ہے عموماً مسلمان کو برا کہنا فسق ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المومن فسوق وقتاله کفر۔ چہ جائیکہ تکفیر اکابر ملت۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ واللہ ولی الرشاد۔ کتبہ محمد اسحٰق عفی عنہ عربی مدرس اسلامیہ انٹرمیڈیٹ کالج ڈھاکہ ۷۔ نومبر ۱۹۳۲ء مہر

فاضل اجل حضرت مجیب نے مسئلہ مذکورہ کی تنقیح و تنقید جس عنوان پر کی ہے اس پر کچھ اضافہ کرنا لاطائل ہے۔ مگر مسئلہ کی اہمیت کی وجہ سے اتنا کہنا پڑتا ہے کہ اصول الفقہ اور اصول عقائد کا اصل اصول یہ ہے۔ ولا نکفر اھل القبلة۔ اسی پر ائمہ مجتہدین نے اس حدیث صحیح کی تاویل من ترک الصلوة متعمداً فقد کفر (متعمداً) ای مستحلاً کے ساتھ کی ہے غرض کہ اکابر علماء کو کافر کہنا درست نہیں کہنے والا مبتدع۔ فاسق اور فاجر ہے العبد محمد ارشاد اللہ عفی عنہ اللہ در المجیب المحقق فقد احق الحق وابطل الباطل بما لا مزید علیہ مہر

حضرات علمائے دیوبند تو یقیناً علمائے ربانی اور صلحائے امت میں ہیں ان کی تکفیر بلا ریب بلا شک موجب وعید شدید و عذاب الیم ہے ہمارا مذہب ہے کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جاوے۔ لا نکفر احداً من اھل القبلة۔ اعاذنا اللہ من تکفیر احد من المسلمین
السید عبد الباری عفی عنہ مدرس عربی اسلامیہ کالج ڈھاکہ۔

حضرات علماء دیوبند کی حقانیت اور بدعت پسند نہ ہونے کی وجہ ان پر ہمیشہ یہ الزام عائد ہوا افسوس ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں بھی علماء دوسرے علماء کی تکفیر کے درپے ہوں حضرت مولانا کا جواب کافی اور شافی ہے اس پر اور قلم روائی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی واللہ اعلم۔ احقر شمس اللہ غفرلہ مدرس عربی مدرسہ ڈھاکہ۔

## جواب استفتا نمبر (۵۷)

### ازجانب مولانا مولوی اظہار الحق صاحب عباسی امروہوی مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر ضلع سورت

#### الجواب

حشمت علی صاحب کی تقریر پر سب سے پہلے یہ لازم آتا ہے کہ حضرات دیوبند اور ان کے مشائخ (معاذ اللہ) کافر تھے تو مولوی احمد رضا خاں بریلوی بھی پکے کافر تھے کیونکہ انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ان حضرات کی یعنی مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید وغیرہم کی تکفیر نہ کی جائے۔ میں بھی کف لسان کرتا ہوں۔ اور دوسرں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کافر نہ کہا جائے۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ اُن کی کتاب میں چھپا ہوا موجود ہے۔ لہذا حشمت علی کے فتوے کے مطابق مولوی احمد رضا خاں کافر بلکہ اکفر ٹھہرے کیونکہ جو شخص اہل سنت والجماعت کی تکفیر کرتا ہے وہ خود کافر ہوتا ہے۔ اور جو کافر ہو اُسکی تقریر و تحریر سب سے کفر مترشح ہوتا ہے۔ لہذا حشمت علی کو وعظ میں جانا اُن سے سلام و کلام یہ سب امور ممنوع ٹھہرے۔

کتبہ اظہار الحق عفی عنہ عباسی امروہوی مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر ضلع سورت۔

---

## جواب استفتا نمبر (۵۸)

### ازجانب علماء مدرسہ حسین بخش مرحوم شہر دہلی

#### الجواب

(۱) یہ حضرات جن کو سائل دریافت کرتا ہے کہ مسلمان تھے یا کافر۔ یہ بڑے پکے مسلمان حنفی المذہب موحد مقتدا اہل اسلام متبع سنت و شریعت قامع البدعت والشرک ودافع ظلمت المعصیت ومحی السنت وہادی طریقت ہیں اُن کی شان کا مخالف (ن) لومۃ لائم متقی ومفتی بروایات صحیحۃ الفقہ وعامل الکتاب والسنت۔ جو شخص ان جملہ موصوفین کو کافر کہے گا بندہ کے عندیہ میں یہ ہے کہ اُسکے نزدیک دنیا میں کوئی بھی مسلمان

# جواب استفتاء نمبر (۵۹)

## از جانب دار الافتاء مدرسہ معین الاسلام ہاٹہزاری ضلع چاٹگام

### الجواب

(۱) اکابر علمائے دیوبند سب پکے سنی حنفی پرہیزگار دیندار علمائے حقانی ہیں اُن لوگوں کے عقائد و اعمال موافق کتاب وسنت و موافق عقائد و اعمال سلف صالحین ہیں ایسے بزرگان دین وعلمائے ربانی کو کافر کہنا خود فاسق بلکہ کافر بننا ہے نعوذ باللہ من ذلک فی المشکوٰۃ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و لیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ۔

(۲) سنی وہ لوگ ہیں جو عقائد اہل سنت والجماعت کے رکھتے ہوں اور حنفی وہ ہیں جو متبع مذہب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہوں بدعت وہ چیزیں ہیں جن کی اصل شرع میں نہ ہو بلکہ محدث فی الدین ہوں فی الدر المختار البدعۃ ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ وجعل دینا مستقیما انتہی چنانچہ اکثر امور جو اس زمانہ کے ہیں مثلاً فاتحہ مروجہ تیجہ مولود شریف مروجہ وعرس مروجہ وغیرہ بحیثیت کذائیہ متعارفہ ہرگز اسکی اصل شرع شریف میں نہیں سلف صالحین کبھی ایسے امور کے مرتکب نہیں ہوئے اسلئے یہ سب امور بدعت سیئہ اور امور قبیحہ ہیں حدیث شریف میں بدعت پر بہت سی وعیدیں وارد ہوئی ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الامور محدثاتہا کل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ الحدیث رواہ البخاری ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم شیئا رواہ الترمذی

وابن ماجه من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام رواه البيهقي ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسك بسنة خير من احداث بدعة رواه احمد انتہی بدعت شرک فی النبوت ہے یعنی مبتدعین غیر نبی کو منصب نبوت میں نبی کیساتھ شریک کرتے ہیں اسلئے مجالس الابرار وغیرہ کتب میں لکھتے ہیں کہ بدعت کفر سے چھوٹا تمام کبائر سے بڑا ہے بالجملہ بدعت بہت بڑا گناہ ہے مسلمانوں کو اس سے پورا احتراز لازم ہے

(۳) جو لوگ عبدالوہاب نجدی کے متبع اور اسکے عقائد پر ہیں اصل میں وہ لوگ وہابی ہیں لیکن آج کل متبعین سنت اور محترزین عن البدعت کو اہل بدعت وہابی کہتے ہیں علمائے دیوبند چونکہ پکے سنی حنفی ہیں اور متبع کتاب وسنت اور اتباع سلف صالحین کے کامل حریص ہیں اور امور بدعیہ سے محترز اور رسوم قبیحہ سے مجتنب ہیں اور قلع قمع بدعت میں ساعی ہیں۔ مخالفین متبعین بدعت ان بزرگوں کو وہابی کہتے ہیں درحقیقت وہ لوگ پکے اہل سنت اور کامل حنفی ہیں فقط واللہ اعلم راقم آثم فیض اللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرس مدرسہ معین الاسلام ہاٹہزاری چاٹگام

جواب نہایت درست ہے حبیب اللہ مہتمم مدرسہ معین الاسلام۔

الجواب صحیح۔ احقر خلیل الرحمن غفرلہ۔ الجواب صحیح۔ بندہ اقاض الدین عفی عنہ

ولقد تبین الصواب من الخطاء … عندی … یعقوب عفی عنہ مدرس مدرسہ معین الاسلام ہاٹہزاری

الجواب صحیح بندہ ضمیر الدین احمد عفی عنہ۔

الجواب حق وما بعد الحق الا الضلال الاحقر صدیق احمد عفا عنہ خادم الطلبہ مدرسہ معین الاسلام

المجیب مصیب احقر عبدالجبار غفرلہ مدرس مدرسہ معین الاسلام ہاٹہزاری چاٹگام۔

## جواب استفتا نمبر (۲۰)

### ازجانب علمائے مدرسہ کنز العلوم ٹانڈہ ضلع فیض آباد

### الجواب

(۱) علمائے دیوبند کثر اللہ سوادہم سنی حنفی ہیں۔ ان کے حنفی ہونے میں

درکوئے نیکنامی ما را گذر ندادند | گر تو نمی پسندی تبدیل کن قضارا

یریدون لیطفؤا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اس ہی میں آپ کے دوسرے سوال کا جواب آگیا ہے۔

(۲،۳) سنی حنفی کی تعریف میرے اعتقاد کے مطابق یہی ہے کہ کتاب اللّٰہ و سنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اتباع حسب اصول قائم کردہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کیا کرے۔ اور بدعت کی تعریف حسب کتب اصول یہ کہ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر کے بعد کوئی ایسی بات نکالی جائے جسکا استنباط ان قرون مبارکہ سے نہ ہو اور اس ہی قسم کے کام کرنے والے کو بدعتی کہا جائیگا جسکی بابت وعید وارد ہوا اهل البدع کلاب النار

خاکسار محمد فضل اللّٰہ عفی عنہ ناظم جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد متصل آمبور ضلع نارتھ آرکاٹ (صوبہ مدراس)

# جواب استفتا نمبر (۴۲)

ازجانب مولانا مولوی غلام علی شاہ صاحب مدرس اول مدرسہ محمدیہ شہر مدہو دیکا(بہار)

## الجواب

جواب سوال نمبر۱۔ اکابر علمائے دیوبند مسئول عنہم پورے پورے مومن مسلمان سنت جماعت حنفی ہیں کیونکہ ان کے عقائد و اعمال شمس نصف النہار کی طرح سنت جماعت احناف کے ہیں جو کہ حنفی کتب فقہ و عقائد کے ساتھ پورا پورا انطباق رکھتے ہیں اور ان کے مسلمان سنی حنفی ہونے پر چاروں مذہبوں کے علمائے حرمین شریفین اور ہندوستان و شام و مصر وغیرہ کے فتوے مزین بہ مہر موجود مطبوع ہیں بلکہ ان میں یہ بھی مرقوم ہے کہ اصل سنت جماعت حنفی دیوبند والے ہی ہیں اسکی سندی تفصیل المہند علی المفند میں مرقوم ہے جسکا جی چاہے کتاب سے خود دیکھ لے۔ باقی رہا حشمت علی وغیرہ کا کافر کہنا تو انکا قول تو گوز شتر کے موافق بھی وقعت نہیں رکھتا کیونکہ ان کے یہاں تو کفر کی مشین گن صرف مسلمانوں کو ہی کافر بنانے پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ یہود و نصاریٰ و مشرکین ہند

ہرگز کچھ نہیں کہتے صرف مسلمانوں کے ہی پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ یہاں تک تکفیر کے مشتاق ہو گئے ہیں کہ فنا فی الکفر او بقا بالکفر ہو کر زید بن علیؓ کی طرح خود بھی کفر اور کافر ہو گئے ہیں کیونکہ اپنے پیشوا احمد رضا خاں صاحب کی بھی تکفیر کرتے ہیں اور خود اپنے نفس کی بھی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ رضا خانیوں کا پیشوا مجدد البدعات فاضل بریلوی احمد رضا خاں صاحب اپنی تصنیفات میں لکھتا ہے کہ رسولؐ کو گالیاں دینے والے قرآن مجید کو غلط باطل بتانیوالے قرآن مجید میں جا بجا شرک کر کے کہنے والے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک ہوا۔ کر کے کہنے والے۔ خداوند تعالیٰ کے جہل کو ممکن ماننے والے۔ تمام آسمانی کتب کافر ماننے والے۔ علم الٰہی کو قدیم نہ کہنے والے۔ خدا کی بات کو جھوٹ کہنے والے۔ خداوند کریم کو کھانے پینے پیشاب پاخانہ کرنے وغیرہ صفات انسانی سے موصوف کرنے والے۔ انبیاء۔ ملائکہ۔ قیامت جنت۔ نار وغیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف انکار کرنے والے خدائے تعالیٰ کے لئے مکان۔ زمان۔ جہت ماہیت و ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے کر کے کہنے والے خدا تعالیٰ کی بات کا اعتبار نہیں کر کے کہنے والے خدا کی کتاب قابل استدلال نہیں اسکا دین قابل اعتماد نہیں۔ خدا کا بھکنا۔ ظالم ہونا۔ مرجانا۔ ناچنا تھرکنا نٹ کی طرح کھیلنا۔ عورتوں سے جماع۔ لواطت جیسی بے حیائی کا مرتکب ہونا۔ حتیٰ کہ خود مخنث کی طرح مفعول بننا ممکن ہے۔ خدا میں مرد عورت کی علامت ہے۔ خدا خنثیٰ مشکل ہے خدا کے ماں باپ جورو بیٹا ممکن ہے۔ خدا ماں باپ سے پیدا ہوا از کوکبۃ الشہابیہ مصنف احمد رضا خاں صاحب) ایسے عقیدے والے کو احمد رضا خاں صاحب اپنی کتاب تمہید ایمان کے صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی جواب ہے وہو الجواب و بہ یفتیٰ وعلیہ الفتویٰ وہو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد۔ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور اسی پر اعتماد ہے۔ اور اسی میں سلامتی ہے۔ اور اسی میں استقامت ہے۔ یہ سب تہمتیں احمد رضا خاں صاحب مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی؟ پر بطور افترا کے لگاتے ہیں (نعوذ باللہ منہا) وہ بزرگ ان اتہامات سے بری ہیں مگر اس کو بحث نہیں صرف بحث اس سے ہے کہ خاں صاحب ایسے عقیدے والے کو کافر نہیں کہتے۔

# جواب استفتا نمبر ۱۴۶

## از جانب علمائے مدرسہ مظاہر العلوم شہر سہارنپور (یوپی)

### الجواب

حامداً ومصلیاً ومسلماً

(۱) در مختار میں ہے۔ وعزر الشاتم بیا کافر وهل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعم والا لا یفتی کذا الشامی ای یکفر ان اعتقده کافرا لا بسبب مکفر قال فی النهر وفی الذخیرة المختار للفتوی انه ان اراد الشتم ولا یعتقده کفرا لا یکفر وان اعتقده کفرا فخاطبه بهذا بناءً علی اعتقاده انه کافر یکفر لانه لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد دین الاسلام کفرا (۱)

پس حضرات مندرجہ بالا کہ جو متبع شریعت اور مجتنب عن المناکیر والبدعت ہیں اور حقیقی اسلام کے پیرو کہلانے کے لائق ہیں اُنکو کافر کہنا اور کافر سمجھنا حسب تصریح عبارات سابقہ کہنے والے کو کافر بنا تا ہے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی نسبت بھی کافر ہونے کا عقیدہ رکھنا موجب کفر ہے۔ چہ جائیکہ اُن علما کو جن کی شان میں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل صریح حدیث وارد ہے کافر کہنا یقیناً قائل کو کافر بنادے گا اُس پر تجدید اسلام ونکاح ضروری ہے حق تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس معصیت سے محفوظ رکھے (۲) ایک شخص عبدالوہاب نجدی گزرا ہے وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتا تھا مگر ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کو شرک اور اُن کے متبعین کو کافر ومشرک گردانتا تھا بہت سے لوگوں نے اس بارے میں اُسکا اتباع کیا حتیٰ کہ اُس نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ پر قبضہ کرلیا اخیر میں حق تعالیٰ نے اُسکو ہلاک کیا اور مسلمانوں کو اس پر فتح دی وہ شخص چونکہ اپنے مذہب پر اسقدر متشدد تھا کہ دوسرے کو ذرا سی وجہ سے مشرک سمجھتا تھا تو آج جو لوگ بدعتی ہیں اور جنہوں نے بہت سی زائد باتیں دین میں داخل کرلی ہیں وہ اُن لوگوں کو جو محض اپنے مذہب اور شریعت مصطفویہ پر قائم ہیں اور جو امور کہ قرونِ ثلثہ میں نہیں تھے اور جہال نے اُنکو اختیار کر رکھا ہے اور اُنکو باعث ثواب واجر سمجھتے ہیں اُن سے یہ لوگ احتراز کرتے ہیں اور اُنکو باطل گردانتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی جہال اُنکے اپنے مذہب پر سختی سے قائم ہونے کی وجہ سے وہابی یعنی منسوب عبدالوہاب کیطرح کہتے ہیں حالانکہ عبدالوہاب اور اہلسنت والجماعت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ عبدالوہاب تو اپنے

# جواب استفتا نمبر ۶۵

## از جانب دار الافتاء مدرسہ عزیزیہ دائرہ اسلام جامع مسجد ریاست جیند

### الجواب

اللّٰھمّ ارنا الحق حقاً وارنا الباطل باطلاً صورت مسئولہ کا جواب لکھنے سے پہلے چند مقدمے ضروری سمجھ کر لکھتا ہوں تاکہ جواب سمجھنے میں سہولت ہو۔

(۱) آقائے نامدار جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فرمان گرامی کے موجب امت محمدی کے تہتر ۷۳ فرقے ہیں جن میں سے ایک فرقہ سنی اور اہل سنت والجماعت کے نام سے موسوم ہے اور باقی بہتّر فرقے بدعتی اور اہل ہوا کہلاتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کی یہ علامت ہے وھذہٖ خاصۃ اھل السنۃ المتبعین للرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم فانھم یتبعون الحق ویرحمون من خالفھم باجتھادہ حیث عذرہ اللّٰہ ورسولہ واما اھل البدع فیبتدعون بدعۃ باطلۃ ویکفرون من خالفھم فیھا۔ یعنی اہلسنت والجماعت کی خاصیت یہ ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنیوالے ہیں پس بیشک اتباع کرتے ہیں حق کی اور رحم کی دعا کرتے ہیں اپنے مخالفوں کے حق میں جو اجتہاد کی رو سے اہل سنت کی مخالفت کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے اُسکو معذور فرمایا ہے۔ اور اہل بدعت واہل ہوا بدعت ہائے باطلہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور تکفیر کرتے ہیں اپنے مخالف کی یعنی جو اہل بدعت کا مخالف ہو اسکو بجائے دعا دینے کے کافر اور گمراہ کہتے ہیں۔ لوامع الانوار البہیہ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶۳ علم کلام وعقائد کی اس کتاب میں علامہ شیخ محمد ابن احمد السفارینی نے صاف لکھا ہے کہ اہل سنت والجماعت کسی اپنے مخالف کو برا بھلا نہیں کہتے بلکہ بجائے برا کہنے کے اُن کے لئے دعائے رحم کرتے ہیں اور یہ بھی بخوبی معلوم ہوگیا کہ بدعتی تمام فرقے اپنے مخالف (خواہ دینی مخالفت یا اجتہاد کرتا ہو) کے لئے بجائے دعائے رحم کے اُسکو کافر اور گمراہ کہتے ہیں اور گالی گلوچ فحش بکواس سے کام لیتے ہیں۔ پس علمائے اہل سنت تو کیا بلکہ اہل سنت کے عامی کو بھی برا کہنا انکو گالی دینا اُن کی تکفیر کرنا کتب عقائد میں اہل بدعت واہل ہوا کی علامت بتلائی ہے یہی سبب ہے کہ حضرات علماء نامبردگان مندرجہ سوال نے اپنی تصنیفات میں کسی بڑے سے بڑے مخالف

جس میں تنازع اور اختلاف واقع ہو اسکو صحاح احادیث سے مطابق کریں جس کا عمل وعقیدہ قرآن
و احادیث کے مطابق ہو جائے وہی اہل سنت سے ہوگا۔ چنانچہ بریقۂ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ کی
جلد اول صفحہ ۹۰ میں ہے فان قیل کل فرقة تدعی انها اهل السنة والجماعة قلنا ذلک لایکون
بالدعوی بل بتطبیق القول والفعل وذلک بالنسبة الی زماننا انما یمکن بمطابقة صحاح الاحادیث
ککتب الشیخین وغیرهما من الکتب التی اجمع علی ثقتها کذا فی المناوی شرح جامع الصغیر للسیوطی۔ پس ان
مقدمات مرقومہ کو سمجھ لینے کے بعد ہر ذی عقل ذرا تامل کرنے اور دو چیزوں سے بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ اہل سنت و
الجماعت کے نزدیک ایسا شخص جو مجتہدین و مقلدین حضرت امامنا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کو کافر کہے یا دوسرے لوگوں
کو اسکی ترغیب دے تو وہ شخص اہلسنت والجماعت میں ہرگز نہیں ہے کیونکہ وہ ہر مخالف کو کافر کہتا ہے جو اوس کے طریقۂ بدعت کے
خلاف ہو چنانچہ پہلے مقدمہ کی رو سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور چونکہ وہ شخص اپنے آپ کو سُنّی کہتا ہے تو دوسرے
اور تیسرے مقدمہ کی رو سے وہ مخالف ہو کر ثابت ہوتا ہے کہ اس کا یہ عمل صحاح احادیث
کے خلاف ہے لہذا چوتھے مقدمہ کی رو سے اس کا دعویٰ باطل اور کذب محض ہے اور مقدمہ
ثانیہ کی رو سے وہ شخص فاسق ہے اور مقدمہ سوم کے رو سے وہ شخص خود کافر ثابت ہوتا ہے
لہذا ایسے آدمی سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے اور کسی امر میں بھی اس کے ساتھ تعلق نہ رکھنا چاہئے اور
اور وعظ کہنے سے روک دینا لازم ہے اس کی کوئی بات سننے اور ماننے کے قابل نہیں ہے
اہل ایمان خواص و عوام کو چاہئے کہ ایسے کذاب مفتری واعظوں کی کسی آواز پر کان
نہ رکھیں اور ان مقدس بزرگان دین کی شان میں کوئی خطرہ بھی دل میں نہ آنے دیں جو ناپاک
باتیں ان حضرات کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان تمام حضرات کو بفضلہ تعالیٰ قیامت تک
خطرہ بھی نہیں آسکتا علماء دیوبند سچے پکے حنفی ہیں سلاسل حضرات اولیاء اللہ نقشبندیہ چشتیہ
کے حلقہ بگوش ہیں ہاں بزرگوں کو نبی نہیں سمجھتے انکو خدا یا خدائی کا مالک نہیں سمجھتے اُن کی
قبروں کو سجدہ نہیں کرتے خانہ کعبہ کی طرح اُن کے مزارات کا طواف نہیں کرتے ہر قسم کی بدعات
سے متنفر تمام ہے۔ علماء اکابر دیوبند نے تمام عالم پر مثل آفتاب کے ظاہر کر دیا کہ جناب رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کس طرح کرنا چاہئے سلف صالحین ائمہ مجتہدین کا اقتدا کس طرح ہونا
چاہئے ادب اکابر و رحم علی الاصاغر کا کیا طریقہ ہے۔ آہ یہ وہ کامل وفادار تھے جنہوں نے چار بر

شرک بدعت سے جو وہ بیزار ہیں | ع | خاص راہ احمد مختار ہیں
علم در جلد خویش می باید | | نہ کہ در جلد بیش می باید

علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

کتبہ صوفی ابراہیم ملقب خلیل اللہ دامورین انشراز پوسٹ جلیسر ضلع بارہ بنکی

# جواب استفتا نمبر ۶۹

از جانب مولانا مولوی اسد اللہ صاحب محلہ بنگلہ آزاد خاں مکان جناب علامہ مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم مغفور ریاست رامپور۔

## الجواب

حامداً ومصلیاً ومسلماً

(۱) در مختار میں ہے۔ "وعزر الشاتم بیا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعم والا لا بہ یفتی وفی الشامی تحتہ ای یکفر ان اعتقد کافراً لا بسبب مکفر قال فی النہر وفی الذخیرۃ المختار للفتوی انہ ان اراد الشتم ولا یعتقد کفراً لا یکفر وان اعتقد کفراً لمخاطب بھذا بناءً علی اعتقادہ انہ کافر یکفر لانہ لما اعتقد المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً" ۱۲ پس حضرات مندرجہ بالا کہ جو متبع شریعت اور مجتنب عن المناکیر والبدعت ہیں اور حقیقی اسلام کے پیرو کہلانے کے لائق ہیں انکو کافر کہنا اور کافر سمجھنا یقیناً حسب تصریح عبارات سابقہ کہنے والے کو کافر بنا تا ہے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی نسبت بھی کافر ہونے کا عقیدہ رکھنا موجب کفر ہے چہ جائیکہ ان علماء کرام دین کی شان میں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل صریحی حدیث وارد ہے کافر کہنا یقیناً قائل کو کافر بنا دے گا اُس پر تجدید اسلام ونکاح ضروری ہے حق تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس معصیت سے محفوظ رکھے۔

(۲) ایک شخص عبدالوہاب نجدی گزرا ہے وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتا تھا مگر ساتھ

(۴) دین میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنا جو بظاہر شریعت نبویہ کے مشابہ ہو اور اس پر چلنے اور عمل کرنے سے ثواب کی امید رکھے اور تقرب الی اللہ کا قصد کرے (اور اس کے تارک کو قابل ملامت سمجھے) اسکو بدعت کہتے ہیں اور اسی کے متعلق کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہے نیز من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد علیہ۔ ارشاد فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ احمد علی عفی عنہ غفرلہ مہتمم مدرسہ انوار العلوم محلہ نگر واڑہ ریاست بڑودہ

# جواب استفتا نمبر ۲

## از جانب علمائے مدرسہ عربیہ عالیہ چلہ امروہہ ضلع مراد آباد

## الجواب

جواب سے پہلے یہ غور کر لینا چاہیے کہ حشمت علی نہ عالم ہے اور نہ فاضل بلکہ پیشہ ور لوگوں میں سے روغن گر یا نداف قوم کا شخص ہے بے علم اور زبان دراز ہے ایسے شخص کو عالم جاننا اہل علم کی توہین کرنا ہے ایسے ناسمجھ بے علم کے کہنے سے علمائے حقانی اور فضلائے ربانی کافر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) کیا اس سے پہلے کفار مکہ نے آقائے نامدار سرور دو جہاں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کاہن اور جادوگر اور کیا کیا نہیں کہا اور کس کس طرح سے ایذا نہیں دی اور اس کے بعد روافض نے حضرت خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہ کو مرتد اور خارج از اسلام تعبیر نہیں کیا اس کے بعد خوارج نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں کیا کیا گستاخیاں نہیں کیں اور اہل ہوا نے امام اعظم رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ اور دیگر ائمہ کی تکفیر نہیں کی اور محدثین میں امام بخاری جیسے شخص کی اور صوفیہ میں محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کی کیا تکفیر نہیں ہوئی اس زمانہ میں اگر رضاخانی جماعت کے گرگے اکابر امت کی تکفیر کریں تو کوئی نئی بات نہیں ہے حق تعالی نے جن کو عقل سلیم عطا فرمائی ہے وہ دیکھیں اور غور کریں کہ جو جماعت تکفیر کرتی ہے وہ کس مرتبہ کے ہیں اور جن حضرات کی تکفیر ہوتی ہے وہ کس مرتبہ کے ہیں۔ اس کے بعد ظاہر ہو جاوے گا کہ کون حق پر ہے کیا اہل اسلام حضور سرور عالم

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عموماً احترام کرے اور سب کو حق پر سمجھے اور خصوصاً خلفاء راشدین کی خلافت حقہ کو ترتیب واقعی کے مطابق اعتقاد و حقانیت رکھے اسکا قائل ہو کہ سب سے پہلے خلیفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہوئے بعد ازاں مرتبہ عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ و علی کرم اللہ وجہہ ہوئے۔

(۴) بدعت وہ امر ہے کہ دین کے اصول اربعہ یعنی کتاب و سنت و اجماع و قیاس مجتہدین سے ثابت نہ ہو۔ آقائے نامدار سردار دو جہاں (جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بدعتی کی شان میں فرماتے ہیں کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور بدعتی کے مؤید کی نسبت سردار دو جہاں کا یہ ارشاد ہے من آوی محدثا فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین یعنی جو شخص بدعتی کی تائید کرے اس پر خدا کی اور کل ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد فضل احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ۔ الجواب صحیح محمد انوار الحق مدرس اول مدرسہ عالیہ چلہ۔ الجواب صحیح محمد قمر الدین مدرس مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ۔ الجواب صحیح محمد یعقوب عفی عنہ۔ الجواب صحیح رشید احمد غفرلہ ارکانی۔ الجواب صحیح سراج احمد عفی عنہ امروہی۔ الجواب صحیح سید کاظم علی سنبھلی مدرس مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ۔ الجواب صحیح محمد نمال عفی عنہ فیروز پوری۔ الجواب صحیح محمد اعجاز حسین غفرلہ۔ الجواب صحیح محمد رضا حسن غفرلہ۔ الجواب صحیح محمد صابر عفی عنہ امروہی۔ الجواب صحیح محمد حسین ارکانی فارغ التحصیل مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ ضلع مرادآباد

# جواب استفتا نمبر ۳

## از جانب مولانا مولوی فضل الرحمن صاحب مقام نانگاؤں ڈاکخانہ پٹیہ چاٹگام

### الجواب

(۱) حضرات علماء کرام موصوف الصدر کے علمی و اخلاقی اوصاف میں کسی قسم کی تنقید و رائے زنی کرنا ہم جیسے نافہم و ناقصوں کا کام نہیں میری رائے ناقص کا خلاصہ یہ ہے کہ انہیں حضرات کی ذات اور انکے تعلیم فیوضات کی بدولت آج سطح زمین پر اسلام و اہل اسلام

بیشک ہر نئی چیز بدعت ہے و ہر بدعت گمراہی ہے۔ و حدیث جس کو روایت کیا مسلم و بخاری نے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ ترجمہ اسلام میں نئی چیز نکالنا کہ پہلے سے نہیں تھی مردود ہے۔

(۳) ہر وہ شخص جو طریقہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مطابق مسلک حنفیہ کے چلے وہی حنفی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ الراجی عفو ربہ العزیز محمد عبد العزیز عفی عنہ موضع ... ضلع سلطان پور۔

# جواب استفتا نمبر ۸۷

## ازجانب مولانا مولوی عبد الغنی صاحب قریہ تبندہ ڈاکخانہ دیاست سواد من مضافات شہر پشاور

## الجواب

حضرات علماء دیوبند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث ہیں آج کل جیسا ان حضرات نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کما حقہ درساً و تصنیفاً خدمات کی ہیں کہ دنیا میں کسی نے ایسی خدمت ابھی تک نہیں کی ہوگی اور جیسا یہ حضرات امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے پابند اور مقلد ہیں اور تقلید پر زور دیتے ہیں ایسا دنیا بھر میں دوسرا کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ بلکہ میرے نزدیک (چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی) جب یہ حضرات دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں تو دنیا میں کون مسلمان رہ سکتا ہے۔ الغرض علمائے کرام دیوبند کی سنیت اور حنفیت واضح است مثل علم عند کل المنصفین الا قوماً جاھلین۔

کتبہ احقر المولوی عبد الغنی قریہ تبندہ ڈاکخانہ دیاست سواد من مضافات شہر پشاور مورخہ ۲۶ فروری

# جواب استفتا نمبر ۸۹

## ازجانب مولانا مولوی نذیر احمد صاحب مقام فتح پور ڈاکخانہ ہاٹ ہزاری ضلع چاٹگام

## الجواب ھو الموفق بالصواب

(۱) نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ علمائے کرام و فضلائے عظام بزرگ ترین پکے حنفی اور

پکے سنی ہیں اور ماحی البدعۃ محی السنۃ متقی متشرع ہیں اُن کا حال تو اس شعر کا مصداق ہے۔

| فکل من رسول اللہ ملتمس | غرفاً من البحر او رشفاً من الدیم |
| --- | --- |

اُن کی کمالیت ظاہری اور باطنی ہیں وہ ہی لوگ شک کرنے والے ہوں گے جو مجدد اعظم متعصب اور منحرف عن الحق ہوں خدانخواستہ اگر علمائے حقانی وفضلائے ربانی مذکورین جو درجۂ قطبیت اور رتبۂ مجددیت سے مالا مال ہوکر مسند ہدایت پر بیٹھے ہیں (نعوذ باللہ) کافر ہوں گے پھر دنیا کے فرد بشر میں سے کوئی ایسا شخص نہ ملیگا جو مسلمان ہو۔ نہ معلوم خدا تعالیٰ کے سامنے میدان حشر میں اُن لوگوں کا کیا حال ہو۔

(۲) وہابی۔ ایک شخص محمد بن عبدالوہاب حنبلی مذہب نجد میں مشہور تھا بس جو لوگ اس کے معتقد اور اتباع کرنے والے ہیں اُنکو وہابی کہتے ہیں اور مذہب چار ہیں وہابی کوئی مذہب نہیں ہے۔ نہ معلوم اُن کے ماسوا دوسرے لوگوں کو عموماً اور دیوبندی حضرات علماء جو پکے مسلمان پکے سنی حنفی ہیں خصوصاً وہابی کیوں کہتے ہیں یہ بات بالکل غلط اور بیجا و دروغ بے اصل ہے جس کا کہیں پتہ نہیں واللہ اعلم۔

(۳) جو لوگ تمام اقوال افعال احوال میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہیں اور قدم بقدم چلتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ بنائے ہیں اور مرقومہ ذیل حدیثوں پر پوری طرح عمل کرتے ہیں اُن کو سنی کہتے ہیں۔

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعش منکم بعدی فسیریٰ اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احییٰ سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئاً۔

(۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

(۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طیباً وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ

(۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین بدأ غریباً وسیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء وھم الذین

کتبہ ضیاء الدین احمد کان اللہ تعالیٰ مفتی و ناظر مدرسہ باقیات صالحات شہر ویلور
الجواب صحیح شیخ آدم عفی عنہ۔

# جواب استفتا نمبر ۸۵

## از جانب مولوی عبدالرحیم صاحب مدرس مدرسہ باقیات صالحات شہر ویلور

### الجواب

حضرات مذکورہ بالا میں سے ہر ایک چشمۂ ہدایت و معرفت ہیں انسے دنیا کا ہر ہر گوشہ فیضیاب ہوا تصانیف سے بھی تقاریر سے بھی ان کے فیض سے عجم چھوٹا ہے نہ عرب علوم ظاہری میں جہاں ان کے لاکھوں تلامیذ ہیں وہاں علوم باطنیہ میں بے حساب معتقدین و مستفیدین ہیں غرض کہ شریعت و طریقت میں خلق خدا ان کے ارشاد و ہدایت کی ممنون ہے ایسے علمائے ربانیین کو کافر کہنے والا بحکم حدیث شریف مرجع کفر اور کافر ہے اور مسلمانوں میں فتنہ برپا کرنے والا ہے ونیز اکابر علماء دیوبند تو پکے حنفی المذہب مقلد سنی ہونے کے علاوہ احناف کی تائید اور وہابیوں کی تردید میں وہ خدمات انجام دے چکے ہیں جن کے شاہد عدل خود ان کی تصانیف ہیں ایسے علما کو وہابی کہنا بے جا و سراسر ظلم عظیم ہے بس مولوی حشمت علی رضاخانی کے فتنوں سے مسلمانوں کو چاہئے کہ پرہیز کریں وہ ہمیشہ سے اکابر علماء کو کافر وہابی کہہ کر عوام الناس کو گمراہ کر رہا ہے۔ چونکہ عوام الناس کو اسکے خبث باطنی سے اطلاع نہیں ہے اس لئے اس کے فریب میں آکر اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اس کے فتنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

کتبہ عبدالرحیم مدرس مدرسہ باقیات صالحات شہر ویلور (مدراس)

الجواب مع ہذا التفصیل صحیح محمد عبدالصمد علی عفی عنہ۔ قد اجاد من اجاب محمد عبدالعلی عفی عنہ
الجوابان صحیحان ضیاء الدین احمد امانی عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ الجواب صحیح محمد احمد عفی عنہ۔ الجوابان صحیحان قادر محی الدین عفی عنہ المعین۔
الجواب صحیحان محمد حسن بادشاہ عفی عنہ الجواب صحیح السید محمد غریب

(۴۴) ہر ایسی چیز کو شرعی بدعت کہتے ہیں جو دین میں ایجاد کی جائے اور ثواب سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے۔ بدعت شرعیہ عبادات ہی میں ہوتی ہے وہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة (در مختار) ما احدث على خلاف الحق المتلقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبهة واستحسان و جعل دينا قويما وصراطا مستقيما شامی رد المحتار مطبوعہ ۳۹۳ جلد اول واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ السید مہدی حسن غفرلہ مفتی راندیر ضلع سورت

الجواب صواب محمد حسین عفی عنہ راندیری خادم مدرسہ محمدیہ راندیر ضلع سورت

# جواب استفتا نمبر ۹۵

## از جانب مولانا محمود حسن صاحب مفتی شہر سہارن پور (یو پی)

### الجواب

حامداً ومصلیاً ومسلماً

منکراں چوں دیدۂ شرم وحیا برہم زنند
ہنر بچشم عداوت قبیح تر باشد
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
ناکس کا جفا کیس سے مطلب نہ بر آئے

تہمت آلودگی بر دامن مریم زنند
حسد بحاسد طبیں فصیح تر باشد
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
جو کور ہو جھنک سرائے کب نظر آئے

یہ جملہ حضرات مذکورہ فی السوال اولیاء کرام ہیں سے ہیں بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے خلق اللہ کو راہ ہدایت بتانے والے ہیں ان کی یہ حالت ہو ایسوں کو کافر کہنا خود ہی کافر ہونے کی دلیل صریح ہو من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب بات صرف اتنی سی ہے کہ ان حضرات حکمائے امت نے کفر و شرک اور بدعات کو مٹا کر ان جیسے مخترعین جہلاء ملحدین زنادقین لمعونین مردودین کا فرین ظالمین فاسقین کے بازار بارونق بازار کو اتباع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے رونق بنا دیا اس وجہ سے یہ لوگ ان حضرات پیشوایان امت مقتدیان

ے فتویٰ مفتی صاحب کا نمبر پہلے ہو چکا ہے اس لئے نمبر شمار نہیں دیا گیا ہے

تعالیٰ عنہ کی تقلید کے تحت میں اتباع سنت حاصل کرنا اور یہی ہمارا مذہب ہے اسی پر ہمارا اللہ حشر کرے۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا سخت ضروری ہے جیسا کہ تصریح موجود ہے۔ تقلید کو چھوڑنا الحاد و زندقہ ہے کتاب طحاوی میں ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرنے والے کو جہنمی لکھا ہے من کان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة فی ذلک الزمان فهو اهل البدعة والنار ہے

| کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند | بر فتنہ و بسیار سرگشتہ اند |
| --- | --- |

اور بدعت وہ محدث فی الدین ہے کہ جو زمانہ مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قولاً، فعلاً، تقریراً، صراحۃً، اشارۃً، موجود نہ ہو حدیث خیر القرون قرنی کے تحت میں حضرات تبع تابعین وائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بسط و تفصیل قواعد شرعیہ کی اور کلیات اجتہاد و قیاس کے اس طریقہ سے کامل و منضبط فرمائے کہ تا قیامت کافی اور فرمان اقدس اختلاف امتی رحمۃ کا ظہور بوجہ اتم ہو اب جن کی دلیل ان قرون ثلثہ میں سے کسی قرن میں نہیں وہ بدعت ضلالہ ہے جس پر وعید جہنم ہے۔ اور جس کی دلیل قرون ثلاثہ میں سے کسی قرن میں موجود ہو وہ مباح اور مقبول و محمود اور حسن ہے در مختار میں بدعت پر لکھا ہے ہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بخاری و مسلم میں ہے من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد اور یہ بھی ہے الظلم ظلمات یوم القیامة پس بدعت کا ایجاد کرنا سخت مذموم اور مردود باعث زوال ایمان اور ایجاد کرنے والے کے حق میں سبب ظلمت دنیا اور آخرت ہے۔ اللهم احفظنا من کل بلاء الدنیا والآخرة فقط واللہ اعلم

کتبہ الاحقر محمود حسن عفی عنہ حنفی عزیزی نقشبندی بکروی مفتی شہر سہارنپور

(مہر: ١٣٣٩ محمود حسن عفی عنہ)

حضرت علامہ مفتی محمود حسن صاحب مدظلہ نے جو کچھ تحریر فرمایا صحیح ہے

اصاب المجیب العلامہ۔ خلیل الرحمن غفرلہ (مہر: خلیل الرحمن)

الریب مجیب بشیر الدین عفی عنہ (مہر: بشیر الدین عفی عنہ)

محمد حسین عفی عنہ سہارنپور

الجواب صحیح۔ العبد عبد الحکیم عفی عنہ

جواب درست مجیب الامۃ مولانا شاہ محمود حسن صاحب مفتی اعظم مدظلہ نے جو فرمایا حق بجانب ہے۔

بندہ عبد الحکیم غفرلہ (مہر: عبد الحکیم)

# جواب استفتا نمبر (۹۶)

## از جانب مولانا مولوی سید عبد الحنان صاحب سنی (مولوی فاضل) گورکھپوری

### الجواب

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ اہلہا۔ ابتدائے دنیا سے یہ بات چلی آرہی ہے کہ جب کوئی اچھے کام کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اس کے خلاف پروپیگنڈا پھیلایا جاتا ہے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جس وقت دنیا میں تشریف لائے۔ دنیا کی کیا حالت تھی اس کا پتہ آپ کو تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوگا۔ صحیح معنی میں خدا کا نام لینے والا کوئی نہ تھا آپ دنیا کے سامنے ہدایت کو پیش کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کو اپنا عزیز وطن چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرنا پڑتا ہے۔ اسی طریقہ سے بزرگان دین تشریف لائے ان کو مصائب کی زنجیروں میں جکڑا گیا خواجہ معین الدین اجمیری دہلی میں تشریف لائے اور معبود برحق کی عبادت کی طرف لوگوں کو بلایا جس کا انجام یہ ہوا کہ آپ کے پائے مبارک میں رسی باندھ کر سڑکوں پر گھسیٹا گیا جس کی وجہ سے آپ کا تمام بدن زخموں سے چور چور ہوگیا۔ بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جو زخم سے خالی ہو۔ لیکن جو دین کے شیدائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محب ہوتے ہیں وہ اپنی آسائش و آرام کا خیال نہیں کرتے ان کا ہر لحظہ و ہر سکنڈ اسی غور و فکر میں گذرتا ہے کہ کسی طریقہ سے اسلام کا بول بالا ہو سب لوگ تاجدار مدینہ کے متبع ہو جائیں۔ مذکورہ بالا حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مرتفع درجاتہم فی اعلیٰ علیین کے دل میں اسلام کا درد تھا اور سید الانس و الجان کے سچے محب و فرمانبردار تھے۔ سنت رسول کے خلاف نہ تو خود کوئی کام کرتے تھے اور نہ اسے محبوب سمجھتے تھے کہ کوئی شخص کرے۔

دنیا میں جب ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی شکم پروری کا ذریعہ صرف یہ نکالا کہ جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دیکر اپنے پھندے میں لائیں اور ان سے کسی صورت سے اپنے کھانے کا انتظام کریں اگرچہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی مخالفت ہو۔ ایسے نازک وقت میں یہ مقدس حضرات اس حدیث پر عمل کرتے رہے۔ من رای منکم منکرا فلیغیرہ

بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (مسلم شریف
جلد اول صفحہ ۵۱ مطبوعہ مطبع دہلی) خلاصہ حدیث۔ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی فعل قبیح کو
دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے معدوم کرے اگر اس پر قادر نہ ہو تو زبان سے برا کہے اگر اس پر بھی
قادر نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی ضعیف درجہ ہے۔ دین کی محافظت کی
طرف قدم بڑھایا اور ایڑی سے چوٹی تک اپنا زور ختم کر دیا تاکہ غافل مسلمان طریق حق سے منحرف
نہ ہو جائیں۔ جب مسلمانوں کی کچھ جماعت ان مبتدعین کے مکر و فریب سے واقف ہو گئی اور
ان سے علیحدگی اختیار کی تب ان بچوں نے علماء دیوبند پر کفر کی مشین گن لگا دی اور غلط غلط
مسائل ان حضرات کی طرف منسوب کئے ہیں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان مبتدعین کا یہ کام
صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ علماء دیوبند کا کفر تو یہ کیا ثابت کر سکتے ہیں اپنے فعل قبیح کی وجہ
سے خود ہی درجہ کفر کو پہنچ چکے ہیں۔ فاضل بریلوی اپنی کتاب حسام الحرمین میں تصریح کرتے ہیں
کہ یہ حضرات کافر ہیں اور جو انہیں کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ اور اسی کتاب کے آخر میں تحریر
کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں کہتا اور علماء محتاطین بھی کافر نہ کہیں۔ اب رضاخانی
حضرات غور فرمائیں کہ فاضل بریلوی خود اپنے اقرار سے کافر بنے یا نہیں۔ شعر

| | |
|---|---|
| الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں | لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا |

اب تک میں نے صرف خانصاحب کے قول سے یہ ثابت کیا تھا کہ مندرجہ بالا حضرات
مومن ہیں اور خانصاحب کافر ہیں صحیح حدیثوں سے ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ خانصاحب
بریلوی کا علماء دیوبند کو کافر کہنا اکابر دیوبند کے حق میں مضر نہ ہوا بلکہ خانصاحب ہی کو رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے کفر کا تمغہ ملا ملاحظہ ہو۔ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۵۷

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما
ان کان کما قال والا رجعت علیہ!

(۲) ومن دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذالک الا حار علیہ۔ دونوں
حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر کہے اور وہ حقیقت میں کافر نہ ہو تو یہ کفر کہنے
والے کی طرف عود کر آتا ہے۔ اب بتائیں رضائی پارٹی کے مؤیدین کہ کافر کون ہے۔ مولوی

بدلائل کتاب وسنت بیان کرگئے ہیں۔ ان عقائد کے رکھنے والے کو سنی حنفی کہتے ہیں اور فرقہ رضاخانی کے عقائد اہلسنت وجماعت کے خلاف ہیں مثل ندا غیر اللہ واستعانت عن القبور وغیرہ قبروں سے مدد مانگنا اور مصیبت کے وقت اولیاء اللہ کو پکارنا اُن کی تقلید سنت تا یہ عقائد اہل بدعت کے ہیں جو تصریحات علم کلام کے خلاف اور نیز کتب فقہیہ حنفیہ کے سراسر مخالف ہیں۔ جگہ نہیں رہی ورنہ تفصیل کرتا۔ بدعت وہ ہے کہ دین کے اندر کوئی نئی بات نکالی جائے اور اس کو دینی کام سمجھے فقط والسلام۔

حررہ خلیل احمد بستوی۔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

---

# جواب استفتا نمبر (۹۸)

## از جانب مولانا عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل اے بی ٹی

---

### الجواب

(۱) علماء دیوبند کافر نہیں ہیں بلکہ کامل مومن ہیں اور کسی مسلمان کو کافر کہنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ اور فقہاء لکھتے ہیں چنانچہ حدیث میں بھی موجود ہے جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے اگر وہ کافر نہ ہو تو قائل (خود ہی) کافر ہوتا ہے بنابر قول فقہاء علماء دیوبند کو کافر کہنے والا خود ہی کافر ہوگیا ہے اس کو اس وقت تجدید ایمان واجب اور نکاح کا اعادہ کرنا ضروری ہے ورنہ تا حین حیات زناکاری میں گرفتار رہیگا اور جتنی اولاد ہوگی سب حرامی ہوگی پس علماء دیوبند کو کافر کہنے والا اگر نار جہنم سے خلاصی کا طالب ہو تو جلدی توبہ کرے

(۲) وہابی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقلد و ہمخیال ہیں اور محمد بن عبدالوہاب حقیقت میں حنبلی تھا پس علماء دیوبند کو وہابی کہنا افترا و کذب ہے۔

(۳) طریقہ اسلام پر چلنے والے سنی کہلاتے ہیں اور حنفی اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو فروعات میں امام اعظمؒ کا اتباع کرتے ہیں!

(۴) بدعت اصطلاح شرع میں نئی بات اور نیا طریقہ دین میں جاری کرنا اور جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہوئی ہو یا جس چیز کی اصل شرع میں کلیۃً وجزئیۃً

# جواب استفتا نمبر (۱۰۰)

## ازجانب مولانا مولوی غنی احمد صاحب نظام پوری ضلع اسلام آباد

### الجواب

(۱) محمد بن عبداللہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکریم۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا جائز نہیں ہے حرام ہے بلکہ بقول مختار وہ کفر کافر کہنے والے کی طرف عود کرتا ہے۔ پس مولوی حشمت علی کافر ہوگئے تجدید ایمان و تجدید نکاح کی ضرورت ہے کیونکہ مرقومۃ الصدر مشائخ کرام کے مومن اور سنی حنفی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ رضاخانی صاحبان کا ان حضرات کو کافر کہنا افترا اور بالکل بے اصل ہے منصف طبیعت والے اگر فریقین کی کتب کو مطالعہ کریں تو روز روشن کی طرح ان کو واضح ہوجائیگا کہ علمائے دیوبندی رضاخانیوں کے افترا اور کذب سے بالکل بری ہیں۔ مولوی حشمت علی کا مقصد محض عوام کو دھوکا دیکر دنیا حاصل کرنا ہے اور کچھ وجہ نہیں ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ انکے دھوکے میں نہ آئیں اور فریقین کی کتاب کو مطالعہ کریں یا دوسرے سے پڑھوا کر سنیں شبہ کی جگہ زبانی یا خط و کتابت سے حل کرتے رہیں۔ سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ فرائض اور سنن کے پابند ہوں اور معاصی سے توبہ کرکے عبادت میں مشغول ہوجائیں اور فضول باتوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع نہ کریں۔ جیسے ہمارے مشائخ کرام کا معمول ہے!

(۲) وہابی عبدالوہاب نجدی حنبلی کی طرف منسوب ہے علماء دیوبند کو وہابی کہنا بالکل افترا اور کذب ہے!

(۳) سنی فی الحال مذاہب اربعہ کا مصداق ہے اسکے علاوہ سنی کا اطلاق کسی پر صحیح نہیں ہے۔ حنفی حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مقلدین ہیں رضاخانیوں کا دعوی حنفیت کذب بے اصل ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ لوگ اپنے مسلک کو جو دیوبندیوں کے مقابل میں ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے ثابت نہیں کرسکتے۔

(۴) تعریف بدعت ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم و عمل وحال بنوع شبہۃ واستحسان وجعلہ دینا قویما وصراطا مستقیما

پس تعریف مذکور اور حدیث سے معلوم ہوا کہ خلاف حق کوئی بات دین میں پیدا کر دینا بدعت ہے بلکہ اگر دین ہونے اور نہ ہونے میں کسی امر کے متعلق شبہ ہوا سکو بطریق استحسان او دین سمجھکر کرنا بھی جائز نہیں ہے بلکہ بدعت ہے الحاصل قرون ثلثہ میں جس بات کا وجود نہو نہ دین کے لئے موید ہو یہ سب بدعت ہے یعنی بدعت للدین تو جائز ہے فی الدین جائز نہیں وعید جہنم ہے بمصداق حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار!

(نوٹ) طالب حق کے لئے اہم طریقہ یہ ہے کہ اشتباہ کے وقت خلوصیت کو در بار الٰہی میں دعا کریں تو انشاء اللہ حق واضح ہو جائیگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ بندہ محی احمد غفر لہٗ نظام پوری۔ ضلع اسلام آباد۔ من اجاب فقد اصاب بندہ حبیب الرحمن غفر لہٗ المجیب مصیب احقر محمد فضل الرحمن بنجی۔ ہذا الجواب صحیح بندہ منیر اللہ غفر لہٗ ارکانی۔ الجواب صحیح بندہ دولت علی غفر لہٗ مین سنگی۔ المفتی مصیب بندہ محمد احمد علی عفی عنہ چاٹگامی۔

---

# جواب استفتا نمبر (۱۰۱)

## ازجانب مولانا مولوی حبیب اللہ صاحب باجوڑی

### الجواب

(۱) یہ اکابر جنکی شان میں یہ شخص گستاخی کرتا ہے علماء متقین اور بدعت کے اکھاڑنیوالے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے تھے۔ خلق خدا کو ان حضرات سے بڑا فیض اور ہدایت ہوئی تمام عمر یہ حضرات اسی حالت میں رہے بلکہ بعض ان میں سے فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے لہذا جن کا حال ایسا ہو وہ ولی اللہ ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ایمان اور تقویٰ کا مدار اتباع قرآن وحدیث ہے سو جو حضرات اتباع قرآن وحدیث کرتے کرتے وفات پا گئے ہیں نعوذ باللہ وہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں ہاں جو گستاخ لوگ ان حضرات کو سب وشتم کرتے ہیں اور کافر ومردود کہتے ہیں وہ کم از کم فاسق ضرور ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ یعنی مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور قتال کرنا کفر ہے دوسری حدیث میں مذکور ہے

الحمد للہ والمنۃ ہمکو اور ہمارے اکابر کو اس سے اور اسکے کسی نسبت والے سے نہ کسی قسم کا لگاؤ حاصل ہے اور نہ کسی طرح کا انتساب بلکہ اکثر و بیشتر ایسے مسائل ہیں جن میں ہم کو اس فرقۂ وہابیہ سے شدید اختلاف ہے۔

(۳) اہل السنۃ والجماعۃ سے مراد وہ جماعت ہے جس کے متعلق منطوقِ نبوی میں ما انا علیہ واصحابی کے زریں الفاظ وارد ہیں اور یہی وہ جماعت حقہ اور طائفہ منصورہ ہے جس کے متعلق سوادِ اعظم کا اطلاق کیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ۔

پس اس حدیث شریف سے سنی کی تعریف واضح ہوگئی کہ وہی لوگ سنی ہیں جو طریقۂ نبوی کو اسوۂ حسنہ بنائے ہوئے ہیں اور اتباعِ نبوی کو جادۂ حق وصداقت کے لئے مشعلِ راہ سمجھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ الاحقر الافتقر الی اللہ الباری السید محمد صبغۃ اللہ البختیاری القاسمی المدراسی آبادی غفر لہ ربہ الھادی ولوالدیہ ولاحسن الیہ ولمشائخہ اجمعین۔ آمین۔

الجواب صحیح سید محمد اکبر حیدرآبادی۔ اصاب من اجاب احقر نور الحسن کان اللہ لہ حیدرآبادی

الجواب صحیح محمد عبداللطیف حیدرآبادی۔ الجواب صحیح محمد عثمان مالیگانوی۔

الجواب صحیح محمد مصطفیٰ مدراسی۔ اصاب المجیب ابوالمعالی محمد رحمت اللہ الفاروقی ونی المدراسی غفرلہ

# جواب استفتاء نمبر (۱۱۱)

## (از جانب مولانا محمد احسن صاحب امام سنی جامع مسجد شہر پوربندر کاٹھیاواڑ)

## الجواب

(۱) مفسرین نے ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا علی اختلاف القرأۃ سلام کے معنی تحیت کے اور سلم کے معنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے لکھے ہیں

وفی الخازن وقریٔ السلم بفتح السین من غیر الف ومعناہ الاسلام والانقیاد وای

استسبع والانقیاد لکم وقال لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اس قراۃ کی بنا پر آیت شریفہ اس امر میں مصرح ہے کہ ہر ایسے شخص کو جو صرف لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہتا ہو۔ (اگرچہ اس سے تمہارے سامنے دیگر امور شرعیہ ظاہر نہ ہوں) یہ کہنا کہ تو مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے غیر درست اور منہی عنہ ہے نیز جیسا کہ احادیث میں مصرح ہے کہ اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی شہادت دینا الخ کما فی المشکوٰۃ عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللّٰہ و فی حدیث جبرئیل علیہ السلام قال اخبرنی عن الاسلام قال علیہ السلام الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و ان محمد رسول اللّٰہ الخ ان سے بھی یہ واضح ہو گیا کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اور فرائض اسلام بھی ادا کرتا ہے بشرطیکہ اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہو اور دل سے اسکی تصدیق کرتا ہو وہ مسلمان ہے اور جب کہ صرف کلمہ طیبہ پڑھنے والے کی تکفیر ممنوع ہوئی تو جو اسکے علاوہ دیگر امور شرعیہ کا بھی پابند ہو اسکو بطریق اولیٰ کافر کہنا ناجائز اور حرام ہوگا نیز فقہاء کرام تکفیر مسلم کو اگر مع اعتقاد الکفر ہو تو اسکو کفر کہتے ہیں۔ کما فی الدر المختار باب المرتد یا کافر دخل بکفران اعتقد المسلم کافر اتسلم والا لا وبہ یفتی۔ کذا فی الشامی وغیرہ پس چونکہ علماء دیوبند وغیرہ جملہ حضرات مذکورین اور ان کے متعلقین سب کے سب موحد ہیں اور امور شرعیہ فرائض اور واجبات حتیٰ کہ مستحبات و نوافل پر بھی التزام کرنے والے ہیں اور اسکے علاوہ ممنوعات شرعیہ بدعات و مناکیر سے بھی پورے محترز اور مجتنب ہیں تو انکی تکفیر یقیناً ناجائز اور حرام ہوگی بلکہ مکفر کو خود ہی حسب تصریح سابق کافر بنا دیگی جبکہ ان علماء کے کفر کا اعتقاد بھی ہو ایسے شخص پر تجدید اسلام و نکاح اور آئندہ اس قسم کے امور و اقوال سے احتراز ضروری ہے۔ اعاذنا اللّٰہ من ھذہ الامور الشنیعۃ

(۲) ایک شخص عبدالوہاب نجدی گذرا ہے اسکے متبعین آپ کو حنبلی کہتے تھے اور ساتھ دیگر مذاہب کو شرک اور ان کے متعلقین کو کافر کہتے تھے ان کا قصہ طویل ہے وہ چونکہ اپنے مذہب پر اسقدر متشدد تھے کہ دوسرے کو اس تشدد کی وجہ سے مشرک سمجھتے تھے تو آج جو بدعتی ہیں، جنھوں نے بہت سی نالائق باتیں دین میں داخل کر لی ہیں وہ ان لوگوں کو جو محض اپنے مذہب اور شریعت مصطفویہ پر قائم ہیں اور جو امور قرون ثلثہ میں نہیں تھے اور جہال نے اپنے منافع

اور طونا دنیوی کی وجہ سے اختیار کر رکھا ہے اور ان کو وہ باعث اجر و ثواب سمجھتے ہیں ان امور کو منکر وہ باطل سمجھتے ہیں حسب تصریح حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار یہ لوگ مرتکبین بدعات اور جہال ان کے کمال اتباع شریعت اور احتراز عن البدعات کی وجہ سے ان کو منسوب بعبد الوہاب اگرچہ وہ حقیقتاً نہیں ہے) کہتے ہیں حالانکہ عبدالوہاب کے متبعین اور اہلسنت والجماعت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ عبدالوہاب کے متعلقین اپنے مذہب کے سوا تمام مذاہب کو باطل اور شرک سمجھتے تھے اور اہلسنت والجماعت اپنے مذہب حنفی کو صحیح ماننے کے باوجود دیگر ائمہ اور ان کے متعلقین کو باطل اور شرک نہیں کہتے بلکہ جملہ ائمہ کے متبعین اس امر کو جائز اور بدعت بتلاتے ہیں جو کسی حدیث قولی یا فعلی سے ثابت ہو اور قرون ثلثہ میں اس کا وجود ہو اور جو ہیں حنفی اہلسنت والجماعت کو وہابی کہنا بدعتیوں کا فساد اعتقاد و عمل پر مبنی ہے نہ کسی اصل صحیح اور غرض محمود پر۔

(۳) عبارات مندرجہ بالا سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اہل سنت والجماعت اور حنفی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مقلد اور پیروکار ہیں اور غیر مشروع اور بدعات سے محترز ہیں اور جو بدعات کے مرتکب ہیں وہ بدعتی ہیں اور بدعت پر سخت وعید ہے وقد عرفہا ووعید فی الجواب الثانی وفی الشامی تعریف البدعۃ بانھا ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعلہ دینا قویما و صراطا مستقیما ۱۲ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد احسن عفی عنہ امام سنی جامع مسجد شہر پور بندر (کاٹھیاواڑ)

جوابات صحیح ہیں۔ بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ۔ الجواب صحیح عبداللطیف غفرلہ

## جواب استفتا نمبر (۱۱۲)

از جانب مولانا عبدالحکیم صاحب صدر خلافت و نائب صدر جمعیۃ العلماء صوبہ

### الجواب

اگر واقعی مولوی حشمت علی رضا خانی نے یہ الفاظ مذکورہ استفتا میں علماء برگزیدہ زمانہ کے

اور طور دنیوی کی وجہ سے اختیار کر رکھا ہے اور ان کو وہ باعث اجر و ثواب سمجھتے ہیں ان امور کو چونکہ وہ باطل سمجھتے ہیں حسب تصریح حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار یہ لوگ ان مرتکبین بدعات اور جہال ان کے کمال اتباع شریعت اور احتراز عن البدعات کی وجہ سے ان کو منسوب بعبد الوہاب اگرچہ وہ حقیقت نہیں ہے، کہتے ہیں حالانکہ عبد الوہاب کے متبعین اور اہلسنت والجماعت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ عبد الوہاب کے متعلقین اپنے مذہب کے سوا تمام مذاہب کو باطل اور شرک سمجھتے تھے اور اہلسنت والجماعت اپنے مذہب حنفی کو صحیح ماننے کے باوجود دیگر ائمہ اور ان کے متعلقین کو باطل اور شرک نہیں کہتے بلکہ جملہ ائمہ کے متبعین اس امر کو بجا اور بدعت بتلاتے ہیں جو کسی حدیث قولی یا فعلی سے ثابت نہ ہو اور قرون ثلٰثہ میں اس کا وجود نہ ہو پس حنفی اہلسنت والجماعت کو وہابی کہنا بدعتیوں کا فساد اعتقاد و عمل پر مبنی ہے نہ کسی اصل صحیح اور غرض محمود پر۔

جواب (۳) عبارات مندرجہ بالا سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ اہل سنت والجماعت اور حنفی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رح کے مقلد اور پیرو کار ہیں اور غیر مشروع امور اور جملہ بدعات سے محترز ہیں اور جو بدعات کے مرتکب ہیں وہ بدعتی ہیں اور بدعت پر سخت وعید ہے وقد مر تعریفہا و وعید فی الجواب الثانی وفی الشامی تعریف البدعۃ بانہا ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعلہ دینا قویما و صراطا مستقیما ۱۲ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد محسن عفی عنہ امام سنی جامع مسجد شہر پور بندر (کاٹھیاواڑ)

جوابات صحیح ہیں۔ بندہ عبد الرحمن غفرلہ۔ الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہ

## جواب استفتا نمبر (۱۱۲)

### از جانب مولانا عبد الحکیم صاحب صدر خلافت و نائب صدر جمعیۃ العلماء صوبہ

### الجواب

اگر واقعی مولوی حشمت علی رضا خانی نے یہ الفاظ مذکورہ استفتا میں علماء برگزیدہ زمانہ کے

# جواب استفتاء نمبر (۲۱)

## از جانب مولانا احمد حسین خاں صاحب از دستی پور ضلع دربھنگہ (صوبہ بہار)

الجواب ہو الملہم بالصدق والصواب

(۱) جن اکابر علماء کو حشمت علی کافر کہتا ہے وہ سب کے سب ہمارے مقتدا عالم علم شریعت و طریقت۔ ماہر رموز حقیقت و معرفت تھے اور ہیں انکی عمریں دینی علموں کے پڑھنے پڑھانے اور احکام شرعیہ پر عمل کرنے کرانے میں گذریں۔ انکی ذات تقویٰ صفات سے اہل اسلام کو بیش از بیش فائدے پہونچے اور پہنچ رہے ہیں۔ کتنے غیر مسلم انکے ہاتھوں پر تائب ہو کر پکے اور سچے مسلم بن گئے دنیا ئے اسلام ان کو پکا سنی حنفی المذہب جانتی ہے۔ اور مصداق العلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مانتی ہے۔ اب ان بزرگوں کو جو کوئی کافر کہے تو وہ خود بیدین وکافر ہے مسلمانوں کو اس سے قطع تعلق کر لینا چاہئے!

(۲) محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ماننے والے اور چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید سے انکار کرنے والے وہابی ہیں۔

(۳) الف۔ جنکا مسلک قرآن۔ حدیث۔ اجماع۔ قیاس ہو اور مسائل اجتہادیہ اور استنباطیہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتا ہو اسی کو سنی حنفی کہتے ہیں!

(ب) خیر القرون کے بعد جو نئی چیز دین میں نکالی جائے جس کا ثبوت اور آثار شرعیہ سے نہ ہو تو اس نئی چیز سے دین کا فائدہ ہے یا نقصان۔ اگر فائدہ ہے تو بدعت حسنہ ہے علماء نے مباح و جائز قرار دیا ہے۔ اور اگر اس سے نقصان ہے تو وہ بدعت سیئہ ہے۔ آگے مدارج ہیں بعض سے گناہ صغیرہ۔ بعض سے گناہ کبیرہ۔ بعض سے کفر و شرک تک نوبت آجاتی ہے اسلئے ایسے بدعتی کے لئے سزا و جزا کے مدارج بھی مختلف ہیں۔ بہر حال مسلمانوں کو بدعت سیئہ سے توبہ اور ایسے بدعتیوں سے سخت احتراز کرنا چاہئے کیونکہ حضرت رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس منا من غشنا یعنی جو دین میں نئی چیز نکالے وہ ہم سے نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ حررہ الراجی الی ربہ المنان احمد حسین خاں عفا اللہ عنہ از دستی پور

# جواب استفتا نمبر (۱۲۱)

## (از جانب مولانا احمد حسین خانصاحب از رسمتی پور ضلع دربھنگہ (صوبہ بہار)

### الجواب ہو الملہم بالصدق والصواب

(۱) جن اکابر علماء کو حشت علی کافر کہتا ہے وہ سب کے سب ہمارے مقتدا عالم علم شریعت وطریقت۔ ماہر رموز حقیقت ومعرفت تھے اور ہیں انکی عمریں دینی علموں کے پڑھنے پڑھانے اور احکام شرعیہ پر عمل کرنے کرانے میں گذریں۔ انکی ذات تقویٰ صفات سے اہل اسلام کو بیش از بیش فائدے پہونچے اور پہنچ رہے ہیں۔ کتنے غیر مسلم انکے ہاتھوں پر تائب ہوکر پکے اور سچے مسلم بن گئے دنیا ئے اسلام ان کو پکا سنی حنفی المذہب جانتی ہے۔ اور مصداق العلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مانتی ہے۔ اب ان بزرگوں کو جو کوئی کافر کہے تو وہ خود بیدین وکافر ہے مسلمانوں کو اس سے قطع تعلق کرلینا چاہئے!

(۲) محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ماننے والے اور چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید سے انکار کرنے والے وہابی ہیں۔

(۳) الف۔ جسکا مسلک قرآن۔ حدیث۔ اجماع۔ قیاس ہو اور مسائل اجتہادیہ واستنباطیہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتا ہو اسی کو سنی حنفی کہتے ہیں!

(ب) خیر القرون کے بعد جو نئی چیز دین میں نکالی جائے جس کا ثبوت ادلۂ شرعیہ سے نہ ہو تو اس نئی چیز سے دین کا فائدہ ہے یا نقصان۔ اگر فائدہ ہے تو بدعت حسنہ ہے علماء نے مباح وجائز قرار دیا ہے۔ اور اگر اس سے نقصان ہے تو وہ بدعت سیئہ ہے۔ اس کے مدارج ہیں بعض سے گناہ صغیرہ۔ بعض سے گناہ کبیرہ۔ بعض سے کفر وشرک تک نوبت آجاتی ہے اسلئے ایسے بدعتی کے لئے سزاو جزا کے مدارج بھی مختلف ہیں۔ بہر حال مسلمانوں کو بدعت سیئہ سے توبہ اور ایسے بدعتیوں سے سخت احتراز کرنا چاہئے کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس منا من غشنا یعنی جو دین میں نئی چیز نکالے وہ ہم سے نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ حررہ الراجی الی ربہ المنان احمد حسین خان عفا اللہ عنہ از رسمتی پور

بلکہ ارتکاب سے بھی بچتے ہیں اور موافق مذہب او بموجب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں!

بدعت وہ ہے کہ جسکا ثبوت شرعاً نہ ہوا اور اسکی اصل بھی شرعاً ثابت نہ ہو۔ اور وعید کے بارے میں بکثرت حدیثیں موجود ہیں مگر ایک ہی کا ترجمہ لکھدیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ مبغوض اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو وہ ہے جو کہ حرم میں ظلم اور ناجائز کرے اور دوسرا وہ شخص ہے جو کہ اسلام میں داخل ہو کر بدعت و سنت جاہلیت کو طلب کرے عمل میں لانے کے لئے اور تیسرا وہ شخص ہے جو کہ اپنے بھائی مسلمان کا ناحق خون بہادے رواہ البخاری!

حکایت حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا جواب دیا کہ میری نجات تو ہوگئی ہے مگر تیس سال تک مجھ پر عتاب خداوندی رہا اس وجہ سے کہ میں نے ایک بدعتی کو ایک مرتبہ محبت کی نگاہ سے دیکھا تھا (تفسیر روح البیان)، فقط واللہ اعلم۔ اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح سکندر دین عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح عبد الغفور عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صواب خدا بخش عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح عبد القدوس غفرلہٗ مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صحیح غلام نبی۔ الجواب صحیح رحیم شاہ۔ الجواب صحیح غلام سرور۔ الجواب صحیح نصر اللہ۔
الجواب صحیح محمود اصل۔ جواب صحیح ہے گل محمد۔ الجواب صحیح محمد گل جاجی۔ الجواب صحیح محمد حسین شاہ
المجیب مصیب عبد الشفاء اعظمی۔ الجواب صحیح عبد الستار۔ الجواب صحیح محمد یوسف
من اجاب فقد اصاب سلامت اللہ کرلانی۔ الجواب صحیح حفیظ الدین۔ المجیب اصاب فیما اجاب محمد رضا محمد چکریاوی۔
الجواب صحیح عبد المحمود۔ الجواب صحیح محمد ایوب عفی عنہ۔ الجواب صحیح عبد الوہاب عفی عنہ

ہیں غیر مقلدوں کو وہابی کہا جاتا ہے۔ سو غیر مقلدی کے عیب سے بھی دیوبندی پاک ہیں، بحمد اللہ اکابر دیوبند محقق پکے حنفی ہیں۔

(۲) سنی حنفی وہ شخص ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مرضیہ کے اوپر چلے اور حنفی مذہب رکھتے ہوئے کاربند ہو۔

(۳) دین جسکی تشریح و اثبات کا حق محض شارع علیہ السلام کو ہے سو شارع علیہ السلام کے بتلائے ہوئے دلائل کے ذریعہ سے جس چیز کا دین ہونا ثابت نہ ہوتا ہو اسی چیز کا نام دین قرار دے لینا بدعت ہے۔ ایسا شخص دین سے خارج اور مردود ہے۔ تفصیل ان وعیدوں کی کتابوں میں مرقوم ہیں ان کو دیکھ لو۔ فقط والسلام

خاکسار الیاس عفی عنہ مقیم نظام الدین اولیاء شہر دہلی۔

# جواب استفتاء نمبر (۱۲۹)

## از جانب مولانا عبد الرشید صاحب خطیب جامع مسجد بابری اجودھیا ضلع فیض آباد

### الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جواب سرفراز نامہ۔ یہ ذلیل ان علماء دیوبند کو جن کا نام نامی استفتے میں درج ہے اور انتقال فرما چکے ہیں دین اسلام کا پیشوا سمجھتا ہے و ایسی بزرگ ہستیاں تھیں کہ اگر اُن کی پرانی جوتیاں اس ذلیل کو میسر آجائیں تو ان کو چوم کر اور آنکھوں سے لگا کر اپنے گلے کا ہار بنا دے اور جو زندہ ہیں مثلاً حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم العالی انکی خدمت میں بیٹھنا اور صورت کا دیکھنا عبادت سمجھتا ہے جو شخص ان حضرات کو کافر کہے اسکے کفر میں ذرا سا بھی شک نہیں۔ یہ ذلیل تو کسی کلمہ گو مسلمان کفر کرنے والے کو بھی کافر نہیں کہتا خصوصاً جو مر گئے ہوں کیونکہ ہر مسلمان مرتے وقت اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ بہت خوش ہو کر قبول فرماتا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اسکی توبہ قبول فرما لی ہو اور وہ مغفور ہو تو ہم اسکو کافر کہہ کر شرعاً خود کافر ہونگے اور کسی کو یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ یہ بندہ مغفور ہوا یا مقہور اور جو زندہ ہے اسکی توبہ کی امید تا

ہے اسکا مقیس علیہ۔ اور اسی بدعت کو گمراہی اور ضلالت بتلایا گیا ہے۔ اس حدیث سے نیز کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار سے وعید ثابت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں وعید کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جمیع مسلمانوں کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور بدعات و نامرضیات سے بچائے آمین ثم آمین۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ کتبہ محمد انوارالحق عباسی مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ محلہ ملانہ ضلع مرادآباد۔ ۱۱۔ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ اصاب من اجاب محمد عبدالرحیم نائب مہتمم۔ الجواب صحیح بندہ رضا حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ۔ الجواب صحیح اشتیاق احمد الجواب صحیح عبدالقدوس غفرلہ مدرس مدرسہ۔ الجواب صحیح عبدالعزیز معین المدرس۔ صح الجواب محمد اعجاز حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع امروہہ۔ الجواب الصحیح محمد علی فارغ التحصیل مدرسہ۔

بدعت کے بارے میں اس سے زیادہ کیا وعید ہوگی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بدعتی محروم رہیگا جیسا کہ صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ ایک گروہ آپ کی امت کا ایسا ہوگا کہ فرشتے انکو جہنم میں لیجارہے ہوں گے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھ کر فرمائیں گے کہ اصیحابی اصیحابی یعنی میرے گروہ کے ہیں۔ ملائکہ کی جانب سے جواب ہوگا۔ انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ آپکو معلوم نہیں ہے کہ اس گروہ نے آپکے بعد دین میں کسقدر نئی باتیں ایجاد کرلی ہیں اس جواب کے بعد حضور فرمائیں گے سحقاً سحقاً یعنی بیاؤ دور ہول دور ہول۔ فقط محمد یوسف عفی غفرلہ مدرس مدرسہ جامع مسجد امروہہ

## جواب استفتاء نمبر (۱۳/۱)

### ازجانب جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت ریاست بڑودہ

### الجواب

(۱) یہ حضرات سچے اور پکے مسلمان اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور مسلک ائمہ۔ ہدیٰ اور سلف صالح کے حقیقی پیرو اور طریقۂ اہل سنت والجماعت کے چشم و چراغ اور مذہب اسلام کی صحیح تعلیم کے برگزیدہ ترین داعی ہیں ان پیکران سنت و ہدا کو جس سیاہ باطن نے کافر کہا اس نے عاقبت کی دائمی روسیاہی مول لی حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو بدبخت کسی کو کافر کہے اور واقع میں وہ کافر نہ ہو تو یہ کفر اور اس کا وبال کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ شریعت اسلام نے ایسے گندہ دہن اور دریدہ زبان شریروں کے لئے سزائے تعزیر مقرر کی ہے ہندوستان اگر دار الاسلام ہوتا تو حاکم اسلام ایسے فتنہ پرداز کو مستحق تعزیر گردانتا فقط

(۲) ہندوستان میں یہ لفظ نہایت بے محل طریقہ پر رائج ہے یعنی اہل بدعت اسے پیروان سنت اور متبعین ائمہ دین کے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ اصل میں اسکا استعمال محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقلدین کے لئے تھا۔ اکابر دیوبند اور انکے ہمنواؤں کو اسکا مصداق بنانا پرلے درجہ کی بیہودگی ہے دیوبندی جماعت کے عقیدے محمد بن عبدالوہاب کے عقیدوں سے بہت سی باتوں میں مختلف ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس لفظ کی ترویج میں (خواہ وہ کسی کے حق میں ہو) کوئی معقولیت ہی نہیں ہے فقط

(۳) (ا)۔ اہل سنت والجماعت کے سلسلہ میں امام اعظم ابی حنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ کے متبعین حنفی کہلاتے ہیں جن کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ کتاب و سنت پر عامل اور مذہب امام کے حقیقی پیرو اور مسلک حنفیہ کے سچے دلدادہ اور بدعات و محدثات سے نفور ہوں۔

(ب) بدعت کہتے ہیں غیر شرعی چیز کو اپنی رائے سے شریعت میں داخل کرنے کو اور اسے دینی حیثیت میں قابل رعایت سمجھنے کو یعنی شریعت نے فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات یا محرمات و مکروہات کی جو حدود مقرر کر دی ہیں ان میں اپنی رائے سے قطع و برید اور زیادتی کمی کرنا مثلاً شریعت میں جو امر مستحب یا مسنون ہے اسے اپنی رائے سے ضروری سمجھ لینا یا جو چیز مباح ہے اسے مستحب و مسنون یا واجب اور ضروری قرار دینا یا جو امور سرے سے مذہب و شریعت میں موجود نہیں ہیں انکو اپنی طرف سے حدود شریعت میں داخل

یا عائشۃ ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعاً من ہم قلت اللہ ورسولہ اعلم
قال ہم اصحاب الاھواء واصحاب البدع واصحاب الضلالۃ من ھذہ الامۃ
الحدیث۔ وفی الاعتصام، فالبدعۃ عبارۃ عن طریقۃ فی الدین مخترعۃ تضاہی الشرعیۃ الخ قولہ
تضاہی الشرعیۃ یعنی انہا تشابہ الطریقۃ الشرعیۃ من غیر ان تکون فی الحقیقۃ کذالک بل ہی
مضادۃ لہا من اوجہ متعددۃ منہا وضع الحدود الخ ومنہا التزام الکیفیات والہیئات المعینۃ
کالذکر بہیئۃ الاجتماع علی صوت واحد واتخاذ یوم ولادۃ النبی عیدا وما اشبہ ذالک کذا فی الاعتصام جلد
وفی الشامی بانہا ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعل دینا قویماً وصراطاً مستقیما
شامی جلد ۱، فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عتیق الرحمن عثمانی۔ مفتی مدرسہ تعلیم الدین
ڈابھیل ضلع سورت ۳۰۔ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ

الجواب صواب بلا ارتیاب محمد بدر عالم عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ڈابھیل۔
اصاب المجیب محمد ادریس غفرلہ۔ الجواب صحیح احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ ڈابھیل ضلع سورت
المجیب مصیب عبد الجبار عفی عنہ۔ اصاب المجیب عبد العزیز عفی عنہ۔ اصاب من اجاب
بندہ اسمٰعیل کالاکاچھوی عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح بندہ ابراہیم ڈابھیلی غفرلہ۔ الجواب صواب خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ
مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل۔
الجواب صحیح غلام خان غفرلہ۔ وللہ در من اجاب حیث اصاب بندہ محمد یامین عفا اللہ عنہ
الجواب صواب محمد یحییٰ صدیقی عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح شبیر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح احقر حبیب اللہ سلطانپوری۔ الجواب صحیح محمد ابراہیم
لاریب اصاب المجیب عبد السلام لاجپوری غفرلہ۔ اصاب ما اجاب المفتی العلام محمد یاسین خان
عفا عنہ الرحمن حیدرآبادی۔
للہ در العلامۃ المجیب ذاتہ اصاب فیما اجاب غلام مصطفیٰ بن محمد مختار شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ
الجواب الصحیح عرفان علی سلہری الجواب الصحیح مظہر حسین مرشد آبادی

کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے (نعوذ باللہ) زیادہ ہے!

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ کے اوپر یہ افتراء کیا ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر لکھا ہے کہ ایسا علم غیب تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے براہ کرم آپ ان کتابوں کی پوری عبارت کو دیکھ کر انصاف کے ساتھ لکھیں کہ ان عبارتوں کی وجہ سے حضرات اسماء مذکورہ بالا کافر ہیں یا مسلمان؟ بینوا توجروا

المستفتی حاجی معصوم علیخاں از شہر رنگون پوسٹ بکس نمبر ۳۰۱

# جواب استفتاء (مورخہ ۱۳۴۳ھ)

## از جانب محکمہ دار القضاۃ و محکمہ مجلس العلماء و دار الافتاء و مجلس دینیات ریاست اسلامی دار الاقبال بھوپال

باسمہ تعالیٰ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

محترم بندہ جناب حاجی معصوم علیخاں صاحب زید عنایتہ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کے استفسارات کے جوابات حوالہ قلم ہیں۔ حسب ہدایت جناب والا کتب مندرجہ استفتاء بغور دیکھیں ان کتب میں وہ مضامین جو کہ بعض متعصبین پیش کرتے ہیں کسی جگہ نہ پائے تقویۃ الایمان۔ تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ فتاویٰ رشیدیہ۔ حفظ الایمان کے مصنفین کو کافر کہنا اور انکی طرف ان عقائد فاسدہ کو منسوب کرنا جن سے ان حضرات کا دامن تقدس پاک ہے درحقیقت ایک باطل اور بے بنیاد بات ہے۔ ان حضرات کی بعض عبارات میں تقدیم و تاخیر حذف و ابدال کر کے ان کے خلاف مراد عوام الناس کو دھوکہ دینے کی غرض سے یہ عقائد کفریہ گھڑے گئے ہیں اور ان مصنفین کی طرف منسوب کردیئے گئے ہیں حالانکہ یہ حضرات خود ایسے شخص کو کافر کہتے ہیں جو ان خیالات فاسدہ کو اپنے دماغ میں جگہ دے۔ عنقریب ہر جواب کے تحت میں خود ان کتب کے مصنفین کی عبارات پیش کر کے بتلایا جائیگا کہ یہ لوگ ان عقائد باطلہ کی پرزور تردید کر رہے ہیں جو کہ انکی طرف محض

الجواب صحیح مبارک حسین عفا اللہ عنہ واعظ شہر۔ الجواب صحیح محمد ابراہیم غفر لہ واعظ شہر۔ الجواب صحیح مسکین عبد الرشید عفی عنہ واعظ شہر ۷ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ۔ الجواب صحیح محمد عبد اللہ الدین مدرس دوم جامعہ احمدیہ بھوپال۔ اصاب با اجاب المجیب المحق محمد علیم الدین عفی عنہ مدرس جامعہ احمدیہ بھوپال۔ الجواب صحیح سید احمد حسن عفی عنہ مدرس دار العلوم جامع احمدیہ بھوپال۔
الجواب صحیح غلام یحییٰ مدرس جامعہ احمدیہ بھوپال
المجیب مصیب محمد محی الدین مدرس فاضل جامعہ احمدیہ۔ الجواب صحیح محمد حسن مدرس مدرسہ احمدیہ
الجواب صحیح نظام الدین مدرس مدرسہ احمدیہ۔ اصاب فی ما اجاب حافظ محمد عبد الباری غفر لہ
مولوی فاضل ادب دینیات الجواب صحیح حافظ منظور احمد فاضل دینیات

## الجواب

جو صاحب خواہ وہ مولوی حشمت علی رضاخانی ہوں یا کوئی دوسرے ان اکابر علماء و اولیاء کرام جن کی نسبت سوال میں مذکرہ ہو کفر کا فتویٰ دیں اور دوسروں سے بھی ان حضرات کو کافر کہلوائیں شرعاً یہ فتویٰ دہندگان خود ہی کافر ہیں اور نادان از احکام شریعت و طریقت۔ نہ ان کو احکام فقہ سے مس ہے۔ نہ حدیث و قرآن پاک سے لگاؤ۔ میں بعض عبارت فقہ لکھتا ہوں اس سے ثابت ہوگا کہ یہ لوگ بالکل علم فقہ سے نادان ہیں۔ درمختار میں مرقوم ہے۔

واعلم انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ کما حررہ فی البحر وعزاہ فی الاشباہ الی الصغری وفی الدرر وغیرہا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ الخ۔

اس عبارت سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ مسلمان کے کلام کو جب تک کسی معنی حسن پر محمول کرنا ممکن ہو اس پر کفر کا فتویٰ دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر کسی مسئلہ میں متعدد وجوہ موجب کفر ہوں اور صرف ایک وجہ مانع کفر ہو تو مفتی کو اسی ایک وجہ کی طرف توجہ کرنا ضروری و لازم ہے۔ ان اکابر علماء کی نسبت جن عبارات کی

# جواب استفتا نمبر (۳۷)

## (از جانب دار الافتا مدرسہ عربیہ بیت العلوم مالیگاؤں ضلع ناسک (مہاراشٹر))

## الجواب

اکابر علمائے دیوبند اور ان کے تمام متعلقین و معتقدین ہرگز کافر نہیں ہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان ہیں۔ اور دینی و علمی خدمات جو علمائے دیوبند اور انکے متوسلین انجام دے رہے ہیں۔ ایسی خدمات کسی کو آج تک نصیب نہیں ہوئیں۔ تدریسی۔ تصنیفی۔ تبلیغی غرضکہ ہر خدمت ان حضرات کو نصیب ہوئی۔ اور سیکڑوں مدارس ہندوستان میں اسی سرپرستی دار العلوم دیوبند قائم ہیں۔ اور لاکھوں آدمی ان مدارس کے فیوض سے بہرہ مند ہوئے اور ہو رہے ہیں اور یہی علامت قبولیت کی ہے اور علمائے دیوبند اعلیٰ درجہ کے اہل سنت وجماعت و حنفی المذہب ہیں۔ ان حضرات کے تمام عقائد وہی ہیں جو تمام اہل سنت و الجماعت کے ہیں۔ کوئی عقیدہ بال برابر بھی ان حضرات کا اہل سنت والجماعت کے خلاف نہیں ہے اور کوئی ادنیٰ وجہ بھی ان حضرات کے کفر کی نہیں ہے۔ تو پھر حشمت علی رضاخانی جیسے مفسدین ہزار بار تکفیر و تفسیق علمائے دیوبند کی کریں۔ اپنی ہی عاقبت خراب کرتے ہیں اور وہ کفر و فسق انشاء اللہ ایسے مفسدین ہی پر لوٹتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے سباب المومن فسوق وقتاله كفر۔ ترجمہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان کے قتل کو حلال جاننا کفر ہے مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱ دوسری حدیث میں ہے۔

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱ ترجمہ نہیں تہمت لگاتا ہے کوئی کسی کو فسق کی اور کفر کی مگر وہ (فسق و کفر) اس کہنے والے پر عائد ہوتا ہے اگر وہ (جس پر تہمت فسق و کفر کی لگائی ہو) ایسا نہ ہو یعنی فاسق و کافر نہ ہو اور پھر بھی اسکو کافر و فاسق کہا جاوے تو کہنے والا خود ہی کافر و فاسق ہو جاتا ہے کیونکہ اسلئے جب ایسے شخص کو کہ جو مسلمان ہے کافر و فاسق کہا تو اس نے ایمان و اسلام کو کفر جانا اور ایمان کو کفر جاننا خود کفر ہے۔ اسلئے کہنے والا ہی فاسق و کافر ہو جاتا ہے (اشعۃ اللمعات)۔

خانصاحب کے اذناب اور دونوں صاحبزادے بہاری قمبنی
اور نعیم الدین صاحب مراد آبادی کچھ تو فرمائیں اور جواب
دیں کہ تمہارا گرو کیا کیا کہتا ہے، دین فروشو اجیل پورے
جلسے میں کس کے احکام سنائے تھے لوگوں کو اسی کا وعظ
سنایا تھا اسی خدا کے ماننے والے ناپاک مذہب رکھنے
والے مفتی بہ مذہب پر مسلمان ہیں، اَلَا لعنۃ اللہ علے
الظالمین (۴) خدا کی کتاب قابل استناد نہیں نہ اس کا
دین قابل اعتماد ہے“ اے بدعت ملعونہ تجھ پر خدا کی لعنت
تو انسان کو ایسا بیل بنا دیتی ہے کہ دنیا و آخرت کی کچھ بھی
شرم نہیں رہتی جس مذہب کی بنیاد یہ ہو کہ معبود میں ہر نقص
وعیب کی گنجائش ہے تو مسلمانوں خدا کے واسطے ذرا سوچو
اور سمجھو کہ اس کے مذہب کا کیا حال ہوگا اور اس کے بانی اور
متبعین پر کیا وبال، اب بھی احمد رضا خاں اور کچھوچھوی
کا کلوں والے کا دم بھرو گے اب بھی اس کو پیر کہو گے مولانا
روم رحمۃ اللہ نے کیا صحیح فرمایا ہے ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہر دست نباید داد دست

(۵) خدا ایسی ذات ہے جس میں ہر نقص وعیب کی گنجائش ہے
(۶) خدا اپنی مشیخت بنی رکھنے کے لئے قصداً عیبی بننے
سے بچتا ہے اگر چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے۔
(۶ سے نغایت ۲۲) ہاں ہاں کیوں نہ ہو جب تمام
جرائم معاذ اللہ تعالیٰ صفاتِ الٰہیہ ہوئیں تو تخلقوا

باخلاق اللہ کے مطابق ان چودھویں صدی کے وہابیہ
رضویہ نے سب ہی کمال پیدا کیا ہوگا اور جوان میں مادرزاد
ولی یا مجدد ہیں انہوں نے تو لڑکپن ہی سے لیکر بڑھاپے تک
ایک صفت کو بھی چھوڑا ہوگا پھر دنیا کے بدمعاش، زانی
لوطی، شراب خور، حرام خور، رہزن کیوں نہ ہوتے جنفیوں
کے وعظ میں یہ لطف کہاں جب ہی تو جبل پور میں خانصاحب
نے اور مبارک پور میں کچھوچھوی صاحب نے حکم فرمایا کہ ان
کے وعظ میں شریک نہ ہونا واہ رے مجدد الکفر اور کچھوچھوی
پیر یہ تو وہ سوجھی ہے کہ اس فن کے نہ کسی ادنیٰ کو اور نہ اعلیٰ
کو سوجھی ہوگی یہ مذہب وہابیہ رضائیہ بے شک اس کا
مستحق ہے کہاں ہیں کلکتے کے لال خاں کانپور کے عبید اللہ
صاحب پنجابی، شاہجہاں پور کے ریاست علی خانصاحب
مراد آباد کے نعیم الدین صاحب، کچھوچھوے کے احمد اشرف
علی حسین، سید احمد صاجبان الور کے دیدار علی صاحب
بنارس کے ممبر صاحب گھگریا والے لدھیانہ کے مفتی فضل
احمد صاحب آخر انسان ہو، اسلام کا دعوی ہے اس وقت
تک کسی کو معلوم ہے کسی کو نہیں مگر اب تو یہ معاملہ طشت
از بام ہوگیا، اب بھی خانصاحب کو مجدد مائۃ حاضرہ اور
احمد اشرف کو پیر کہو گے جو خدا میں یہ صفات کمالیہ بیان
فرمائے ان کو کیا کرے۔ ان کے مدرسہ بریلوی اور کچھوچھوی
کی خانقاہ میں کیا تعلیم ہوتی ہے سوچنے والے سوچیں اور
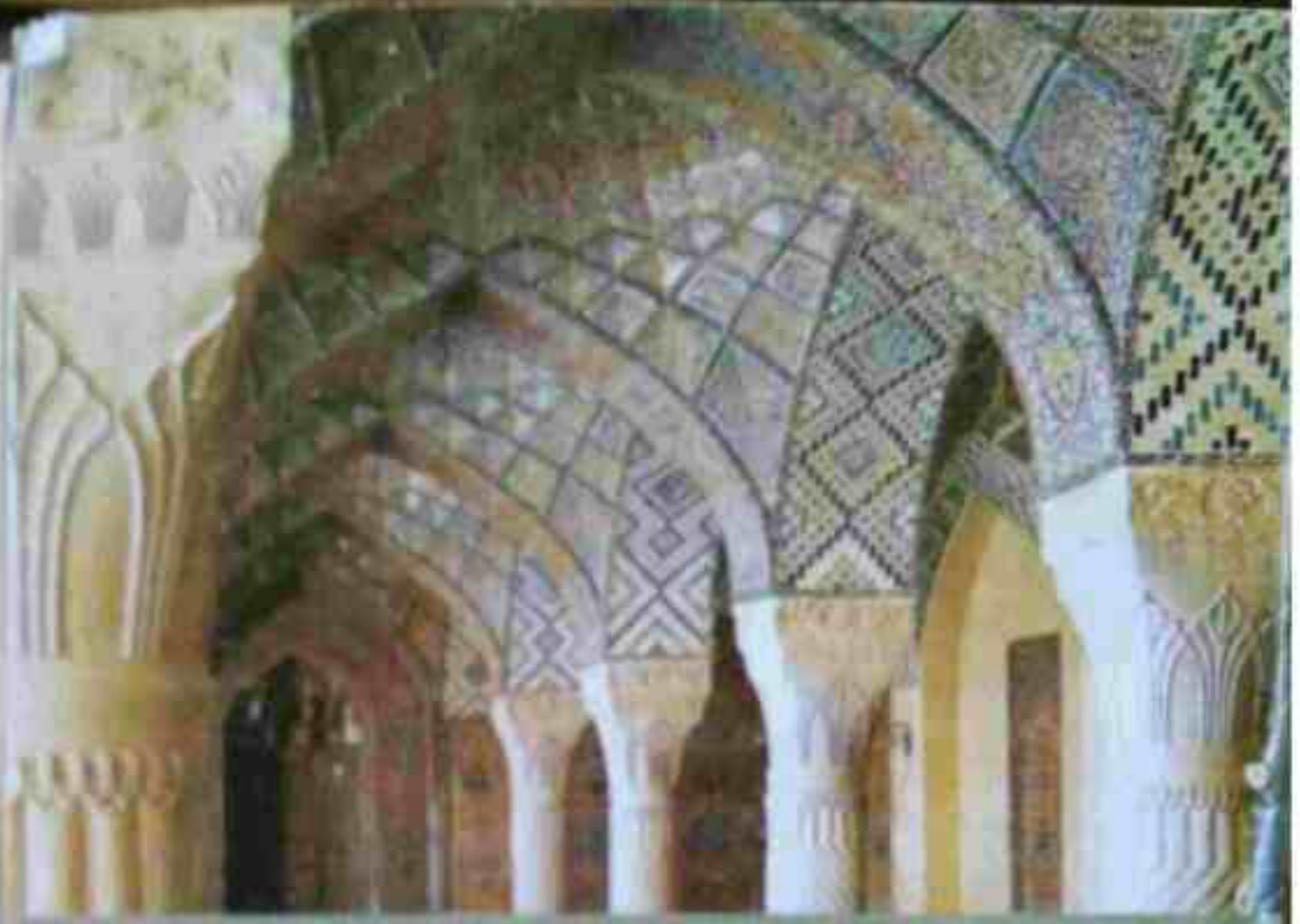
اعلیٰ حضرت کا دین
مولانا حکیم انیس الحق صاحب قاسمی

جانے اور وعظ سننے سے لوگوں کو روکتے ہیں اس خیال سے کہ کہیں لوگ حق بات قبول کرنے اور ہمارا حلوہ مانڈہ چھوٹ نہ جائے اور یہ تارِ عنکبوت ٹوٹ نہ جائے۔ ملاحظہ فرمائیے:

## یہ ہے بریلوی ایمان واسلام

(نعوذ باللہ العظیم) اور یہی وہابیت جس کا راز اب کھلا ہے۔ وہابیہ دجالیہ بریلویہ رضائیہ کے عقائد کفریہ جن کو جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی نے فرضی وہابیہ اسمٰعیلیہ کے عقائد کہکر اس کے قائل کو مسلمان کہا ہے۔

نصیب احمد رضا نے درج ذیل عقائد کو حضرت مولانا اسماعیل شہید کی طرف منسوب کرکے اپنے خیال میں ان کی وہابیت پر مہر ثابت کر دی ہے دوسری طرف یہ انہی حضرت شہیدؒ کو مسلمان بھی کہتا ہے ایسے عقائد رکھنے والا مسلمان ہے تو خود اعلیٰ حضرت بھی ایسا ہی مسلمان ہے جس کو قرآن وحدیث کا کوئی قانون اور امت کا کوئی فیصلہ مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

(۱) خدا وہ ہے جسے مکان زمان جہت ماہیت ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے، مگر رضائیہ دجالیہ فرقہ کل کفریات کو عقائد اسلامیہ کے ساتھ شمار کرتا ہے ۱۲ (۲) خدا کا سچا ہونا کچھ ضروری نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے، جبھی تو مجدد البدعات اور تمام اذناب بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں سچ کہنا ان کے دھرم میں بڑا پاپ ہے اگر سچ کہیں تو نعوذ باللہ ہی جہنم رسید نہ ہو جائے ۱۲ (۳) خدا کی بات پر اعتبار نہیں

اگرچہ ان کی بدعت اور ضلالت میں شک نہیں۔"

پیارے مسلمانو! خدارا اس گستاخ بے ادب وہابی کی جرأت تو دیکھو کہ تمام ائمہ دین اور فقہاء کرام کو تو بے احتیاط کہتا ہے اور خود محتاط بنتا ہے تو سوچیے کہ کربلی جج کو چلپی کافر کہنے سے احتیاط کس نے بتائی فقہائے کرام نے! کسی مسلمان کے کلام میں جس قدر بھی احتمال کفر کے ہوں مگر ادنیٰ سے ادنیٰ ضعیف سے ضعیف بھی جب تک اس کلام میں معنی اسلامی کا احتمال ہو تو مفتی پر واجب ہے کہ وہی معنی لے جسمیں مسلمان مسلمان بنا رہے، یہ حکم تو فقہائے کرام اور ائمہ دین ہی نے بیان فرمایا جس کی بنا پر خانصاحب آج احتیاط فرماتے ہیں، یہ ائمام ائمہ دین و جمہور فقہا محتاط نہیں، انہوں نے بے احتیاطی سے ایک مسلمان کو جزماً قطعاً یقیناً کافر کہدیا جس شخص کے کافر کہنے میں ایک دجال کذاب مفتری بھی احتیاط کرے تمام فقہاء کرام اور ائمہ دین اُسے بے دھڑک بے احتیاطی سے قطعاً یقیناً یہ کافر فرمائیں (وہ بھی ایک نہیں دو نہیں تین نہیں جمہور فقہاء، وہ بھی کوئی معمولی نہیں اصحاب فتویٰ اکابر واعلام ائمہ دین) یہ بات تو قطعاً محال ہے۔

اب بجز اس کے اور کیا کہا جائے کہ خانصاحب پکے غیر مقلد وہابی ہیں کہ کسی عالم کی نہیں سنتے، کسی مفتی کی نہیں مانتے، ائمہ دین کے قول کو خلاف احتیاط فرماتے ہیں حالانکہ فتویٰ کفر میں احتیاط واجب و فرض ہے تو اب اگر وہ خلاف احتیاط ہے تو فتویٰ ہی غلط ہے اور اگر فتویٰ صحیح ہے تو اس میں احتیاط ضرور برتی گئی ہے تو اب اس کے خلاف کرنے والا خود وہابی بلکہ بے ایمان مرتد کافر ملعون ہے ورنہ ان کی

طرف فتویٰ لزوم کفر وارتداد وازسر نو کلمہ اسلام پڑھنے کی نسبت کرنے والا دجال وکذاب خائن ہے جسیں کو خانصاحب اور ان کے اذناب قبول ہی نہیں کرسکتے تو فرمائیے اب ہمارا عرض کرنا کیسا صحیح ہوا کہ خانصاحب خبر تقلو اور در پردہ وہابی نکلے خانصاحب مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کو صرف وہابی ہی نہیں کہتے بلکہ ان کا امام بتلاتے ہیں اور ان کے کلماتِ کفریہ فرماتے ہیں جو ابھی مذکور ہوئے مگر پھر بھی حکم کیا ہے ملاحظہ ہو تمہید ایمانی ص۴۲ اس میں سبحان السبوح کے صفحہ ۹۰ کی عبارت نقل فرماتے ہیں کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وہو الجواب وبہ یفتیٰ وعلیہ الفتویٰ وہو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور یہی فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد ہے اور اسی پر سلامتی اور اسی میں استقامت ہے۔ انتہیٰ

مولانا اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کے عقائد تو یہ بیان کئے جاتے ہیں جو ابھی نمبروار مذکور ہوئے جس کے ذکر کرنے سے بھی شرم آتی ہے مسلمان تو مسلمان کافر بھی خدائے قدوس کی طرف ان گندی باتوں کو نسبت کرتے ہوئے شرماتا ہے۔ مسلمانو! پیارے مسلمانو! خدا کے لئے غور فرمائیے یہ تو وہ باتیں ہیں کہ بازاری عورتیں اور مخنث ہیجڑے بھی گو ان فواحش میں مبتلا ہوں مگر ان کے ذکر کرنے سے ان کی بھی آنکھ نیچی ہو جاتی ہے، لیکن اس کے باحیا مجدد الکفر کو تو دیکھو کہ اس نے ایسے فواحش اور کفریات ملعونہ کو خدا کے ساتھ عقیدہ بتایا اور پھر بھی یہ حکم دیا کہ علماء محتاطین ایسے شخص کو جو معاذ اللہ خدائے ذوالجلال کو خنثیٰ مخنث، زانی، لوطی، فاعل، مفعول، جھوٹا، جاہل، چور وغیرہ غرض

یہ عقائد کس نے لکھے؟ خاں صاحب نے! کہاں؟ کتاب الافتراء والبہتان، باب رد السنت والایمان میں ان کا قائل بجز خانصاحب اور ان کے اذناب کے دنیا میں شاید کوئی بد نصیب ہی نکلے ازل سے یہ دولت اسی مجدد کی قسمت میں تھی مولانا اسمٰعیل صاحب شہیدؒ مظلوم اہل بدعت، اس سے بالکل بری اور پاک ہیں، ورنہ خانصاحب میں ہمت ہو تو ثابت فرمائیں مگر نقل مشہور ہے چور سہمے اُجالا کبھی بد عقیدوں نے کہیں اپنے جھوٹ ثابت بھی کئے ہیں؟ خیر یہ تو بحث دوسری ہے، ہمیں تو اس وقت یہ عرض کرنا ہے کہ یہ عقائد کسی کے ہوں اور کہیں اس نے بیان کئے ہوں واقعی ہوں یا غلط خانصاحب نے جو اپنا تحقیقی اور مفتی بہ مذہب اور معتمد اور مستند جس میں سلامتی اور استقامت ہے ان عقائد کے نسبت بیان فرمایا ہے، وہ کیا ہے؟ اور دنیا کے جماہیر علماء اور فقہاء کرام واصحاب فتاویٰ و اعلام کی تصریح اور حکم اور فتویٰ کیا ہے، جس سے معلوم ہو جائے گا کہ خانصاحب مسلمان ہیں یا وہابی، بلکہ کافر مرتد ملعون ہم کچھ نہیں کہتے خانصاحب ہی کے بیان سے مسلمان خود فیصلہ کرلیں۔

الکوکبۃ الشہابیۃ خانصاحب نے خاص مولانا اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کے رد میں لکھا ہے اور ان کے کافر ثابت فرمانے میں کوئی بے ایمانداری نہیں چھوڑی جس کے صفحہ ٦١ - ٦٢ پر یہ تحریر فرمایا:

> بالجملۃ ایہم ماہ و مہر نیمروز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقۂ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اس کے امام نافرجام پر جزماً قطعاً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہاء کرام واصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات

سمجھنے والے سمجھیں یہ امر بہت قابل غور ہے۔ اب تو خانصاحب سے دریافت کرو کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے ؎

چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند!

خاں صاحب آپکے سر پر مجددیت کی دستار بندھی ہے ایسے باکمال کہاں پیدا ہوتے ہیں صاحبزادوں سے تو ان تمام مقامات عالیہ کو ضرور ہی طے کرا دیا ہوگا اور عبدالباقی صاحب نے بھی ضرور ہی نمبر اول پاس کیا ہوگا جب ہی تو ۴۵ علوم بخشے گئے شرم آتی ہے ورنہ اچھی طرح آپ کی مجددیت کا پردہ فاش کرتے اور آپ باز نہ آئے اور توبہ نہ کی تو دیکھئے ہمیں کیا کیا کرنا پڑے گا۔ (۷) خدا وہ ہے جس کا علم حاصل کئے سے ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے (۸) خدا وہ ہے جس کا بہکنا (۹) بھولنا (۱۰) سونا (۱۱) اونگھنا (۱۲) غافل ہونا (۱۳) ظالم ہونا (۱۴) حتیٰ کہ مرجانا سب ممکن ہے (۱۵) کھانا (۱۶) پینا (۱۷) پیشاب کرنا (۱۸) بیجانہ پھرنا (۱۹) ناچنا (۲۰) تھیرنا (۲۱) نٹ کی طرح کلا کرنا (۲۲) عورتوں سے جماع کرنا (۲۳) لواطت جیسی بے حیائی کا مرتکب ہونا (۲۴) حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت خدا کی شان کے خلاف نہیں (۲۵) خدا کھانے کا منہ (۲۶) بھرنے کا پیٹ (۲۷) خدا مرد و زن کی دونوں علامتیں رکھتا ہے اور بالفعل موجود ہیں (۲۷ غایت ۳۱) واقعی آپ نے خوب سوچا جب آپ کا مذہب خنثیٰ مشکل ہے

تو معبود بھی خنثیٰ مشکل ہی ہونا چاہئے، عابد اور معبود میں مناسبت ضرور چاہئے، اسی وجہ سے خدا پرستی چھوڑ کر مخلوق پرستی کو اختیار کیا ہے اس بوڑھاپے میں خانصاحب پر مفا ہیں؟ اور خدائے قدوس کی نسبت؟ آپ ہی کا کام ہے معتقدین بہت خوش ہوتے ہوں گے (۲۸) صمد نہیں جوف دار کھکل (۲۹) سبوح قدوس نہیں (۳۰) خنثیٰ مشکل ہے (۳۱) کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے (۳۲) خدا وہ ہے جو اپنے آپ کو جلا اور مار سکتا ہے۔ (۳۲ سے ۳۴) خاں صاحب خدائے ذو الجلال والاکرام تو ان کفریات سے پاک ہے مگر ہاں آپ ایسا کرتے تو دنیا تو آپ کے زہر سے نجات پاتی، اب بھی اگر ایسی عنایت ہو تو خس کم جہاں پاک (۳۳) خدا وہ ہے جو اپنے آپ کو ڈبو سکتا ہے (۳۴) خدا وہ ہے جو زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر یا بندوق مار کر خود کشی کر سکتا ہے (۳۵) خدا کے ماں باپ جورو بیٹا سب ممکن ہیں (۳۵ و ۳۶) جی ہاں اگر وہابیہ رضائیہ کا خدا ایسا نہ ہوتا تو پھر لنگوٹ بند خدا کیسے ہوتا قبروں کو طواف سجدہ کیوں کیا جاتا بزرگوں کو حاجت روا کیسے مانا جاتا، بدعت سے خلق اللہ کیسے گمراہ ہوتی تثلیث کیسے ثابت ہوتی وغیرہ وغیرہ من الکفریات الرضویہ ما قدروا اللہ حق قدرہ واقعی دجال کم از کم اس قدر کذاب تو ہو لعنۃ اللہ علی الکاذبین (۳۶) خدا ماں باپ سے پیدا ہوا ہے (۳۷) خدا ربڑ کی طرح پھیلتا سمٹتا ہے جب ہی تو بدعتیوں کا پیٹ قابل پرستش ہے، غرض ادنیٰ سے

ادنیٰ بد عقلی خدائی کے قابل ہے معاذ اللہ ۱۲ (۳۸) خدا بر ہما کی طرح چومکھا ہے۔" پھر آپ کی پرستش اب کیسے ہوگی کہ وہ ایک صفت نہ پائی گئی تو کیا ہے اور چومکھے نہیں تو ذی الوجہین تو ضرور ہیں اور اس بنا پر تو چار منہ بھی ہو سکتے ہیں تو خانصاحب اب تو چومکھے بھی ہو گئے، آپ کو اور آپ کے اذناب کو مبارک ہو ۱۲ (۳۹) خدا ایسا ہے جس کا کلام فنا ہو سکتا ہے۔" جب وہ خود ہی فنا ہو سکتا ہے تو کلام میں ثبات کیا باقی رہا جو ماں باپ سے پیدا ہوا ہو اس کا کلام تو ضرور ہی فنا ہونا چاہئے اور کہو خانصاحب اس کا سلسلہ نسب کچھ آپ سے تو نہیں ملتا اور کسی کو خبر نہیں ہوئی کہ وہ ماں باپ سے پیدا ہوا ہے صرف آپ ہی کو اس کا علم ہوا اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ شاید آپ کی اس سے کچھ رشتہ داری ہے، جو لوگ خدا کے واسطے بیٹا ثابت کرتے ہیں ان کی آپنے بہت اعانت فرمائی اس صورت میں تو باپ بیٹا ماں کی تثلیث خوب اچھی طرح ثابت کر دی (۴۰) خدا بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں بندے جھوٹا نہ سمجھ لیں۔" خانصاحب اس خدائی صفت میں تو آپ نے وہ کمال پیدا کیا ہے کہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ ۱۲ (۴۱) خدا بندوں سے چرا چھپا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے (۴۲) خدا وہ ہے جس کی خبر کچھ ہے اور علم کچھ، اگر خبر سچی ہے تو علم جھوٹا اور اگر علم سچا ہے تو خبر جھوٹی" (۴۳) خدا وہ ہے جو سزا دینے پر مجبور ہے نہ دے تو بے غیرت ہے۔

(۴۲ سے ۴۸ تک) رضائیہ وہابیہ کے اصول پر جو کچھ کہا جائے بجا ہے جیسی روح ویسے ہی فرشتے، ایک بدعتی کا خدا ایسا ہی ہونا چاہیئے (۴۴) خدا اگر معاف کرنا چاہے تو حیلہ ڈھونڈتا ہے خلق کی آڑ میں (۴۵) خدا وہ ہے جس کی خدائی کی اتنی حقیقت ہے کہ جو شخص پیڑ کے پتے گن لے تو اس کی خدائی کا شریک ہو جائے (۴۶) خدا وہ ہے جس نے اپنا سب سے بڑھ کر مقرب ایسوں کو بنایا ہے جو اس کی شان کے آگے چمار سے بھی بدتر ہیں جو چوڑھوں چماروں کے لائق تمثیل ہیں (۴۷) خدا وہ ہے جس نے اپنے کلام میں خود شرک بوئے اور جابجا بندوں کو شرک کا حکم دیا ہے (۴۸) خدا وہ ہے جس کے سب سے اعلیٰ رسول کی شان اتنی ہے جیسے قوم کا چودھری یا گاؤں کا پردھان (۴۹) خدا وہ ہے جس نے حکم دیا کہ رسولوں کو ہرگز نہ ماننا رسولوں کا ماننا نرا خبط ہے۔

"آپ نے اپنے خدا کے حال پر بہت ہی رحم فرمایا جو اسی قدر صفات کمالیہ بیان فرمائیں ورنہ آپ تو ایسے لائق سپوت ہیں کہ اگر ساری عمر بھی ان خرافات کفریہ کو لکھے جاتے تو ختم نہ ہوتے یہاں تو جواب نہیں دینا ہے مگر سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (منقول از اخبار اہلحدیث) بعض عبارات بوجہ طول ترک کر دی گئی ہیں، اور بعض جگہ ایک دو لفظ واضح کر دیئے گئے ہیں ضمیر اور اشارہ کا مرجع اور مشار الیہ ظاہر کر دیا گیا ہے۔ (فتاویٰ رضائیہ ص۲۵، و ص۲۶)

> کافر باجماع ائمۃ الشان واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد، پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب۔ ١٢

یہ الفاظ تو خانصاحب کے بعینہا ہیں، مولانا اسمٰعیل صاحب مرحوم اور ان کے تبعین پر کس زوردار الفاظ سے خانصاحب جزمی قطعی یقینی اجماعی حکم لزوم کفر کا بیان فرماتے ہیں، گو یہ بھی خانصاحب کے بے شمار جھوٹوں میں سے ایک ہے (ملاحظہ رسائل ابن شیر خدا) مگر یہاں تو دیکھنا یہ ہے کہ جب خانصاحب اپنے کو ایک مقلد حنفی بیان کرتے اور وہابیہ غیر مقلد ہونے کو بڑا جرم فرماتے ہیں تو واقعہ میں اگر خانصاحب حنفی اور مقلد ہوتے تو فقہاء کرام و ائمہ عظام کے اس اجماعی جزمی قطعی یقینی حکم کے آگے سر جھکا دیتے مگر نہیں ایسے حکم کے سامنے اپنا حکم علیحدہ بیان فرماتے ہیں اور اس عبارت مذکورہ کے آگے ہی یہ کہتے ہیں۔

> اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسانی ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب ١٢ منتہی بلفظہ ١٢

| اور تمہید ایمانی ص۳۸ پر صاف صاف اعلیٰحضرت نے لکھا ہے |
|---|

علماء محتاطین انہیں (حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ) کافر نہ کہیں یہی صواب ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے یہی ہمارا مذہب ہے اسی پر اعتماد ہے اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ہے پھر اسی کتاب کے ص۳۹ پر اور زیادہ وثوق سے لکھا ہے، حاشا للہ حاشا للہ ہزار بار حاشا للہ حاشا للہ میں ہرگز ان (اسماعیل شہیدؒ) کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید (علماء دیوبند) کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں

مجموعہ

# رسائلِ چاندپوری

## جلدِ دوم

رئیس المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
ناظم تعلیمات و شعبۂ تبلیغ دارالعلوم دیوبند
خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

انجمن دعوتِ اہلسنت وجماعت

# نقل کفر کفر نباشد

## خانصاحب کے عقائد کفریہ لازمہ کا نمونہ

## ایسے عقائد دنیا میں کسی کافر اصلی کے بھی نہ ہونگے

۱ : خدا کا سچا ہونا ضروری نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

۲ : خدا کی ایسی ذات ہے جس میں ہر عیب اور نقص کی گنجائش ہے۔ (بدعت کا یہی مقتضا ہے)

۳ : خدا اپنی مشیخت بنی رکھنے کے لئے قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے اگر چاہے تو ہر گندگی سے آلودہ ہو جائے۔

(اسی وجہ سے کوئی گندگی نہیں جس سے بدعتی آلودہ نہ ہوئے ہوں)۔

۴ : خدا وہ ہے ......... اگر چاہے تو جاہل رہے۔

(جب ہی خدا وند عالم نے اہل بدعت کو علم سے محروم رکھا ہے)۔

۵ : خدا وہ ہے جس کا بہکنا۔ ۶ : بھولنا۔

۷ : سونا ۸ : اونگھنا۔

۹ : غافل ہونا۔ ۱۰ : ظالم ہونا

۱۱ : حتی کہ مر جانا سب ممکن ہے۔ ۱۲ : کھانا

۱۳ : پینا ۱۴ : پیشاب کرنا

۱۵ : پاخانہ پھرنا۔

وہ کس کا نام لیں گے ، تثلیث کے تو نصاریٰ قائل تھے اگر وہی بات ہوتی تو جدت کہاں تھی ، لہٰذا اب بجائے تثلیث کے تربیع ہوئی ماں باپ اور خدا اور ایک بیٹا۔ بدعتیو! مبارک ہو بڑھتی دولت ہے۔ انتہو خیر الکم۔

○

خان صاحب کے عقائد کفریہ ملعونہ لازمہ خدائے قدوس جل مجدہٗ اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسے ناپاک اور گندہ ہیں جن کا ذکر کرنا بھی دشوار ہے ۔ مگر خان صاحب کا اقراری کفر و ارتداد ثابت کرنے کے لئے بمجبوری تمیس ۳۰ بیان کئے گئے ۔ فتدبر فیہ۔

جس شخص کے ایسے عقائد ملعونہ کفریہ ہوں ، بلکہ اس سے بھی اور بدتر خان صاحب کا اس کی نسبت یہ حکم ہے

" علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے

وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وھو المذھب و علیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد ۔ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتوے ہو اور اسی پر فتوئے ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت "

(تمہید ایمانی ، ص ۴۲)

○

مسلمانو! یہ ہے خان صاحب کا مذہب اور دین ایمان ۔

خان صاحب کی کفری منڈی میں ابھی بہت کچھ ہے یہ ایک نمونہ ہے ۔

دیکھئے مولوی حامد رضا خان صاحب اور مراد آبادی اشتہاری کیا جواب مرحمت فرماتے ہیں ؟

مجموعہ
رسائل چاندپوری
تصنیف لطیف
رئیس المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
ترتیب و تقدیم
فخر اہل سنت حضرت مولانا قاری عبدالرشید مدظلہ
سابق استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ۔ لاہور

منظور ہو تو اس سے مطلع فرمایئے گو یہ امر ظاہر کرنا ضرور نہ تھا مگر فقط اس وجہ سے کہ مجھ کو واقعی ایک بہت بڑی فیصلہ کن تقریری گفتگو آپ سے منظور ہے۔ یہ عرض کرتا ہوں کہ میں وہی شخص ہوں کہ پٹنہ میں جو آخری وعظ جدوہ کا آپ بیان فرما رہے تھے اور کئی ہزار آدمیوں کا مجمع تھا اور بندہ نے کھڑے ہو کر اس مجمع میں آپ سے زبانی گفتگو کی درخواست کی تھی اور اہل مجمع نے دس منٹ کے بعد جواب کا وعدہ کیا تھا۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد بندہ پھر کھڑا ہوا اور دوبارہ گفتگو کی درخواست کی پھر بھی وہی جواب ملا۔ بعدہٗ آپ دعا مانگ کر تشریف لے گئے اور زبانی گفتگو سے گریز کیا۔ آپ یاد کیجئے کہ یہ واقعہ صحیح ہے یا نہیں۔ میں وہی شخص ہوں کہ جو اس وقت بھی آپ سے گفتگو کو آمادہ تھا کہ جب بالکل آپ کا مجمع تھا اور اب تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہزاروں اس طرف کے بھی ہوں گے اسی دن آپ کی حقانیت کی حقیقت کھل جاتی مگر خدا کو منظور نہ تھا۔ اب ان شاء اللہ یہ موقع ہے جس سے یہ امید اظہار حق کی ہے۔ بشرطیکہ آپ اس دفعہ کی طرح پہلوتہی نہ فرمائیں جواب کے واسطے اور رجسٹری کے واسطے ٹکٹ جاتا ہے۔ آپ ہفتہ کے اندر مشورہ فرما کر جواب مرحمت فرمائیں کہ ان سوالات کا جواب خود دیں گے یا دوسرے سے دلوا دیں گے تو کب تک یا مناظرہ ہی منظور نہیں۔ صاف جواب مرحمت ہو واضح ہو کہ جو امور آپ کی ذات کے ساتھ متعلق ہیں یا جن میں حوالہ کتب کی ضرورت نہیں ان کے علاوہ تمام امور کا جواب بحوالہٗ کتب معتبرہ حنفیہ، فقہ و اصول فقہ و کلام ہونا چاہیے۔ مجددیت سے کام نہ لیا جائے آپ جو اپنی تصنیفات میں اکثر جگہ اپنے فتاویٰ کا حوالہ دیتے ہیں میں ان جلدوں کا نہایت مشتاق ہوں اور بہت کوشش کی مگر دستیاب نہ ہوئیں اگر یہ فرضی کتاب نہیں تو عنایت کر کے اس مجموعہ فتاویٰ کی تمام جلدیں اور علم غیب میں جو آپ کا رسالہ ہے ضرور ویلو کر دیجیے۔

اگر آپ نے بندہ سے گفتگو کی تو خدا چاہے آپ کو بھی لطف آ جائے گا ور مدت العمر کی چالاکیاں خوب ہی کھل جائیں گی۔ اگر میری حالت کی پوری تحقیق منظور ہو تو اپنے وزیر اعظم مولوی وصی احمد صاحب سورتی سے دریافت کر لیجیے میں جلسہ پوکھریرا میں بھی آپ سے اور آپ کی جماعت سے مناظرہ کو بالکل مستعد تھا مگر آپ تو عرب میں شریف مکہ کو مرید کرنے تشریف لے گئے تھے ہاں قاضی عبد الوحید صاحب و ہدایت رسول و مولوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل
كلمة الهادي الى سواء السبيل
في
جواب من لبس الحق بالاباطيل
چند غلط تاویلات و تجاوزات
اور
اُن کا علمی و شرعی محاسبہ
حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ
مکتبۃ المفتی
جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ

شعر اول میں حضرت شیخ کا عز وجلال خدا سے کم نہ ہونا اس دلیل سے ظاہر کیا گیا ہے کہ بادشاہ کی عنایت جس پر ہوتی ہے اس کو بادشاہ مثل اپنے بنالیتا ہے لیکن اول تو دنیاوی بادشاہوں کے متعلق یہ بھی کلمہ صحیح نہیں ہے۔ بادشاہوں کی عنایتیں اپنے مقربوں پر ضرور ہوتی ہیں مگر اپنے برابر وہ کسی کو بادشاہ نہیں بنالیتے اور علم عقائد وکلام کی رو سے تو یہ امر قطعاً محقق ہو چکا ہے کہ ذات وصفات باری تعالی اس قادر مطلق کے احاطۂ قدرت سے باہر ہیں۔ اور اسی لئے خدا تعالی کو اپنے مثل کی ایجاد پر قادر نہیں مانا جاتا لہٰذا یہ دلیل لغو قرار دیئے جانے کے بعد یہ مضمون رہ جاتا ہے کہ العیاذ باللہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ خدا تعالی کے ہمسر اور مثل ہیں اور یہ صریحاً شرک ہے اور اس صورت میں اس شعر بنانے والا مشرک اور خارج از اسلام سمجھے جانے کے قابل ہے۔ دوسرے شعر میں لفظ مالک خدا کے معنوں کے استعمال ہوا ہے اور اس صورت میں شعر کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہوا کہ حضرت شیخ محبوب الٰہی ہیں اور محبوب ومحبّ میں کوئی فرق نہیں ہوتا لہٰذا حضرت شیخ عیاذاً باللہ خدا ہوئے اور میں تو خواہ کچھ ہی ہو خدا ہی کہوں گا۔ اس اصرار علی الشرک کی وجہ سے بھی اس فتوے کے مستوجب ہیں جو شعر اول کے متعلق دیا جا چکا ہے اور کسی تاویل سے یہ حکم بدل نہیں سکتا۔ (۱)

## مولوی احمد رضا خان کا غلو

کفار مکہ رزاق، مالک، زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرنے والا، مد برامر محض اللہ تعالی کو تسلیم کرتے تھے ان صفات میں اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو شریک اور سہیم نہیں سمجھتے تھے مگر اس کے باوجود بھی قرآن نے ان کو مشرک کہا ہے۔ تعجب ہے کہ مولوی احمد رضا خان ان سے بھی بازی لے گئے پھر بھی وہ اعلیٰ حضرت، مجدد مأۃ حاضرہ۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کو برملا برعالم کا خطاب دیا ہے

---

(۱) امداد الفتاوی ص ۷۷، ۷۸

ع ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر (۱)
''بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا''

مولوی صاحب مولوی احمد رضا خان کے بارے میں مزید کہتے ہیں وہ صرف جذبہ عشق میں بدعت کی حد تک پہنچے جذبہ عشق کو بدعت کا سبب کہنا اعجوبہ ہے۔ کیونکہ عشق نبوی کی پہلی منزل تو اتباع اور اطاعت ہے بدعت تک پہنچانے والا جذبہ عشق نہیں ہوتا بلکہ اتباع ہوا و ہوس ہی ہو سکتا ہے۔

## تبلیغی ہجوم میں اضافہ ہوا تو طلب علم میں کمی آگئی اور لوگوں میں ایک نئی سوچ نے جنم لیا

قولہ تو سال اگر لگے جاہل بن کے کچھ طلب گار بن کے پھر آپ لوگ ہیرا بن جاؤ گے ایسا اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فیضان اتارے گا کہ تم انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بن جاؤ گے۔ ایک مدرسے کے چند لڑکوں پہ زندگی کھپا دینا، سارے عالم کے انسانوں پر اثر انداز ہوں۔ سال لگانے سے ترجیحات بدلنا مقصود ہوتا ہے تبلیغ بھی اب اتنا وسیع عمل ہو چکا ہے کہ اس میں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جن کو اللہ تعالیٰ علم بھی دے اور مزاج بھی ان کا مولانا سعید احمد خان صاحب والا ہو تو سال تم لگاؤ اور ایسے نہ لگاؤ جیسے مولوی رد۔ بے ہیں یہ تمنا ہے کہ تم سال لگاؤ جیسے دیہاتی آدمی لگاتا ہے سال گزارنے کے چکر میں ناقدری کرتے ہیں (مولوی) پھر بغیر کچھ لئے واپس آجاتے ہیں۔

الجواب جب سے تبلیغی ہجوم میں اضافہ ہوا ہے طلب علم میں کمی آگئی اور روز

---

(۱) حدائق بخشش، ص ۳۸، ج ۱

# شرح

# العقيدة الطحاوية

اردو زبان میں عقیدۃ الطحاویۃ کی پہلی بے نظیر شرح، مکمل ترجمہ، تشریح اور حل لغات کے ساتھ ساتھ اہل سنت والجماعت کے عقائد کو قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ مزین کیا گیا


جناب مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید کراچی


اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون

الله تعالىٰ، وهي درجة الراسخين في العلم . لان العلم علمان، علم في الخلق موجود وعلم في الخلق مفقود، فانكار العلم الموجود كفر، وادعاء العلم المفقود كفر، ولايثبت الايمان الابقبول العلم الموجود، وترك طلب العلم المفقود .

ترجمہ: پس یہ تمام وہ باتیں ہیں جن کو ان اولیاء اللہ نے عملاً اور اعتقاداً قبول کیا جن کے دل نور ایمانی سے منور تھے۔ یہ مقام راسخین فی العلم کو نصیب ہوتا ہے علم دو طرح کا ہے ایک علم مخلوق میں موجود ہے اور دوسرا علم مخلوق میں ناپید ہے، موجود علم کا انکار اور مفقود علم کا دعویٰ کفر ہے، موجود علم کے قبول کرنے اور مفقود علم کے ترک کرنے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

**تشریح:** قولہ ھذا...... الخ: اس سے اشارہ ہے، منزل من اللہ شریعت کی طرف جس کو اعتقاداً اور عملاً تسلیم کرنا واجب ہے۔ "علم المفقود" سے مراد تقدیر کا وہ علم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے مخفی رکھا اس کو حاصل کرنے کے درپے ہونے سے روک دیا۔

"علم الموجود" سے مراد شریعت کے اصول اور فروع کا علم ہے جس کو حاصل کرنے اور اس سے اراستہ ہونے کا حکم دیا۔

شریعت کے کسی علم کا انکار کفر ہے، نیز علم غیب کا دعویٰ بھی کفر ہے۔

قوله تعالىٰ: ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِن رَّسُولٍ﴾ (الجن: ٢٦، ٢٧)

ترجمہ: (وہی) غیب (کی بات) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا، ہاں! جس پیغمبر کو پسند فرمائے۔

وقوله تعالىٰ: ﴿ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في الارحام وما تدرى نفس ماذا تكسب غدا، وماتدرى نفس بأى ارض تموت إن الله عليم خبير﴾ (لقمان: ٣٤)

## مولانا احمد رضا خانصاحب کے فتاویٰ خود انہیں پر لوٹ گئے

ارشاد فرمایا کہ الکوکب الشہابیہ فی تکفیر ابی الوھابیہ میں مولانا احمد رضا خانصاحب نے حضرت اسماعیل شہید کو ابو الوھابیہ قرار دے کر جگہ جگہ ان کی تکفیر کی ہے۔ یہاں تک کہ لکھا ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، اس کا نکاح ختم اس کی اولاد حرامی۔ مگر آخر میں لکھتے ہیں کہ علماء محتاطین نے ان کی تکفیر نہیں کی اور میں بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔ اس عبارت سے جو فتاویٰ شروع یا درمیان کتاب میں ہے وہ سب ان پر لوٹ گئے کفر کا فتویٰ بھی، نکاح ٹوٹنے اور اولاد کے حرامی ہونے کا بھی۔

## حضرت عمر کا باوجود بشارتِ جنت کے اپنے اوپر نفاق کا خوف کیوں

عرض: ایک صاحب نے کہا کہ حضرت ایک اخبار میں کسی شیعہ نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ (نعوذ باللہ) منافق تھے کیونکہ بار بار حضرت حذیفہ سے معلوم کرتے کہ میرا نام منافقین کی فہرست میں تو نہیں ہے کہ کہیں نفاق ظاہر نہ ہوجائے۔

ارشاد: حدیث پاک میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ بادل کو دیکھتے تو گھبرا کر مسجد میں چلے جاتے نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے۔ لوگوں نے اس کی وجہ معلوم کی تو فرمایا کہ پچھلی امتوں پر اسی شکل میں عذاب آیا ہے۔ ارشاد ہے۔ فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتہم الی قولہ۔ عذاب الیم۔ حالانکہ کلام پاک میں فرمایا ہے۔ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم۔ جس کی بنا پر یقین تھا کہ میرے ہوتے ہوئے عذاب نہیں آئے گا لیکن پھر بھی اس کا خوف اور مذکورہ معمول اس لیے تھا کہ معلوم تھا کہ حق تعالیٰ شانہ کو اس کے خلاف پر قدرت ضرور ہے۔ اسی طرح حضرت عمر کے بارے میں حدیث پاک میں خوشخبری ہے عمر فی الجنۃ لیکن آپ کو معلوم تھا کہ حق تعالیٰ شانہ کو اس کے خلاف پر بھی قدرت ہے اس لیے آپ حضرت حذیفہ سے معلوم کرتے کہ میرا نام منافقین کی فہرست میں تو نہیں۔

## امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اور علامہ سیوطی ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کے ربیب ہیں

ارشاد فرمایا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ سے ان کے والد کے انتقال کرنے

إن من البيان لسحرا
ایسے خطیب کے خطبات جس کی زبان میں پانی کی سی روانی جس کے عقائد میں پہاڑوں کی پختگی
جس کی آواز میں بادلوں کی سی گرج جس کے افکار وارادوں میں آسمان کی بلندی تھی
خطباتِ دینپوری
خطیب العصر علامہ حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ
بانی جمعیت اہلسنت
جلد چہارم
ترتیب
قاری جمیل احمد احمر
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ناظم علی جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور کینٹ
ناشر
انجمن خدام الاسلام
باغبانپورہ لاہور
0300-9496702

میرے ساتھ کیا ہو گا۔ کیونکہ عالم الغیب کون ہے؟ (اللہ) اگر نبی ﷺ خود کہہ دیں کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں، قصور والو! خدا تمہارے قصور معاف کر دے۔ بتاؤ پھر نبی پر یقین کرو گے؟ (انشاء اللہ)

تو سنو۔ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ میرے محمد اعلان کر دو کہ میں خدا کے خزانے کا مالک نہیں ہوں۔ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ میں خدا کے خزانے کا مالک بھی نہیں ہوں، غیب دان بھی نہیں ہوں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ نبی کا بیان سچا ہے یا قصور کا نادان سچا ہے؟ (نبی کا بیان) نبی کا بیان سچا یا مولوی کا اعلان سچا؟ (نبی کا بیان) پیغمبر کا فرمان سچا یا مولوی کا بیان سچا؟ (نبی کا فرمان) مولوی جھوٹا اللہ کا رسول سچا (بے شک) وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اگر میں محمد عالم الغیب ہوتا تو احد میں دندان مبارک شہید نہ ہوتے۔

بئر معونہ پر صحابہ شہید نہ ہوتے۔ عائشہ پر تہمت آئی، میں چالیس دن نہ روتا۔ دوستو! میں عالم الغیب نہیں ہوں۔ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ زمین و آسمان میں جتنی چھپی ہوئی چیزیں ہیں، ان کو کون جانتا ہے؟ (اللہ) ایمان تازہ ہوا؟ (جی) یہ لوگ قرآن کے منکر ہیں۔ قرآن کے منکر کسی اور جگہ چلے جاتے ہیں۔ اللہ ان کو توبہ کی توفیق دے۔ (آمین)

## حضرت حسین کی تین شرطیں:

حضرت حسین نے کربلا میں تین شرطیں پیش کیں:

۱۔ مجھے یزید سے ملنے دو۔

۲۔ مجھے مدینہ جانے دو۔

# نقوشِ رفتگاں
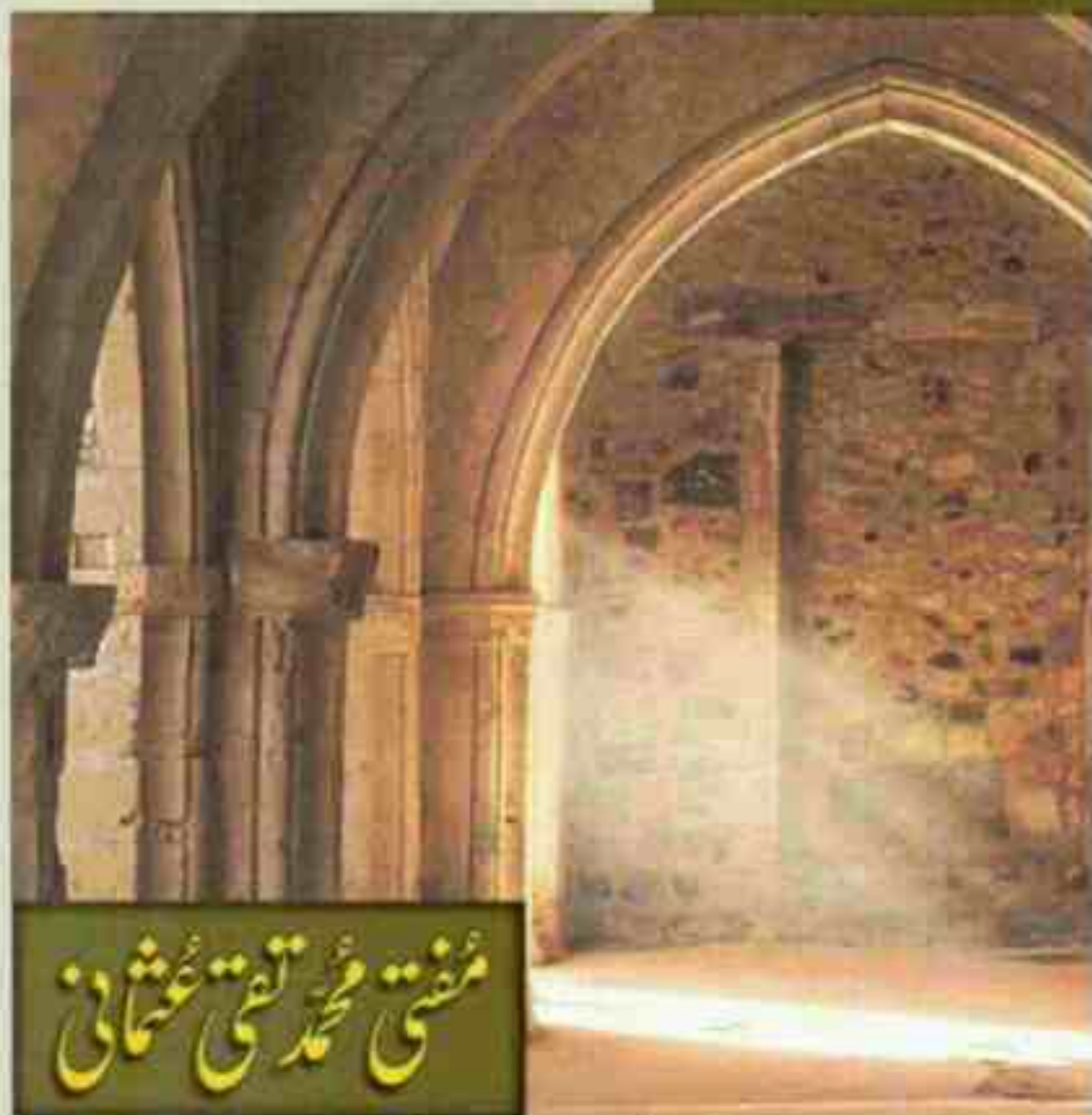
مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

مصنف ( محمد نقی اجمیری ) نا معلوم تھا۔ جب وہ چھپی تو ہمارے حلقوں میں ہاتھوں ہاتھ لی گئی اور اسی زمانے میں حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے جب ''الشہاب الثاقب'' لکھی تو اس کے اعتماد پر ۲ حوالے دیدیئے۔ اس غلطی نے ''الشہاب الثاقب'' کی افادیت کو بہت نقصان پہنچایا۔ ( مولانا مرتضیٰ حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خیال تھا کہ یہ غالباً بریلی ہی سے پھینکا ہوا جال تھا، ناواقفی سے ہمارے حضرات اس میں پھنس گئے۔ ) واللہ اعلم

آپ کے مکتوب سے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے ''الشہاب'' کا ابتدائی واقعاتی حصہ زبان کی تبدیلی کے ساتھ اس کتاب میں شامل کر دیا ہے۔ میں ''سیف النقی'' والی بات اس لئے لکھ دی کہ آپ کے علم میں رہے۔ حال میں سنا ہے کہ ناواقفی کی وجہ سے دیوبند کے کسی کتب خانے پھر وہ چھاپ دی ہے۔

بڑا افسوس اور قلق ہے کہ میرے لئے اب سفر بہت مشکل ہوگیا ورنہ میں چاہتا تھا کہ ایک دفعہ ہفتہ عشرہ کے لئے ادھر جاؤں۔ کراچی یا لاہور میں قیام کروں اور پھر ذی استعداد نو فضلاء اور منتہی طلبہ کو بریلوی فتنہ سے مسلمانوں کے دین و دنیا کی حفاظت کرنے کی تیاری میں کچھ ان کی مدد کروں۔ یہ طائفہ ضرر کے لحاظ سے قادیانیوں سے بھی بڑا فتنہ ہے۔ اس سے امت کی حفاظت کے لئے کچھ واقفیت کے ساتھ نئی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ لیکن میری صحت کہ میں سفر سے معذور ہوں۔

# المدد یا عبدالقادر کہنا

شیئاً للّٰہ یا عبد القادر محی الدین فی القلب حاضر جیلانی بالله البادر المدد یا عبدالقادر.

بعض لوگ بطور وظیفہ یوں کہا کرتے ہیں "یا عبدالله القادر شیئاً للّٰہ" اس میں راجح عدم تکفیر ہے (یعنی کفر تو نہیں) لیکن خوف کفر سے خالی نہیں۔

میرے عزیز دوست! یہ فتویٰ تو صرف شیئاً اللہ یا عبدالقادر کہنے والوں کے لئے ہے اور المدد یا عبدالقادر کہنا اور یقیناً مدد کرنے والا سمجھنا تو مسلک حنفیہ میں قطعاً کفر ہے سنئے دوسرا فتویٰ۔

"جس نے گمان کیا کہ بھلائی یا برائی غیر کی طرف سے ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے کافر ہوا اور اس کی توحید باطل ہوئی۔"

میرے محسن صاحبان اگر آپ کو اجالا دیکھنا ہو تو ضد سے جہالت سے رسم و رواج سے کفر شرک سے بدعت اور نفسانیت سے توبہ کر لیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کے دل کی گمراہی کا اندھیرا دور ہو جائے گا اور آپ کو دین حق کا اجالا ہی اجالا نظر آنے لگے گا سمجھے میرے بھولے بھیا!

اللہ کی پناہ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھ کر ہمارے علماء حنفیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ:

"اکثر جاہل میلاد خواں ایسے اشعار پڑھتے ہیں کہ ان اشعار کے (پڑھنے سے کفر ہونے میں کسی کو خلاف نہیں ہے اور حرام سے کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔"

میرے عزیز دوست! صحیح اور سچے مذہب کو مان لینا چاہئے۔ تاویلیں کر کے اپنے مطلب کا راستہ ڈھونڈھنا نہ چاہئے کیوں کہ جتنی امتیں گمراہ ہوئی ہیں وہ صرف دو باتوں سے ہوئی ہیں: ایک تو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو حاجت روا سمجھنے سے اور دوسرے

فاضل بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کا مفصل و مدلل جواب

# الشِّهابُ الثّاقِب

## علی

## المُسترِقِ الکاذِب

از

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ

معہ

غایۃ المامول
فی ترشیح الاصول فی تحقیق علم الرسول ﷺ

از

علامہ سید احمد آفندی برزنجی مفتی مدینہ منورہ

ترغیم حزب الشیطان
بتصویب حفظ الایمان

از

حضرت مولانا ابو الرضا محمد عطاء اللہ قاسمی بہاری

ترتیب و تقدیم

فخر اہل سنت مولانا قاری عبد الرشید لاہوریؒ

استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور۔

بانی انجمن ارشاد المسلمین لاہور


ادارہ تحقیقات اہلِ سنت

بلال پارک، بیگم پورہ لاہور

آیا جو کہ پکارا جاتا تھا احمد رضا خان۔ ﴾

یہاں پر ملاحظہ کیجئے نہ لفظ علامہ ہے نہ تحریر ہے نہ مدقق نہ محقق و امام ہے نہ رئیس وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ یہ الفاظ تقریظ میں لکھے گئے تھے حتیٰ کہ لفظ مولوی وغیرہ بھی استعمال نہ کیا اور نام کو مجدد بریلوی کے اسی طرح ذکر کیا جیسا کہ ایک عامی شخص کو ذکر کرتے ہیں۔ الفاظ تعظیمیہ اور دعائیہ سے بالکل خالی کردیا اسی صفحہ سطر ۲۰ میں فرماتے ہیں:

ثم بعد ذلک اطلعنی احمد رضا خان المذکور علیٰ رسالة له.

﴿یعنی پھر اس کے بعد مطلع کیا مجھ کو احمد رضا خان مذکور نے اپنے ایک رسالہ پر۔ ﴾

دیکھیے یہاں پر کس طرح عوام کے اسماء کی طرح میاں خاں صاحب کا نام لیا جارہا ہے اگر یہ بھی فضائل کے ساتھ موصوف باقی رہتے جو کہ اولاً علماء حرمین شریفین کو خیال ہوا تھا تو کچھ نہ کچھ تو الفاظ تعظیمی استعمال کیے جاتے۔ صفحہ ۴ سطر اول میں فرماتے ہیں:

و لم یقل بحصولها لغیره تعالیٰ احد من ائمة الدین فلم یرجع عن ذلک و اصرو عاند.

﴿یعنی اور نہ کہا ان معلومات غیر متنازعہ کے حاصل ہونے کو غیر خدا تعالیٰ کے لیے کسی نے بھی دین کے اماموں میں سے پس رجوع نہ کیا احمد رضا نے اس سے اور اصرار کیا اور عناد کیا۔ ﴾

اس عبارت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ علماء مدینہ منورہ کے نزدیک دجال بریلوی تمام علماء دین اور شرع متین کا مخالف ہے اور باوجود اس کے حق کو قبول نہیں کرتا اور اپنے خیال باطل پر اصرار کرتا ہے اور معاندین حق میں سے ہے۔ حضرات ذرا غور فرمائیں کہ یہ الفاظ مجدد بریلوی کی کس شان اور کس مرتبت پر دلالت کرتے ہیں۔ اسی صفحہ پر سطر ۲ میں فرماتے ہیں:

ولما کان زعم هذا غلطا و جرء ة علی تفسیر کتاب الله بغیر دلیل احببت الآن ان اجمع کلاما مختصرا.

﴿یعنی اور جب کہ اس شخص کا قول یا گمان غلط تھا اور جرأت تھی کتاب اللہ کی تفسیر پر بلا دلیل تو دوست رکھا میں نے اس کو کہ جمع کروں ایک مختصر کلام کو۔ ﴾

اس سے ظاہر ہوگیا کہ مجدد بریلوی کی تحریرات دعاوی از قبیل گمان ہیں اور وہ بھی بالکل غلط اور نیز اس کے یہ شخص کتاب اللہ یعنی قرآن کی تفسیر پر جری ہے۔ بلا دلیل تفسیر کرنے کو تیار ہو جاتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ من فسر القرآن برأیه فقد کفر یعنی جس نے قرآن کی

زیادہ یعنی اوصاف باری عزوجل سے مدح کرتا ہے جیسے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا۔

اس صفحہ سطر ۲۴ میں فرماتے ہیں وکسر شوکۃ المبطلین اور توڑ دیا انھوں نے شوکت اہل بطلان کو۔ اس سے معلوم ہوا کہ بریلوی اہل بطلان میں سے ہے اس کی شوکت توڑنا چاہیے

صفحہ ۲۳ سطر اول میں فرماتے ہیں فان اللہ عز و شانہ و جل سلطانہ قد اقتضت حکمۃ الباھرۃ ان یقیض لنصرۃ الشریعۃ المطھرۃ من صنادید الزمان و کماۃ الفضل والعرفان من یجدد معالمھا و یشدد عایمھا و یذب عنھا غوائل الزور والبھتان و ترھات الغی والطغیان ۲۱ کہ اللہ عزوجل کی حکمت باہرہ نے تقاضا کیا کہ معین کرے اپنی شریعت مطہرہ کی نصرت کے واسطے سرداران زمانہ سے اور بہادران فضل وعرفان سے اس شخص کو جو تجدید کردے شریعت کے نشانوں کی اور مضبوط کرے اس کے ستون کو اور دور کرے اس شریعت سے ہلاک کرنے والے جھوٹ اور بہتان کو اور باطل باتیں گمراہی اور طغیان کی۔

اس عبارت سے صاف طور سے واضح ہوگیا کہ مجدد بریلوی کے عقائد وکلمات، جھوٹ اور افترا اور گمراہی اور طغیان ہیں اور وہ اصحاب اضلال میں سے ہے اس کا مخالف شخص زندہ کرنے والا دین کا اور مضبوط کرنے والا ستون ہائے شرع متین کا ہے،

اور صفحہ ۲۳ سطر ۷ میں فرماتے ہیں۔ و لبس فی میادین المباحثۃ لامۃ المجادلۃ اور پہنایا بریلوی نے میدان مباحثہ میں خود مجادلہ کا،

اس سے معلوم ہوا کہ احمد رضا خان، ان کے نزدیک مناظر بلکہ مجادل ہے کہ خلاف حق پر جما ہوا ہے اور سطر ۸ صفحہ مذکورہ میں فرماتے ہیں فی اثبات دعاویہ الواضحۃ البطلان و خرافات اقاویلہ السافلۃ البرھان. اپنے دعوؤں کے اثبات میں جن کا باطل ہونا واضح تھا اس کے اقوال میں جو، از قبیل خرافات تھے جن کی برہان سافل اور کم درجہ کی تھی اس سے بخوبی کیفیت اس کے اقوال اور دلائل کی معلوم ہوگئی۔

اور سطر ۹ میں اسی صفحہ مذکورہ میں فرماتے ہیں کہ جر صمصام العزم بکمال الحد والحزم لحسم مادۃ شبھاتہ و استیصال شافۃ اباطیلہ و ترھاتہ کہ ننگی کیا مفتی شافعیہ نے اپنے عزم کی تلوار کو نہایت کوشش واحتیاط سے واسطے جلا دینے اس کے یعنی بریلوی کے شبہات کے مادہ کو اور واسطے جڑ سے زائل کردینے کے اس کے اباطیل کے زخموں کو، اس عبارت سے صاف طور پر قدر و منزلت مجدد بریلوی کی معلوم ہوتی ہے۔

اسی صفحہ سطر ۱۸ میں فرماتے ہیں۔ فزیف فیھا انا ویلہ و دحض اباطیلہ یعنی پس کھوٹا

رضاخانیوں کی
کفر سازیاں
رضاخانی کتابوں کے مضامین کا مستند مجموعہ، جس میں تقریباً ہر ایک نمایاں اور خادم ملت مسلمان پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے (اعاذنا اللہ)۔ مع سپاس نامہ جو بریلویوں نے جلیانوالہ باغ میں گولی چلانے والے رسوائے زمانہ ظالم انگریز جنرل اڈوائر گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جن پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے ان کی دینی خدمات کیا کیا ہیں۔
تالیف
مبلغ اسلام حضرت مولانا نور محمد مظاہریؒ
تبویب واضافات
علامہ ابونافع امدادی
مولانا محمد طیب ظفرمند
تحفظ نظریات دیوبند اکادمی
کراچی
وہابی کافر
قائد اعظم کافر
دیوبندی کافر

# خاتمہ

قارئین کرام! آپ حضرات نے اول سے آخر تک رضا خانیت کے علم برداروں اور اسلام کے پیشہ ور ٹھیکے داروں کے ان تمام تکفیری فتوؤں کو ملاحظہ کرلیا ہوگا، جو اسلام کی نام ور ممتاز ہستیوں و عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کے بارے میں دیا گیا ہے۔ اگر ان تباہ کن اور رسوائے عالم تکفیری فتوؤں کو حق و صحیح تسلیم کرلیا جائے تو اس کا لازمی نتیجہ اس قدر خوف ناک برآمد ہوتا ہے کہ جس کے تصور سے بھی اسلامی روح کانپ اٹھتی اور ایمانی غیرت شرمندہ ہوجاتی ہے۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار حضرات صحابۂ کرام علیہم الرضوان و بزرگان اسلام علیہم الرحمۃ نے بڑی بڑی مشقت اور عظیم تر مصیبت کو برداشت کرکے، یہاں تک کہ اپنی عزیز جان، قیمتی وانمول خون کو پانی کی طرح بہا کر اسلام کے مقدس کلمے کی ایسی اشاعت کی کہ آج اس کی نورانی شعاعوں سے دنیا کے ہر گوشے اور حصے کو جگ مگا دیا ہے۔ آج اسی مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر اکابر اسلام کی اس بیش بہا متاع گراں قدر سرمایۂ لازوال کمائی کو جو کلمہ گو مسلمان اور امت محمدیہ کی شکل میں دنیا کے ہر حصے میں موجود ہے، ان تکفیری ملانوں و کفر ساز ملاؤں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے بڑے گراں مایہ کو اپنی تکفیری قلم کی ایک جنبش سے سب کو کافر و مرتد بنا ڈالا ہے۔

ان تکفیری فتوؤں نے نہ صرف حضرات علمائے دیوبند (۱) ہی کو بلکہ عالم اسلام

(۱) احمد رضا خود اپنے فتوے سے کافر ہوگئے:

دیوبندیوں کو احمد رضا نے کافر کہا ہے، جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

احمد رضا خان نے حضرت مولانا عبدالسمیع دیوبندیؒ سے ابتدائی کتابیں درس نظامی کی پڑھی تھیں۔ وہ اپنے استاذ محترم کو خط میں بڑے تعظیمی الفاظ سے یاد کرتا رہا ہے۔ اس کے یہ خطوط استاذ محترم کے صاحب زادہ محترم مولانا عبدالرشید کے پاس محفوظ ہیں۔ جب دیوبندی استاذ کی تعظیم کی تو انہیں مسلمان سمجھا اور جب دیوبندی کو مسلمان سمجھا تو خود ہی اپنے فتوے کی تیز روشنی میں کافر ہوگئے۔ حوالے کے لیے دیکھیے "تاریخ دارالعلوم دیوبند"۔

سیفِ یمانی
حضرت مولانا محمد منظور نعمانی
المشرق

سنگین جرموں کا مرتکب بھی مسلمان ہے اُسے کافر کہنے والا آنحضرت ﷺ کا نافرمان ہے سخت بے احتیاط اور ہلاکت میں پڑنے والا ہے۔

حالانکہ یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ جو بدبخت ایسے مجرم کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ شفا شریف و بزازیہ

وفتاویٰ خیریہ وغیرہ میں ہے تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس ﷺ کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اُسکے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تمہید ص ۲۷۔

نیز اسی کے ص ۲۸ پر ہے۔

"مجمع الانہر و در مختار میں ہے جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اُس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔"

پھر اسی کے ص ۳۵ پر ہے۔

"نہ کہ ایک کلام تکذیب خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہم السلام والثنا میں صاف صریح ناقابل تاویل وتوجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اُسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام [1] ماننا ہوگا۔ اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے ابھی شفا و بزازیہ و دُرر و بحر و نہر و

فتاویٰ خیریہ ومجمع الانہر و در مختار وغیرہ کتب معتمدہ سے سن چکے ہو کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب خان صاحب کی پہلی عبارت کو ان تینوں عبارتوں کے ساتھ ملایئے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب خود اپنے اقرار سے کافر ہیں اُن کے کفر پر ساری امت محمدیہ کا اجماع ہے اب جو اُن کے کافر یا معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی اُنہی کے فتوے سے

---

[1] مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں خان صاحب کے اس فقرہ نے فیصلہ کر دیا کہ کسی کو کافر نہ کہنا اس کے مسلمان سمجھنے کو مستلزم ہے کہیے اب بھی یہ مطالبہ درست ہے کہ "کہاں اعلیٰ حضرت نے مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کو مسلمان لکھا ہے اگرچہ خان صاحب کا کفر ثابت ہونے کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شہید مرحوم کو کافر نہ کہیں جیسا کہ ان عبارات سے ظاہر ہے لیکن ہم نے بحمداللہ یہ بھی ثابت کر دیا کہ خان صاحب حضرت شہید مرحوم کو مسلمان سمجھتے ہیں منہ غفرلہ

ایسا ہی کافر ہے وہلم جرا۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

⑤ جو شخص قرآن عظیم میں جا بجا شرک مانے وہ مسلمان ہے اُسے کافر کہنا بے احتیاطی اور ہلاکت میں پڑنا ہے۔

⑥ جو بدبخت کہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام سے بکثرت شرک ہوئے وہ مسلمان ہے الخ۔

⑦ علیٰ ہذا جو ملائکہ کو مشرک بتلائے وہ بھی ان کے نزدیک مسلمان ہے۔ الخ

⑧ جس شخص کے کلام میں شرک کے انبار ہوں وہ بھی ان کے نزدیک معاذ اللہ مسلمان ہے۔

**توضیح** حضرت شہید مرحوم کے متعلق کوکبہ شہابیہ ص ۴۰ پر یوں گہرافشانی فرماتے ہیں:

① جا بجا قرآن عظیم ایک بات فرمائے اور یہ صاف اُسے غلط باطل کہہ جائے......

② اس کے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود۔

③ اس کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے۔

④ یونہی حضرات ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے۔

⑤ کھلے شرکوں کے بھاری طور سے خود اُس کے کلام میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہیں انتہی۔

لیکن باوجود ان تمام خرافات کے وہ خان صاحب کے نزدیک مسلمان ہی ہیں انہیں کافر کہنا گناہ ہے (دیکھو عبارات مذکورۃ الصدر)

⑨ جو بے دین اللہ سبحانہٗ کے علم کو ضروری نہ جانے بلکہ اس کا جاہل رہنا بھی (معاذ اللہ منہ) ممکن سمجھے وہ بھی ان کے نزدیک مسلمان ہے اُسے کافر نہیں کہا جاسکتا (استغفر اللہ منہ)

**توضیح** خان صاحب موصوف شہید مرحوم کے متعلق کوکبہ شہابیہ ص ۱۱ پر فرماتے ہیں۔

(اُس نے) "یہاں اللہ سبحانہٗ کے علم کو لازم وضروری نہ جانا اور معاذ اللہ اُس کا جہل ممکن مانا۔"
لیکن ہیں پھر بھی مسلمان لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

⑩ جو شیطان تمام امت محمدیہ ﷺ کو کافر مانے وہ علماء امت کے نزدیک تو یقیناً وقطعاً کافر

دیوبند سے بریلی تک
از
مولانا ابوالاوصاف رومی
حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہم مہتمم دارالعلوم دیوبند
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

تیز روشنی میں دیکھی ہوں تو معنی کفر نظر نہ آئے ہوں اور دیگر علماء دیوبند کی کتابیں
کو اندھیرے میں دیکھی ہوں تو معنی کفر نظر نہ آئے ہوں اور سوجھ گئی ہو ورنہ یہ بات
سمجھ سے بالاتر ہے کہ فتاوی رضویہ میں جس فرقہ وہابیہ کے عقائد نقل کئے ہیں
اس کی تکفیر میں بڑے حضرت کو شبہ کیوں رہا اور یہ جبرئیلی فتوی انہیں اس
وقت کیوں یاد نہیں آیا کہ "جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے
کافر ہے" حالانکہ یہ جبرئیلی فتوے نے ایسا خطرناک ہے کہ اس کی رو سے خود بڑے
بلکہ ان کے نیچے کے سارے چھوٹے حضرات کا بھی ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے
کیونکہ بڑے حضرت ایک جگہ یہ فرما چکے ہیں کہ میں ان کی تکفیر نہیں کرتا علماء محتاطین
انہیں کافر نہ کہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بڑے حضرت پر ایک دور یقیناً ایسا گزرا ہے
انہیں ان حضرات کے کفر میں شک تھا جس کی بناء پر وہ خود ہی اپنے اس
فتوے کی رو سے کافر ہوئے جاتے ہیں لہذا اب یہ ثابت کرنا ان کے
کے ذمہ ہے کہ اس دور شک کے بعد انہوں نے اپنے ایمان و نکاح
تجدید کب کی اس کے گواہ کون کون صاحبان ہیں اور وہ بھی مسلمان ہیں
نہیں؛ اگر یہ سب کچھ نہیں ہوا تو ہم بڑے حضرت اور ان کے متعلقین
کے حق میں کیا خیال کریں؟

## لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

**کفر کی مشین گن** اس کتاب کا نام "مجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ" ہے یہ
تھی اب سے تقریباً پچیس تیس سال پہلے شائع ہوئی تھی

خصوصی اشاعت

# افادات

## امام اہل سنۃ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خان صفدرؒ

(۱۹۱۴ء-۲۰۰۹ء)

۱

تھے؟ ان پر طائرانہ نگاہ ڈالیے:

(۱) اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کے لیے علم غیب، دلوں کے بھید جاننے، حاضر وناظر اور مختار کل ہونے کی صفت ثابت کرنا۔

(۲) تقرب لغیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا اور دیگر اشیاء کو تقریب لغیر اللہ کے لیے پیش کرنا۔

(۳) غیر اللہ سے امداد کن امداد کن کہہ کر مدد مانگنا۔

(۴) غیر اللہ کے نام کی منت ماننا اور چڑھاوا چڑھانا۔

(۵) نماز جنازہ کے بعد اجتماعی صورت میں دعا کرنا۔

(۶) میت کو دفن کرنے کے بعد چند قدم پر پھر رَل مل کر دعا کرنا۔

(۷) جنازہ کے ساتھ ساتھ بلند آواز سے ذکر کرتے جانا، یہ کہتے جانا: کلمہ شہادت۔

(۸) میت کا تیجہ، ساتواں، جمعرات، دسواں، چہلم اور عرس کرنا۔

(۹) کھانا سامنے رکھ کر ایصال ثواب کی مد میں اس پر قرآن کریم یا کچھ اور پڑھنا۔

(۱۰) جہاں اور جس موقع پر ثابت نہیں، وہاں ذکر بالجہر کرنا۔

(۱۱) اذان سے قبل اور بعد چلا چلا کر درود شریف پڑھنا۔

(۱۲) تعلیم کی غرض سے نہیں بلکہ بطور ذکر نمازوں کے بعد بلند آواز سے رَل مل کر ذکر کرنا اور درود شریف پڑھنا۔

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا۔

(۱۴) پیٹ کے لیے گنجائش نکال کر دو تین دن آگے پیچھے کر کے گیارہویں دینا تاکہ کوئی جگہ یا تحفہ چھوٹ نہ جائے۔

(۱۵) محفل میلاد منعقد کرنا اور نہ کرنے والوں کو بنظر حقارت دیکھنا۔

(۱۶) میلاد کا جلوس نکالنا۔

(۱۷) قبروں پر چراغاں کرنا اور ان پر چادریں اور پھول چڑھانا۔

(۱۸) کھانا پکا کر قبروں پر لے جانا اور وہاں تقسیم کرنا۔

(۱۹) مساجد میں بلاضرورت زیادہ روشنی کرنا۔

(۲۰) اسراف وتبذیر کا ارتکاب کرتے ہوئے بازاروں اور گلیوں میں میلاد وغیرہ کے نام پر جھنڈیاں لگانا اور اس فعل کو کار ثواب سمجھنا۔

(۲۱) قوالیاں کرنا۔

(۲۲) عبدالنبی، عبدالرسول اور عبدالمصطفیٰ وغیرہ نام رکھنا۔

(۲۳) قبریں پختہ بنانا اور ان پر گنبد بنانا۔

(۲۴) تعزیہ اور علم وغیرہ بنانا۔

(۲۵) امام جعفر صادقؒ کے نام پر کونڈوں کا ختم دلانا۔

الغرض یہ اور اس قسم کے دیگر بے شمار امور ہیں جو نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور نہ حضرات صحابہ کرامؓ سے ان اُمور کا ثبوت ہے۔ ان کا ارتکاب کرنے والے لاکھ مرتبہ بھی ان کے جواز کا اور کار ثواب ہونے کا دعویٰ کریں مگر ہرگز ہرگز وہ ما انا علیہ الیوم واصحابی کا مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ اہل سنت والجماعت ہو سکتے ہیں۔ نرے دعویٰ سے کچھ نہیں بنتا۔ مشرکین مکہ اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر چلنے والے قرار دیتے تھے، حالانکہ ان کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔ اب دیکھئے، مرزائیوں کے ہر دو طبقے قادیانی اور لاہوری قرآن وحدیث، فقہ اسلامی اور مسلمانوں یا منسوب بہ اسلام تمام فرقوں کے نزدیک حتیٰ کہ آئین پاکستان کے تحت بھی کافر ہیں، مگر وہ ابھی تک اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اس پر مصر ہیں۔ تو یقین جانیے کہ محض دعویٰ سے کچھ نہیں بنتا۔ ان امور مذکورہ میں بعض اعتقادی بدعات ہیں اور بعض عملی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علماء دیوبند کا دامن ان تمام رسوم باطلہ بدعات اور خرافات سے بالکل پاک ہے۔

۳: علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم پر یہ الزام کہ وہ بزرگوں کی توہین کرتے ہیں، خالص بہتان، سفید جھوٹ اور قطعاً باطل ہے۔ ان جیسا بزرگوں کا قدردان اور کوئی نہیں اور ایسی کوئی صحیح اور مرفوع روایت تو پیش نظر نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ بزرگوں کی توہین کرنے والوں کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے۔ البتہ یہ بات بخاری ج ۲ ص ۹۶۳ وغیرہ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے جو حدیث قدسی ہے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: من عادیٰ لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب، یعنی جس نے میرے کسی ولی (اور نیک بندہ) سے دشمنی کی تو میری طرف سے اُسے جنگ

جدید ایڈیشن
توحید کا خنجر
حضرت مولانا امام علی دانش قاسمی
عظیم بکڈپو دیوبند

میں دو سو کتابیں لکھیں مگر چاند پر خاک اڑانے کا جو برا انجام ہوتا ہے وہ سامنے آیا۔

## اعلیٰ حضرت بریلوی کا اقراری کفر

بریلوی اعلیٰ حضرت نے الکواکب الشہابیہ صفحہ ۱۳ پر مولانا اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی کے بارے میں لکھا ہے:

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب و دشنام کے لفظ لکھ دیئے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم اور عذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔

پھر آگے چلکر تاکیدی قسمیں کھاتے ہوئے لکھا ہے "ان گالیوں کی اطلاع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا نہیں ہوئی" اور صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے "یہاں انبیاء و ملائکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے انکار کیا ہے" اور صفحہ ۲۱ پر لکھا "اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء و ملائکہ کسی پر ایمان نہ لائے سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا" یہ تمام عبارتیں الکواکب الشہابیہ کی تھیں اور الامن والعلیٰ صفحہ ۲۴۲ پر لکھتے ہیں "امام الوہابیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ فضول جانتا ہے" اور صفحہ ۱۶۱ پر کہتے ہیں "امام الوہابیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدحواس کہا ہے" اور صفحہ ۱۷۱ پر لکھا ہے "امام الوہابیہ اللہ تعالیٰ عز و جل کو معاذ اللہ گالیاں دیتا اور صاف جاہل مانتا ہے" اور صفحہ ۱۴۹ پر لکھا ہے امام الوہابیہ نے صریح قرآن کی تکذیب کی مگر اسے سفر نہیں کہ اس کے نزدیک قرآن کا سچا ہونا ضروری نہیں"

ان عبارتوں میں بریلوی اعلیٰ حضرت نے مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کی طرف جو عقیدے منسوب کئے ہیں ان عقیدوں کے رکھنے والوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ تمہید ایمان صفحہ ۲۰ پر یہی بریلی کے اعلیٰ حضرت یہ فتویٰ دے چکے ہیں جو بالکل صحیح ہے کہ "جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہو اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے" اور الکواکب الشہابیہ صفحہ ۱۲ پر یہ فیصلہ سنا چکے ہیں کہ "ایک مسلمان اپنے ملحد

ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائے گا اور اگر کہے میں نہ جانتا تھا کہ اس سے مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا۔"

مولانا اسمٰعیل دہلویؒ کے معاذ اللہ اگر وہی عقیدے ہیں جو اعلیٰ حضرت نے بیان کئے پھر تمہید ایمان میں بریلوی اعلیٰ حضرت نے یقینی طور پر اپنے کافر ہونے کا اقرار کیا ہے کیونکہ وہ فتویٰ دے رہے ہیں "علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد (تمہید ایمان ص ۴۲) یعنی یہی جواب ہے اسی پر فتویٰ دیا جائے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی مذہب ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اسی میں سلامتی اور استقامت ہے۔" اور ص ۴۳ پر لکھتے ہیں "حاشا للہ ہزار ہا حاشا للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں لعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی مانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ اسمٰعیل دہلویؒ کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زائد روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل باقی نہ رہے۔ فان الاسلام یعلوا ولا یعلی پہلے خود ہی مولانا شہیدؒ پر ضروریات دین کے انکار کا الزام لگایا اور ان کو خدا اور رسولؐ کی شان میں صریح گستاخی کرنے والا قرآن کو سچا نہ جاننے والا بتلایا اور پھر خود ہی یہ فتویٰ دیا کہ ان کو کافر نہ کہا جائے انہیں کافر نہ کہنا ہی مذہب حق ہے اتحاد و سلامتی کا راستہ ہے اور خود ہی یہ فتویٰ نقل کیا جو شخص ایسے گستاخ کو کافر نہ کہے یا اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اس الزام تراشی اور دورنگی کا صاف اور کھلا ہوا نتیجہ یہ نکلا کہ بریلی کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں اپنے اقرار اور اپنے فتوے سے کافر ہو گئے اور ایسے کافر ہوئے کہ ان کا کوئی معتقد ان کو سچا مانتے ہوئے ان کے سر پر پڑنے والے پہاڑ سے بڑے کفر کو اٹھا نہیں سکتا۔ اس لئے بریلوی بھائیو! تو یہ اقرار کرو کہ تمہارے امام اعلیٰ حضرت پیغمبر نہیں تھے ان سے

غلطی ہو گئی انہوں نے کسی نفسانی جذبے سے مغلوب ہو کر مولانا شہیدؒ کی طرف غلط عقیدے منسوب کرنے اور حقیقت سمجھا ہے اور اگر ایسا اقرار کرتے ہوئے ڈرتے ہو تو اپنے اعلیٰ حضرت کو اقراری کافر ہونے سے بچا سکتے ہو اور یہ شور و غوغا فضول ہے کہ تمہارے مقتدا اعظم کو کافر کیوں کہا گیا ہے

وہ اقرار سے اپنے کافر ہوئے ہیں انہیں لوگ کافر نہیں کہہ رہے ہیں

اگر میرے بیان میں شک ہو تو اپنے دار الافتاء سے ان سوالوں کے جوابات لکھوا کر خود فیصلہ کر لو۔

**پہلا سوال:** جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے دھڑک صریح سب و دشنام کے لفظ لکھے (نعوذ باللہ) اسے کافر نہ کہنے والا کافر ہو جاتا ہے یا نہیں؟ **دوسرا سوال** جو شخص انبیاء و ملائکہ قیامت جنت نار وغیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف انکار کرنے والے کو کافر نہ کہنے میں سلامتی بتلائے اسے کافر نہ کہنے کا فتویٰ دے بلکہ ایسے فتویٰ کو اپنا مذہب بتائے وہ خود کافر ہوا یا نہیں؟

**تیسرا سوال:** کیا فقہاء و متکلمین میں سے کسی نے بھی خدا اور رسول کی شان میں صریح گستاخی کرنے والے اور ایمانیات کا انکار کرنے والے اور قرآن کریم کو سچا ہونا ضروری نہ جاننے والے کو (نعوذ باللہ منہ) مسلمان سمجھا ہے اور اگر نہیں سمجھا ہے تو جو شخص تمام علماء امت کے خلاف فتویٰ دے اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

**چوتھا سوال:** ایسا شخص جس کا ذکر اوپر سوالوں میں کیا گیا اگر کافر نہیں ہے تو کیا وہ مسلمان بھی نہیں ہے اور کیا کفر و اسلام کے درمیان کوئی تیسری شکل بھی ہے جس کا حکم لگایا جائے۔

**پانچواں سوال:** جو شخص مفتی اور عالم سمجھا جاتا ہو وہ صریح غلط بیانی اور فریب سے کام لے تو وہ کیا سمجھا جائے گا۔

حسام الحرمین اور شفا شریف وغیرہ کی روشنی میں فتویٰ یہی ہوگا کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعوذ باللہ گستاخی کرنے والے ایمانیات کا انکا

بریلویت ◎ قادیانیت ◎ رافضیت ◎ عیسائیت

کے موضوع پر ایک تاریخی، فکری اور تحقیقی جائزہ

# مناظرے اور مباحثے

مفکرِ اسلام ڈاکٹر علامہ **خالد محمود** پی۔ایچ۔ڈی

مرتب: **ابنِ یونس**

مکتبہ سید احمد شہیدؒ

اسلام تو جو کہ اس بات کا متقاضی ہے کہ نماز میں حضور ﷺ کی طرف خیال باندھنا نماز کی آفت ہے اب جو اس بات کو اسلامی سمجھے تو وہ خود مسلمان رہ سکتا ہے اور اگر اس میں بے ادبی ہے تو جو حضور ﷺ کی بے ادبی کو جائز سمجھے اور بے ادبی کرنے والے کو کافر نہ کہے کیا خود مسلمان ہے؟ اب مولوی احمد رضا خان پر کفر لوٹا کہ نہیں؟ اب جتنے بھی اعتراض مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ پر یہ لوگ کرتے ہیں اور تقویۃ الایمان کے حوالوں سے اپنی بات بناتے ہیں ہر ایک کے جواب میں آپ یہی عبارت پیش کریں مثلاً بریلوی کہتے ہیں جی کہ مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا درجہ بڑے بھائی کے برابر ہے، تو فوراً کہو کہ انہوں نے یہ لکھا ہے یا نہیں لیکن تم یہ بتاؤ کہ حضور ﷺ کا درجہ بڑے بھائی کے برابر ماننا یہ حضور ﷺ کی بے ادبی ہے کہ نہیں؟ اور یہ کفر ہے کہ نہیں؟ اور وہ کہیں کہ یہ کفر نہیں اور حضور ﷺ کی بے ادبی کفر نہیں تو پھر تم کہو کہ تمہارا عقیدہ خود فاسد ہے اگر حضور ﷺ کی بے ادبی کفر نہیں تو پھر کیا ہوگا؟ اور اگر یہ کفر ہے تو تمہارے مولوی احمد رضا خان نے مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جو کہا کہ انہیں کافر نہ کہو، اس کا مطلب تو یہ ہے کہ انہوں نے کفر کو اسلام کہا اور سمجھا اور جو کفر کو اسلام کہے وہ خود کافر ہے کہ نہیں؟

اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ جی مولانا اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں میں کب سجدے کے لائق ہوں۔ دیکھو حضور ﷺ کے لئے یہ لفظ استعمال کئے ہیں کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں ان سے پوچھا جائے کہ کیا یہ بے ادبی ہے کہ نہیں؟ اگر کہیں کہ ہاں یہ بے ادبی ہے تو کہو کہ بے ادبی تو کفر ہے اور مولوی احمد رضا خان نے اس کو کفر کیوں نہیں کہا؟ یہ کیوں کہا کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں کیونکہ حضور ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے؟

ان کو بڑی اچھی جلد کر کے اوپر پہلے سفید کاغذ لگا کر جس پر حوالے لگانے ہیں، اپنے پاس رکھ لو اور کتاب اپنی ہو۔ اگر کتاب ملتی نہیں تو آہستہ آہستہ اس کو تلاش کرتے رہیں، تلاش کرتے رہیں گے تو کہیں نہ کہیں سے مل جائے گی اور جب مضمون تیار کریں تو اسے یوں نہ تیار کریں کہ مناظرہ کرنا ہے، یوں پہلے تیار کریں کہ تقریر کرنی ہے، تقریریں چونکہ روز ہوں گی، تو تقریروں کے انداز میں، مناظرہ تو کبھی کبھار کرنا ہوتا ہے، پھر آپ ان کو استعمال کریں نہ کریں، یہ بات بعد کی ہے، لیکن تقریر میں یہ باتیں ضرور آئیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بتائیں کہ یہ طبقہ مسلمان نہیں اور یہ انگریز کی سازش تھی کہ اسلام اور سنی کے نام پر یہ سامنے آجائیں۔

**لطیفہ:**

مجھے ایک لطیفہ یاد آیا کہ بریلوی علماء بعض اوقات کہتے ہیں کہ دیوبندیوں نے ہمیں کافر نہیں کہا اور ہم دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں یہ سنا ہے آپ نے کہ نہیں سنا (ہے)، یہ بات ہے کہ بریلوی نے جو دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اور دیوبندیوں نے بریلویوں پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔

بلکہ مولانا تھانوی عِشیہ سے پوچھا گیا کہ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں ہم ان کو کافر کہیں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے ہم پر جھوٹ باندھا ہے ہم پر الزام لگائے ہیں اور کبیرہ گناہ تو ہے، لیکن کفر نہیں، بریلویوں نے دیوبندیوں پر بہتان باندھے کہ تمہارا یہ عقیدہ ہے، یہ عقیدہ ہے، ان کے وہ عقیدہ نے نہ تھی تو بریلویوں نے دیوبندیوں کو الزام پر کافر کہا۔

اب دیوبندیوں سے پوچھا گیا کہ اب تم بتاؤ کہ کافر ہیں کہ نہیں؟ تو

دیوبندیوں نے کہا کہ ہم تو انہیں کافر نہیں کہتے، وہ تو تمہیں کہتے ہیں تو کیا وہ جھوٹ بولتے ہیں، تو جھوٹ بولنے سے آدمی کافر تو نہیں ہو جاتا، جھوٹ بولنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے، لیکن کافر وہ نہیں ہوتا تو وہ اگر ہمیں کافر کہتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں تو ہم اس جھوٹ کی بناء پر ان کو کافر کیوں کہیں؟

اور مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا کہ میرے سامنے آئیں نماز پڑھائیں تو میں ان کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔

## اکابرین دیوبند پر کفر کے فتوے:

اس پر بریلوی کہتے ہیں کہ ہمارے اکابر نے تم کو کافر کہا اور تمہارے اکابر نے ہمیں کافر نہیں کہا، اس کا جواب میں اب دیتا ہوں۔

ہمارے اکابر نے ان کو کافر اس بناء پر نہیں کہا کہ جو انہوں نے ان کو کافر کہا اس بناء پر تو وہ کافر نہیں، لیکن اگر یہ مسئلہ پیش ہوتا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب الوجود مانتے ہیں، یا واجب الوجود اور ممکن الوجود کے درمیان میں ایک برزخ قائم ہے اور مولوی احمد رضا کیا کہتے تھے؟

کہ امکان اور وجود کے جو دریا چل رہے تھے، دونوں کے درمیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا برزخی درجہ ہے

معدن اسرار علام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب

(حدائق بخشش حصہ دوئم ص ۸۹)

تو جیسے برزخ امکان و وجوب کا، اس نے ممکن الوجود کا انکار کیا ہے، تو اس کے درمیان میں کوئی مرتبہ ہے، وجوب اور امکان کے درمیان کوئی مرتبہ ہے۔

## برزخ بحرین امکان و وجوب

اگر یہ باتیں علماء دیو بند کے سامنے پیش کی جاتیں تو وہ کہتے کہ اس بناء پر وہ مسلمان نہیں، ان کو کہا جاتا کہ یہ حضور ﷺ کو ہر جگہ حاضر ناظر مانتے ہیں اور ہر وقت، پھر علماء دیو بند کہتے کہ یہ مسلمان ہیں تو یہ بات ہوتی، انہوں نے جب ان کو مسلمان کہا کہ کوئی اس وجہ سے ان کو کافر نہ کہے کہ انہوں نے ہمیں کافر کہا ہے لیکن اگر کوئی وجہ کفر کی ہے تو اس کا تو انہوں نے انکار نہیں کیا۔

جو انہوں نے علماء دیو بند پر کفر کے فتوے لگائے بریلوی علماء نے، جو ہم پر کفر کے فتوے لگائے، ہم پر بہتان باندھے اور جھوٹ باندھے، وہ گمراہ ہوئے اور کفر نہیں، لیکن ان کے علاوہ جو مستقل عقیدے ہیں، وہ تو علماء دیو بند کے سامنے پیش ہی نہیں کیئے گئے، اگر علماء دیو بند کے سامنے وہ عقیدے پیش کئے جاتے اور پھر وہ کہتے کہ کفر نہیں تو پھر تو بات تھی۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضور ﷺ کو ہر جگہ ہر وقت حاضر ناظر ماننا کفر ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے ان کو کافر نہیں کہا، تو یہ تو ان کے زمانے میں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے، لیکن مسئلہ تو بتا دیا کہ یہ کفر ہے۔

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ایک مولوی غلام دستگیر قصوری ہوئے تھے، اس نے علماء دیو بند کو جو کافر کہا تو مولانا سعید احمد سے پوچھا گیا کہ غلام دستگیر جو آپ کو کافر کہتا ہے، آپ بتایئے کہ آپ ان کو کیا کہتے ہیں؟

مولانا نے جواب دیا فرمایا، ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں، تو اصل بات ہے کہ وہ بھی جھوٹ کہتا ہے ہم بھی جھوٹ کہتے ہیں، وہ جو ہیں کہتا ہے کافر تو جھوٹ ہے، ہم کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں ہم بھی جھوٹ بول رہے ہیں۔

مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الخلیل ص ۱۳۲ میں فرماتے ہیں!

غلام دستگیر را کافرم خواند

چراغ کذب راہنود فروغے

مسلمان گفتمش اندر مکافات

دروغے راجز باشد دروغے

غلام دستگیر احمد مجھے کافر کہہ رہا ہے! تو جھوٹ کا چراغ ہمیشہ نہیں جلتا، می

ان کو جواب میں مسلمان کہتا ہوں۔

جزاء سیئة سیئة مثلها...... جھوٹ کا بدلہ جھوٹ، اب یہ مسئلہ تو آپ ک

معلوم ہو گیا کہ ان کے اور ہمارے درمیان فاصلہ یہ ہے کہ

برزخ بحرین امکان وجوب

یہ تو کفر واسلام کا فاصلہ ہے، تو ہم نے ایک استفتاء بھیجا تھا علماء عرب

کے پاس، اور ان کے جو یہ اشعار ہیں ان کا عربی میں ترجمہ کر کے ان کو بھیجا او

پوچھا کہ بتاؤ اے علماء حرمین، یہ اہل سنت ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، تم نے یہ جو سوال کیا کہ یہ اہل سنت ہیں

یہ تو مسلمان ہی نہیں۔ اب ان کے جو پیرو ہیں وہ بھی اس انداز میں کہتے ہیں کہ

جو ملا تم سے ملا احمد رضا

میرا اور تم کا خدا احمد رضا

اور احمد رضا خود کیا کہتا ہے؟ کہتا ہے:

سر سوئے روضہ جھکا تجھ کو کیا

جس کا ساجد نجد یہ پھر تجھ کو کیا

ان کے دین بات پر جان ومال

نجد یہ دیا پھر سر دیا پھر تجھ کو کیا

تریاقِ اکبر بزبان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
افادات
وکیل احناف رئیس المناظرین
حضرت مولانا محمد امین صفدر نور اللہ مرقدہ اوکاڑوی
مرتب
مولانا عبدالرزاق صفدر
فاضل دار العلوم عیدگاہ کبیروالا
باہتمام
ابو اسامہ مولانا محمد موسیٰ
فاضل دار العلوم عیدگاہ کبیروالا
مہتمم مدرسہ فاطمۃ الزہراء امداد کالونی محمد شاہ مقیم ۰ اوکاڑہ
ناشر
مکتبۃ الیاسین نزد جامع مسجد قبا بغداد روڈ شاداب کالونی بہاولپور پاکستان
0300-2515899

"ھَلْ مِن مُّبَارِزٍ مُّبَارِزٌ لِی"

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

نوٹ: ہماری طرف سے ترتیب یہ ہوگی کہ احمد رضا خاں اپنی کتابوں کی روشنی میں گستاخ خدا، گستاخ رسول ﷺ تھا، گستاخ اہل بیت تھا، گستاخ صحابہ کرام تھا، فقہاء کا منکر اور اولیاء اللہ کا گستاخ تھا وہ اپنے فتویٰ حسام الحرمین کے مطابق ایسا کافر اور مرتد تھا کہ جو اسکو پرلے درجہ کا فاسق فاجر مسلمان سمجھے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کا نکاح کسی حیوان سے جائز نہیں اس کی ساری اولاد حرام ہے۔

کیا ہے کوئی رضا خانی مناظر جو اپنے اعلیٰ حضرت کو کفر کی ان تہہ بتہہ تاریکیوں سے نکال سکے جو ظلمات بعضہا فوق بعض کے قبیل سے ہیں۔

## سپاہِ مصطفےٰ کے ایک اشتہار کا جواب

سپاہ مصطفےٰ نے اہل السنّت والجماعت میں آگ بھڑکانے کے لیے ایک سوال شائع کیا ہے، جس میں اہل حرمین شریفین اور علمائے اہل السنّت والجماعت حضرات علمائے دیوبند کے اختلاف کا کچھ ذکر کیا ہے۔

لکھا ہے کہ شہاب ثاقب (از مولانا سید حسین احمد مدنی) صفحہ نمبر ۴۷ پر وہابیہ کو گستاخ رسول لکھا ہے پھر پوچھا ہے کہ گستاخ رسول کافر ہوتے ہیں یا نہیں اور ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تو جواب یہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب کے نزدیک نبی پاک کے گستاخ کو کافر کہنا عقیدہ کے خلاف ہے چنانچہ وہ الکوکب الشہابیہ میں لکھتا ہے کہ اس شخص نے ہمارے نبی پاک ﷺ کو بلاشبہ صریح گالیاں دیں چوڑا چماڑ تک کہا آپ کے خیال کو معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر کہا مگر پھر بھی کہتا ہے کہ اس کو کافر کہنا خلاف احتیاط ہے جبکہ علمائے اہل السنّت والجماعت حضرات علمائے دیوبند حضرت پاک ﷺ کے ایک بال مبارک کی توہین کو کفر سمجھتے ہیں۔

نوٹ: سپاہ مصطفےٰ کے عقیدے کے مطابق اسرائیل کے صدر کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ وہ اہل کتاب ہے

# ملفوظاتِ امامِ اہلسنّت

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ

مُرتّبہ

مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب مدظلہ

مدیر مدرسہ معارف الاسلامیہ سعید آباد کراچی

تلمیذِ رشید

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ
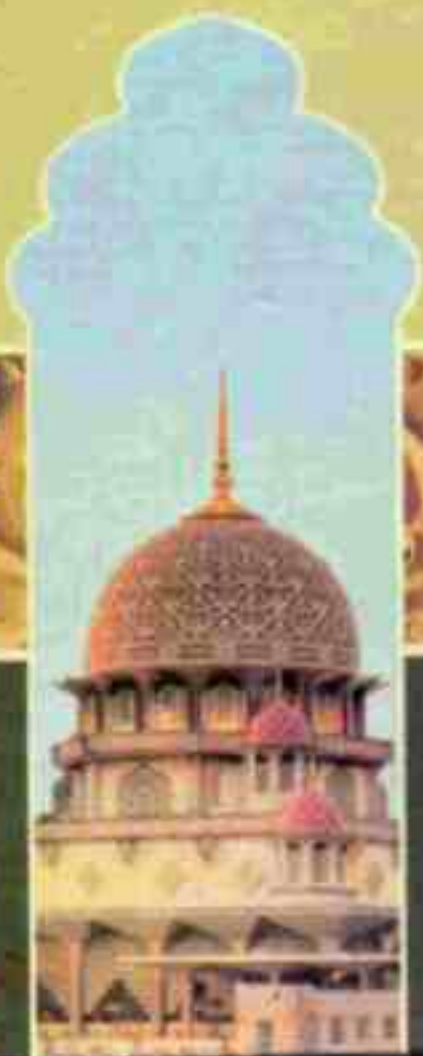
عرش پر مستوی ہے اسی طرح یہ بھی ماننا اور تسلیم کرنا ہے کہ "وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ" (الحدید:۴) "اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو"۔ اس کا ارشاد ہے "نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ" (ق:۱۶) "اور ہم زیادہ قریب ہیں اس سے اس کی دھڑکتی ہوئی رگ سے"۔ "حبل الورید" رگ جان، جس کو شاہ رگ کہتے ہیں جو دل سے دماغ تک جاتی ہے۔ رب اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ یہ تمام باتیں قرآن پاک میں موجود ہیں۔ "يُدَبِّرُ الْاَمْرَ" وہ تدبر کرتا ہے ہر کام کی۔ زمین وآسمان کا مدبر وہی ہے، خدائی اختیارات اس نے کسی کو نہیں دیئے اور یہ سب غلط نظریے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کو سارے جہان کی تدبیر کے اختیارات دے دیئے ہیں۔

**احمد رضا خان بریلوی کے شرکیہ اشعار اور ان کا رد:**

جیسے احمد رضا خان بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں کہتے ہیں ۔

کہ اللہ تعالیٰ نے سارے اختیارات سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کو دے دیئے ہیں، وہی سارا انظام چلاتے ہیں، العیاذ باللہ۔ اس سے بڑا کفر اور کیا ہوگا؟

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

جلد اوّل

مناظرِ اسلام وکیلِ احناف

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

کے مباحثوں اور مناظروں کا جامع ترین مجموعہ

ترتیب، درایت، تخریج احادیث وحوالہ جات وحواشی

مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

مکتبہ امدادیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان Ph: 061-544965

کچھ کہا ہے جو مولوی صاحب نے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو شاہ اسماعیل شہیدؒ نے نعوذ باللہ چمار کہا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں اگر یہ لفظ کہ نبی اکرم ﷺ چمار سے زیادہ ذلیل ہیں یہ تقویۃ الایمان سے دکھا دیں تو میں لکھ کر دے دوں گا کہ اسماعیل شہید بھی کافر اور اس کو مسلمان کہنے والا بھی کافر۔ اسماعیل شہیدؒ کی میں جو عزت کرتا ہوں وہ اس لئے کرتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ عالم دین اور ولی اللہ ہے۔ اگر مجھے پتا چل جائے کہ وہ گستاخ رسول ہے خواہ میرا باپ ہو کتنا بڑا آدمی ہو میرے دل میں اس کی کوئی عزت نہیں ہے۔

اور اگر جیسا احمد رضا نے لکھا ہے اور سعید نے کہا ہے کہ تقویۃ الایمان میں رسول اقدس ﷺ کا نام گرامی ہے اگر یہ دکھا دیں تو میں جھوٹا یہ سچے اگر نہ دکھا سکیں تو یہ جھوٹے۔

اب اگر احمد رضا یہ عبارت لکھ کر کہ اسماعیل شہیدؒ نے رسول اقدس ﷺ کو نعوذ باللہ چمار کہا ہے یہ اس کو کافر نہیں کہتا تو پھر کافر کون بنے گا۔

جبکہ احمد رضا خود تمہید الایمان (ص ۴۲) میں لکھتا ہے کہ۔

رسول اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب احمد رضا یہ کہتا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کفر کو میں تسلیم نہیں کرتا علمائے محتاطین اسے کافر نہ کہیں۔ گستاخ رسول کو کافر کہنا چاہیے یا نہیں؟۔ اور جو گستاخ رسول کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے یا نہیں؟۔

وہ مولوی احمد رضا ہے جو یہ کہتا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اللہ کے نبی ﷺ کا نام لے کر چمار سے زیادہ ذلیل کہا اور دوسری طرف کہتا ہے کہ علمائے محتاطین کافر نہ کہیں۔ اب اگر یہ علمائے محتاطین نہ ہوتے تو یہ کبھی کافر نہ کہتے۔ حاشا اللہ۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تقویۃ الایمان سے یہ دکھا دیں میں اسماعیل دہلوی کو کافر کہوں گا اور جو ان کو کافر نہ کہے ان کو بھی کافر کہوں گا۔ لیکن احمد رضا نے مکے میں جا کر بھی جھوٹ بولا یہاں بھی جھوٹ بولا اور وہی جھوٹ مولوی سعید صاحب

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ

حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

# ملفوظاتِ حکیم الامت

جدید ترتیب وعنوانات
کمپیوٹرائزیشن

اولیاء اللہ کے عجیب وغریب واقعات..... امثال وعبر کا بے مثال خزانہ... مسائل تصوف
اس جیسے زندگی کے سینکڑوں مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں حکیمانہ حل

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

قلب میں دین نہ ہونے کی دلیل ہے الحمد للہ اپنے حضرات کی برکت کی وجہ سے ہم لوگوں کو حدود کا اس قدر خیال رہتا ہے کہ جب دیوبند میں بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں مجھ سے حضرت مولانا دیوبندی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ اس جلسہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کرنا مناسب ہے یہ حضرت مولانا کا فرمانا اس خیال سے تھا کہ بڑا مجمع ہے ہر قسم کے عقائد کے لوگ اطراف سے آئے ہوئے ہیں جن میں بعضے وہ بھی ہیں کہ ہم لوگوں کے متعلق یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ ان کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت نہیں نعوذ باللہ تو ایسے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل سن کر یہ سمجھ جائیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ان کے یہ خیالات ہیں میں نے عرض کیا کہ ایسے بیان میں روایات کے یاد ہونے کی ضرورت ہے اور روایات مجھ کو محفوظ نہیں میری روایات پر نظر بہت کم ہے فرمایا کہ اگر یاد آ جائے بیان کر دینا یہ حضرت کا مشورہ تھا اور نیک مشورہ تھا مگر اپنا مذاق ہے مجھ کو اس کا بیان اس نیت سے کرتے ہوئے شرم معلوم ہوئی کہ اپنے منہ سے ہم یوں کہیں کہ ہم محب رسول ہیں اور ایسے ہیں ویسے ہیں دوسرے یہ وعظ تو اپنی مصلحت تبریہ کے لیے ہوا مخاطبین کی مصلحت سے نہ ہوا اس لیے میں نے حُبّ دنیا کا بیان کیا جس کا آج کل عام مرض ہے اور لوگوں میں سب خرابیاں حُبّ دنیا کے سبب ہیں۔

## ٦ ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ مجلس بعد نماز ظہر یوم سہ شنبہ

## دراصل بدعتیوں کو اہل حق سے عناد ہے

ملفوظ ٦٩۔ ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ اصل میں بدعتی لوگوں کو عناد ہے اہل حق سے اس عناد کے سبب ان کی عبارات سے بعید بعید لزوم ثابت کرتے ہیں کہ یہ لازم آتا ہے وہ لازم آتا ہے صریح عبارات میں تحریف کر کے اس پر کفر کو چسپاں کرتے ہیں مولوی ابراہیم صاحب دہلوی نے اس کی مثال میں خوب کہا اکثر واعظ ظریف ہوتے ہی ہیں کہ ان کا لزوم ایسا ہے جیسے ایک شخص یک چشم تھا ایک شخص سے راہ میں ملا اور کہا کہ تو حرام زادہ تیرا باپ حرام زادہ اس نے کہا کہ میاں یہ کیا واہیات ہے راہ چلتے گالیاں دیتے ہو میں نے آخر تم کو کہا کیا تھا کہنے لگا کہ یہ مشہور ہے کہ کانا حرام زادہ تو تم نے جب مجھ کو

حضرت ناراض ہو گئے' فرمایا کہ میں نے رلایا ہے' بھگتیں اپنے بے ڈھنگے پن کو ہم اپنے قواعد نہیں چھوڑ سکتے' چاہے کوئی رو دے یا ہنسے ہم کو تو ستایا جائے تکلیف پہنچائی جائے اور ہم اپنی مصالح کا انتظام بھی نہ کریں' عجیب بات ہے۔

## ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مجلس خاص بوقت صبح یوم دوشنبہ

### نقشبندیہ میں بھی بدعات کا رواج

(ملفوظ ۲۶۰) ایک صاحب نے سوال کیا کہ نقشبندی سلسلہ میں بھی بدعات ہیں اور مروج پیرزادگی کا سلسلہ ہے۔ فرمایا کہ ہاں بہت لوگ بدعات میں مبتلا ہیں۔ ان لوگوں نے چشتیوں کے بدنام کرنے کو بدعت کو صرف سماع میں منحصر کر دیا ہے ورنہ آج کل نقشبندیوں میں کثرت سے بدعات ہوتی ہیں' میں نے خود دیکھا ہے ایک شخص کو مجدد صاحب کے مزار پر سجدہ کرتے ہوئے بس ان کے نزدیک صرف ایک سماع ہی بدعت ہے اور کوئی چیز بدعت نہیں۔

### دوسرے کی علالت کا خیال کرنا چاہیے

(ملفوظ ۲۶۱) فرمایا کہ مولوی ............ صاحب کا جو ایک مدرسہ میں مدرس ہیں خط آیا ہے لکھا ہے کہ پہلے سے علالت کا سلسلہ تھا اب طبیعت سنبھل چلی تھی' صرف کمزوری کی شکایت باقی رہ گئی تھی مگر مدرسہ والوں کے اصرار پر سبق پڑھانے میں تقریر کرنا پڑی۔ اس سے پھر دوبارہ علالت عود کر آئی' دعاء کا خواستگار ہوں' جواب غلطی ہے اگر خود ایسا کیا تو اپنی ورنہ آمر کی فرمایا کہ اکثر مدرسہ والے کسی کی راحت یا آرام کا خیال نہیں کرتے۔ ایک مرتبہ مجھ کو ایک مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں مدعو کیا گیا اس وقت مجھ کو بخار آ چکا تھا' کمزوری باقی تھی تعلقات کی وجہ سے بلانے پر چلا گیا مگر میں نے پہنچ کر کہہ دیا کہ میں حاضر تو ہو گیا ہوں مگر میری طبیعت اچھی نہیں بیان نہ کروں گا۔ اس پر اصرار ہوا میں نے عذر کیا کہ کمزوری کی وجہ سے میں بیان پر قادر ہی نہیں اور اگر ہمت کر کے تقریر شروع بھی کر دی تو درمیان میں بوجہ ضعف کے تقریر کو قطع کرنا پڑے گا۔ ایک طبیب صاحب نے کہا کہ میں ایسی دوا دوں گا کہ ضعف نہ ہوگا۔ انہوں نے ماء اللحم کسی اچھے نسخہ کا بنا ہوا تھا اس کی ایک خوراک مجھ کو دے دی اس کو پی کر طبیعت میں نشاط

جو کلام بھی غیر ضروری ہو اس سے قلب میں کدورت ہوتی ہے اور ضروری چیز کا معیار یہ ہے کہ اگر وہ نہ ہو تو کوئی ضرر مرتب ہو۔

## مدارس دینیہ میں صنعت وحرفت

(ملفوظ ۵۸) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ مدارس دینیہ میں میری رائے ہے کہ صنعت وحرفت ضرور تھوڑی سی ہونی چاہیے تاکہ اہل علم دنیاداروں سے مستغنی رہیں۔ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت واقعی اس میں بڑی حکمت ہے۔فرمایا کہ جی ہاں بڑی عمدہ چیز ہے بشرطیکہ تابع کے درجہ میں ہو کیونکہ احتیاج کی حالت میں اکثر اہل علم مالداروں سے مغلوب ہو کر بگڑ جاتے ہیں۔

## ہر وقت اور ہر موقع پر تبلیغ مناسب نہیں

(ملفوظ ۵۹) ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ دین میں تبلیغ اصل ہے اور درس وتدریس اس کے مقدمات مگر یہ شرط ہے کہ بلا ضرورت کسی مفسدہ میں ابتلاء نہ ہو جائے ورنہ سکوت ہی بہتر ہے۔چنانچہ میں ایک مرتبہ ریل میں سفر کر رہا تھا ہر موقع پر خیال رہتا تھا کہ لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہیے ایک شخص ریل میں تھا اس کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچا تھا میں نے اس سے کہا کہ بھائی یہ شریعت کے خلاف ہے اس کو درست کر لینا اس نے چھوٹتے ہی شریعت کو ماں کی گالی دی اس روز سے میں نے بلا ضرورت لوگوں کو کہنا چھوڑ دیا کہ ابھی تک تو گناہ ہی تھا اور اس صورت میں کفر تک کی نوبت آ گئی۔

## بڑے بدعتی مولوی صاحب کا خواب

(ملفوظ ۶۰) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ بدعتی بھی عجیب چیز ہیں دین تو قلوب میں ہے ہی نہیں قلب مسخ ہو گیا ہے ہمیشہ اہل حق کے پیچھے پڑے رہتے ہیں نہ کچھ حدود ہیں نہ کچھ اصول جو جی میں آتا ہے بک دیتے ہیں۔ایک مرتبہ بریلی میں ایک بڑے بدعتی مولوی نے خواب میں دیکھا کہ دوزخ کی کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھی گئی ہیں اور تعبیر اس کی یہ سمجھ رکھی تھی کہ وہ جس کو چاہیں کفر کا فتوٰی دے کر دوزخ میں بھیج دیں۔میں نے کہا کہ یہ تعبیر تو بالکل ہی غلط ہے یہ تو کسی کے قبضہ میں نہیں کہ کسی کو کوئی دوزخ میں بھیج دے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ

اور غیر اختیاری کے درپے نہ ہو۔ پھر دیکھنا اس طریق میں کیسی سہولت معلوم ہونے لگتی ہے کام کی باتوں میں عمر کا حصہ صرف کرو۔ کیوں فضول اور بے کار باتوں میں اپنی عمر کے حصہ کو خراب اور برباد کرتے ہیں۔

## بدعتی اور ان کی محنت ومجاہدہ

**ملفوظ ۵۲:** ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت بدعتی بھی بہت محنت کرتے ہیں فرمایا کہ خاک محنت کرتے ہیں اور کرتے بھی ہوں تو مقصود زیادہ محنت پر تھوڑا ہی موقوف ہے اول تو ان کے یہاں محنت ہے ہی نہیں محض حکایات ہی حکایات ہیں اس میں کچھ کرنا نہیں پڑتا اور طریق صحیح میں کرنا پڑتا ہے اور اگر کچھ محنت کرتے بھی ہیں تو ان کی اس محنت کا ثمرہ آخرت میں تو تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿اور آتش سوزاں میں داخل ہوں گے﴾ ہے اور دنیا میں عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿بوجہ مصیبت جھیلنے کے بہت سے چہرے خستہ ہوں گے﴾۔

## عارفین کو عبادت کی لذت سے بے توجہی

**ملفوظ ۵۳:** ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا! کہ عارفین نے تو عبادت کی لذت کے قصد سے بھی پناہ مانگی ہے اگر ساری عمر گذر جائے اور کوئی لذت ان کو نہ آئے وہ اس پر بھی راضی ہوتے ہیں ایک بزرگ پہاڑ میں رہتے تھے ایک اور بزرگ ان سے ملنے گئے دیکھا کہ دعا میں مشغول ہیں یہ اس وقت نہیں ملے۔ اس خیال سے کہ مشغول مع اللہ تھے۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ مشغول مع اللہ کو بلا ضرورت اپنی طرف مشغول کرنے سے حق تعالیٰ کی ناخوشی کا اندیشہ ہے۔ بلا ضرورت کی قید سے میں نے اس میں توسیع کردی ہے اگر ضرورت ہو وہ مستثنیٰ ہے خیر وہ بزرگ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ الٰہی تفویض کی لذت سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ بعض لوگ تفویض اس لئے اختیار کرتے ہیں کہ اس میں راحت ہے جو ایسا کرتے ہیں انہوں نے تفویض کا حق ادا نہیں کیا۔ تفویض اس نیت سے ہونا چاہئے کہ یہ حق تعالیٰ کا حق ہے۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر تفویض شکر کی نیت سے کی جائے فرمایا کہ یہ باتیں (ان پر عمل) کرنے سے سمجھ میں آتی ہیں۔ بتلانے سے سمجھ میں نہیں آتی۔

## جوابات میں سائل کی مصالح کی رعایت کرنا

**ملفوظ ۵۴:** ایک خط کے جواب کے سلسلہ میں فرمایا! کہ منجملہ میرے اور بے مروتیوں کے ایک بے مروتی یہ بھی ہے کہ میں جواب میں سائل کی خواہش کی رعایت نہیں کرتا حدود کی اور سائل کی

# تبرید النواظر
فی
# تحقیق الحاضر والناظر

# آنکھوں کی ٹھنڈک


پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا

ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ



مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

علیہ وسلم کے حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہونے کی نفی لازم آتی ہے۔ بابِ سوم میں اقوال آئمہ محدثین اور فقہاء سے
استدلال کیا گیا ہے اور بابِ چہارم میں فریقِ مخالف کے برائے نام اور بے جان اٹھارہ دلائل کا جواب دیا گیا ہے۔ کتاب کے
مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف دام مجدہ کو ترتیب و بسطِ دلائل و تردیدِ بدعت میں خاصہ ملکہ حاصل ہے اس موضوع
پر ایسی عمدہ جامع و پُر از معلومات کتاب اب تک میری نظر سے نہیں گزری میرے خیال میں اگر فریقِ مخالف اس کتاب کا
منصفانہ اور غیر جانبدارانہ مطالعہ کرے اور توفیقِ الٰہی بھی دستگیری فرمادیں تو قوی اُمید ہے کہ انکو اس کتاب سے ہدایت نصیب
ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مؤلف علام کو جزائے خیر دے اور اس خدمت کو قبول فرمائیں۔

احقر شمس الحق عفا اللہ عنہ بمقام و ڈاکخانہ ترنگ زئی ضلع پشاور۔ مؤرخہ ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ
۲۹ نومبر ۱۹۵۹ء

(۳)

## فخر الاماثل حضرات مولانا الحافظ الحاج القاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم

(مہتمم دار العلوم دیوبند)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی بسلام مسنون نیاز مقرون گرامی نامہ باعث شرف ہوا۔ یہ زمانہ اکثر و بیشتر سفر و ں
میں گزرا اسلئے جواب عرض نہیں کر سکا۔ وہاں کی حاضری کے وقت جنابنے جو کتابیں عنایت فرمائی ہوں گی وہ کتب خانہ
کے جنگل میں مستور ہیں اُنکا تلاش کرنا اور نکالنا اس عدیم الفرصتی اور ہجومِ کار میں بہت ہی بھاری سا نظر آتا ہے۔ براہ ہدایت
اور تبریدِ الکنواظراب پہنچی ہیں بس میں حیاۃ النبی کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ کچھ صفحات کا اضافہ کرکے اس میں اس مسئلہ کو بھی
لگایا ہے اُوسے تلاش کیا مگر نہ فہرست میں عنوان ملا نہ کتاب میں یہ مسئلہ نظر سے گزرا چونکہ یہ مسئلہ آجکل چھڑا ہوا ہے اسلئے
اسکی طرف نظر اشتیاق زیادہ بڑھی مگر ملا نہیں۔ جناب کی تالیفات بحمد اللہ محققانہ ہوتی ہیں نہ ہم جیسوں کی تقریظ کی
محتاج ہیں اور ترمیم کی تو کیا ہوتیں؟ یہ تو جناب کا علو ظرف ہے کہ اس کمال پر بھی ہم جیسوں کی حوصلہ افزائی فرماتے
رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تالیفات کو قبول فرمادیں اور خلق اللہ کو ان سے منتفع فرمادیں آمین۔ فرصت ملی تو استفادہ
کرونگا بے حد ہجومِ کار ہے اور کسی وقت فرصت نہیں ملتی تاہم شوقِ استفادہ ہر وقت ہے سعی کرونگا کہ کسی وقت
استفادہ کرکے خیال عرض کروں۔ امید ہے کہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوگا۔ دُعا کا مستدعی ہوں۔ والسلام

محمد طیب از دیوبند۔ ۳۰ ۱۱/۸ ھ

بجائے خود شرک ہے۔ ورابعاً: مشرکین عرب بھی تو عطائی طور پر ہی اپنے الہوں اور معبودوں کیلئے یہ صفات تسلیم کرتے تھے مگر وہ مشرک اور کافر ہی قرار دیئے گئے پھر آج ایسا ہی دعویٰ کرنے والا کیونکر کفر سے بچ سکتا ہے؟ اس کی مزید تحقیق راقم الحروف کی کتاب "گلدستہ توحید" اور "ازالۃ الریب" وغیرہ میں دیکھئے۔

چھٹا اعتراض: کہ حضرات فقہاء کرامؒ نے ایسے مدعی علم غیب کی تکفیر کی ہے جس کے پاس دلیل نہ ہو اور جو علم غیب مستند الی دلیل ہو تو وہ مالا دلیل علیہ کے تحت داخل نہیں ہے لہٰذا ایسا شخص کافر نہ ہوا۔

جواب: یہ اعتراض بھی خالص لچر اور بیہودہ ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرات فقہاء کرامؒ کی نظر بصیرت بڑی دور رس ہوتی ہے۔ وہ مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کر کے اس کی جملہ شرائط اور قیود و حدود کو بیان کر کے اور ملحوظ رکھ کر فتویٰ صادر فرماتے ہیں اور اس مقام پر یہ قید یا شرط حضرات فقہاء کرامؒ نے بیان نہیں فرمائی۔ وثانیاً: ہر ایک مجلس نکاح میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر تسلیم کرنا یا یہ دعویٰ کرنا کہ آپ کو اس کا علم ہے۔ یہ بھی تو وہی بات ہے جو مالا دلیل علیہ کا مصداق ہے اور اس پر کوئی قطعی دلیل موجود نہیں ہے۔ کیا قرآن کریم یا حدیث متواتر یا اجماع امت میں کوئی ایسی دلیل موجود ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ ہر مجلس نکاح میں حاضر و ناظر ہوتے ہیں اور ہر عقد نکاح کا آپ کو علم ہوتا ہے یا کم از کم خبر واحد صحیح ہی ہو جس سے ظن کا فائدہ ہو۔ اگر اس پر دلیل نہیں اور یقیناً نہیں تو معاملہ صاف ہے۔ اور اگر ہے تو اللہ بسم اللہ۔ لائیے ہم منتظر رہیں گے۔ دیدہ باید۔

فریق مخالف سے مطالبہ: ہم فریق مخالف کو دعوت فکر دیتے ہیں اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مسلّم حضرات فقہاء احنافؒ کی دو شہادتیں (بلکہ ایک ہی شہادت اور حوالہ) پیش کر دے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر مجلس نکاح میں حاضر و ناظر تسلیم نہیں کرتا یا جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ آپ کو ہر مجلس نکاح کا علم نہیں ہے اور یا جو شخص یہ کہتا ہے کہ آپ ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں یا آپ کو علم غیب کلی عطا نہیں ہوا تو وہ شخص کافر ہے۔ فریق مخالف کی پوری جماعت کو تا قیامت مہلت ہے اور ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر وہ یہ مطالبہ پورا کر دے۔ ہے کوئی مرد میدان؟ دیدہ باید۔ مفتی احمد یار خان صاحب سے جب

سھيڙيندڙ ۽ سوڌيندڙ

**حضرت مولانا**

**سائين عبدالله صاحب ڀڦوڙ دامت برڪاتھم**

ناشر

درگاھ عاليه قادريه راشديه جرار شريف

تعلقو خان پور، ضلعو شڪارپور

نبي ڪريم ﷺ جن فرمائين ٿا: توهان مشرڪن جي ابتڙ هلو، ڪافرن جي ابتڙ هلو. ڪافر ڇا ڇوندا آهن. مڇان رکائيندا آهن. ڏاڙهي ڪوڙائيندا آهن. توهان ڏاڙهيءَ کي ڍگهو ڇڏيو ۽ مڇون ڪپايو. مشرڪن ۽ ڪافرن جي ابتڙ هلو. هي رسول ﷺ جو فرمان آهي. نبي ڪريم ﷺ جن هيءُ فرمائن ٿا پيا: مڇن کي وڻايو ڏاڙهيءَ کي ڇڏي ڏيو. ڪافرن جي ابتڙ هلو. ڪافر مڇان رکائيندا آهن. ڏاڙهي ڪوڙائيندا آهن. توهان ان جي ابتڙ هلو. اڄ مسلمانن پنهنجي شڪل ئي مٽائي ڇڏي آهي. شڪل محمدي ئي ڦيرائي ڇڏي آهي. مڇان ڏاند جي پڇ جيڏيون آهن. ڏاڙهي ڏورڙون لڳي پيئي آهي. وري سڏجي ٿو سائين وڏو مومن آهي. سائين وڏو حبدار آهي. اهو وڏو ڪهڙو آهي. اها ڳالهه غلط آهي. مومن اهو آهي جنهن کي نبي ڪريم ﷺ جن مومن فرمائن ٿا.

اسان جا پير سائين روزي ڌڻي رحمة الله عليه سخت تاڪيد فرمائيندا هئا مڇن وڻرائڻ جي. ڏاڙهي ڇڏرائڻ جي. وارن کي هٿئون رکرائڻ ڦٽي ڏيارائڻ جي. پوءِ ڪن ماڻهن ڇيو ته: سائين! اوهان ائين ڇو ڪندا آهيو؟ چيائون ته: قبر ۾ پڇريون ملائڪ ان جي شڪل کي ڏسندا آهن. حضرت پير سائين روزي ڌڻي رحمة الله عليه جن کان ماڻهن پڇيا ڪئي ته: سائين! جماعت ۾ اوهان ائين ڇو ايڏو تاڪيد ڪندا آهيو؟ تنهن جي ڪري توٽي ڏسو ٿا اڄ وقت تائين سندن ائين پيڙهي آهي. اڄ زماني ۾ انقلاب اچي ويو آهي. خاندان گمراهه ٿي ويا آهن. خاندان ڦري ويا آهن. مگر هن خاندان جي جماعت توٽي ٿر، بر ۽ جهنگ جا ماڻهو آهن ته به حضور اڪرم ﷺ جي سنت موافق مڇان ورتل آهن. ڏاڙهيون ڇڏيل آهن. هي حضرت پير سائين روزي ڌڻي رحمة الله عليه جن جي صحبت جو اثر آهي. جو ملفوظات ۾ لکيل آهي ته وفات جي وقت ۾ وصيت ڪيائون هن سڄي جماعت کي ته: "بدعت ته نه ڪجو پر بدعتي جي سنگت به نه ڪجو. بدعت کان ته پري ڀڄجو پر بدعتي ماڻهوءَ جي ويجهو به نه لنگهجو. ان سان سنگت به نه ڪجو. ان سان گڏ کائجو پيئجو به نه. جو اهي جيڪي بدعتي آئو اهي ڇتي ڪتي جي ڳگ آئو

جس میں قطب الارشاد حضرت شیخ مولانا حماد اللہ ہالیجوی
رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی اور آپ کے قیمتی
ملفوظات کو جمع کیا گیا ہے


مؤلف

**مولانا ابوالحسن دھنی بخش** مدظلہ

مترجم

**حضرت مولانا عبدالواحد صاحب** مدظلہ

مہتمم جامعہ حمادیہ۔ کراچی



ناشر

**مکتبہ حمادیہ**

فیصل کالونی ۲ کراچی

یعنی آپ بھی اسی حال پر استقامت اختیار کریں ایسا نہ ہو کہ آپ کے پائے استقامت پھسل جائیں۔

**ملفوظ ۵۸** حضرت حافظ صاحب سجادہ نشین نے نقل فرمایا کہ کسی شخص نے حضرت والا سے عرض کیا کہ حضرت والا کے ملفوظات لکھ لئے جائیں تو حضرت والا نے فرمایا کہ مخلوق کی ہدایت کے لئے کلام موجود ہے اور وہ کافی ہے میری باتوں کے لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

**ملفوظ ۵۹** عبدالوحد نے نقل کیا ہے کہ حضرت والا نے ایک مرتبہ درمیان وعظ میں فرمایا کہ مشرک اللہ رب العزت کی توہین کرتا ہے اور بدعتی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے اس طرح پر مشرک اللہ تعالیٰ کو اپنی حاجت روائی کے لئے کافی نہیں سمجھتا اس لئے اس کی نظر غیروں کی طرف اٹھتی ہے آپ نے یہ مثال بیان فرمائی کہ اگر کوئی شخص چھت کے اندر جو حلقہ (کڑا) لگا ہوا ہے اس کو پکڑ کر لٹکا ہوا ہے اور اس کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ حلقہ کمزور ہے کسی وقت بھی ٹوٹ سکتا ہے اور ہم ہلاک ہو سکتے ہیں تو یقیناً اس کی نظر دوسرے حلقوں کی طرف جائے گی تاکہ وقت ضرورت ان کو تھام لے اور اپنے کو گرنے سے بچا لے لیکن اگر وہ سمجھتا ہے کہ یہ حلقہ اس قدر مضبوط ہے کہ اس میں ساری دنیا کے لوگ بھی لٹک جائیں گے تو ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا سب کے لئے کافی ہے تو اس کی نظر کسی اور حلقہ کی طرف نہیں جائے گی یہی حال مشرک کا ہے کہ اپنی حاجات روائی اور مشکل کشائی کے لئے اللہ رب العزت کو کافی نہیں سمجھتا اس لئے غیروں کی طرف نظر جاتی ہے۔

اسی طرح بدعتی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے اس لئے کہ جب کوئی نیا کام دین میں نکالتا ہے زبان حال سے یہ دعویٰ کرتا ہے

کہ یہ نیکی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رہ گئی آپ نے اپنی امت کو یہ نیکی نہیں سکھائی گویا کہ دین مکمل نہیں ہوا تھا اب یہ مکمل کر رہا ہے اور جس نبی کا دین مکمل نہ ہو تو وہ نبی کامل کیونکر ہو سکتا ہے اسی طرح بدعتی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے۔

ملفوظ ۶۰ | عبدالواحد نے نقل کیا ہے کہ حضرت والا نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بدعتی منافق ہوتا ہی ہوتا ہے بدعت و نفاق لازم ملزوم شی ہے۔

ملفوظ ۶۱ | عبدالواحد نے نقل کیا کہ حضرت مولانا محمود اسعد صاحب سجادہ نشین نے ایک مرتبہ فرمایا کہ زمانہ جنگ میں جبکہ کپڑے بہت مشکل سے مل رہے تھے سخت تنگی تھی راشن کارڈ سے کپڑے وغیرہ تقسیم ہوتے تھے عید کے دن حضرت والا سے عرض کیا گیا کہ نئے کپڑے موجود ہیں آپ پہن لیں تو آپ نے فرمایا کہ مخلوق خدا پھٹے پرانے کپڑوں میں اور رلی (بچھونا) اوڑھ کر نماز کے لئے آئے گی اور ہم نئے کپڑے پہن کر جائیں ایسا کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔

ملفوظ ۶۲ | حاجی گلاب دین سومرہ نے نقل کیا کہ حضرت والا ایک مرتبہ حضرت خلیفہ عبدالعزیز صاحبؒ (جو کہ حضرت امروٹیؒ کے خلفاء میں سے تھے) کے ساتھ بستی چوک میں مولوی عبدالوہاب صاحب کے یہاں تشریف لائے بعد نماز ظہر فقیر محمد عمر (جو کہ افغانستان سے ہجرت کر کے یہاں آگئے تھے اور حضرت امروٹیؒ کے خصوصی مریدوں و عقیدت مندوں میں شامل تھے حضرت امروٹیؒ کے حکم سے بستی چوک میں قیام پذیر تھے) اور میں حضرت والا کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت والا نے فرمایا کہ ہم نے کتابوں الماریاں پڑھیں اور پڑھائیں اور مطالعہ کیا مگر جب حضرت امروٹیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ از سر نو پڑھکر مسلمان ہوئے۔

قدر دان اکریم ۽ بعث جي ...

بسم الله الرحمن الرحيم

عقيدن جي اصلاح لاءِ سنڌي ٻوليءَ ۾ قرآن حڪيم ۽ احاديث مبارڪ
جي روشن دليلن سان سينگاريل ڀريون عظيم الشان ڪتاب

# آئينهٔ اعتقاد

## (مُدَلَّل سنڌي)

تصنيف لطيف

استاد العلماء

**مولانا علي محمد صاحب حقاني**

دامت برڪاتهم العاليه


پاران

**المحمود اڪيڊمي**

جامعه اسلاميه اشاعت القرآن والحديث دودائي روڊ لاڙڪاڻو (سنڌ)

| | |
|---|---|
| يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ حَتّٰى عَدَدِ الحَصِيِّ وَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ (غنية الطالبين ص ٨ ج ١) | عقيدو آهي ته امام هر شيءِ جو علم رکندڙ آهي، جو ٿي چڪو آهي يا ٿيندو، دين بابت هجي يا دنيا بابت. حتيٰ جو ڪيس پٿرين جي عدد ۽ مينهن جي قطرن ۽ وڻن جي پنن جو به علم هوندو آهي. |

نوٽ :- حضرت شيخ عبدالقادر جيلاني رحمة الله عليه پنهنجي مبارڪ ڪتاب غنية الطالبين ۾ رافضين جا عقيدا بيان فرمايا آهن جيڪي اهل سنت والجماعة جي خلاف آهن. ان مان ثابت ٿيو ته علم جميع ما ڪان ومايڪون جو عقيدو اهل سنت والجماعة جو عقيدو نه آهي. پوءِ جيڪو شخص اهو عقيدو رکندو اهو سني نه آهي پر رافضي آهي.

## (فرمودو ع ٣)

هُدهُد جو علم | قرآن مجيد ۾ ايندو آهي ته حضرت سليمان عليه السّلام چيو ته

| | |
|---|---|
| مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ. (پ ١٩ سورة النمل رڪوع ١/٢) | ڇا ڳالهه آهي جو آءٌ هُدهُد کي نٿو ڏسان. |
| فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ (پ ١٩ سورة النمل رڪوع ٢/١٤) | پوءِ ٿوري دير ۾ هو اچي ويو ۽ سليمان عليه السلام کي چيائين ته اهڙي خبر آندي اٿم جنهن جي توکي ڪا سُڌ نه آهي. |

هن مڪ پکي چيو ته جيڪو علم مون کي آهي ان جو اوهان کي ڪونهي. هن واقعي کي شيخ عليه الرحمة پنهنجي ڪتاب غنية الطالبين ۾ هن طرح آندو آهي.

| | |
|---|---|
| اَحَطْتُ وَ لَاتَعْلَمُ (غنية الطالبين ص ٢ ج ١) | مون کي علم آهي ۽ اوهان کي ان جو علم نه آهي. |

# هڪ آخري اپيل

هن رسالي ۾ جيڪو رسول الله صلي الله عليه وسلم جن جي علم شريف متعلق بحث ڪيو ويو آهي، ان جو تعلق محض اهل شرڪ ۽ بدعتين جي عقيدي علم غيب ڪلي يا علم جميع مَا ڪَانَ وَمَا يَڪُوْنُ سان ٿي آهي. خدا شاهد آهي ته ان مان اسان جو مقصد صرف انهيءَ غالي عقيدي جي ترديد ۽ مسلڪ حق جي توضيح آهي.

پوءِ ان کي هن تي حمل ڪرڻ ته اسان کي ان مان رسول الله صلي الله عليه وسلم جن جي علم شريف جي تنقيص مقصود آهي، انتهائي بي ايماني ۽ شيطاني چشمي. اسان جو ايمان آهي ته الله تعاليٰ کان بعد ڪمال علميءَ ۾ رسول الله صلي الله عليه وسلم جن جو ٻيو درجو آهي.

بعد از خدا بزرگ توئي قصه مختصر!

الله تعاليٰ جيڪي علوم ۽ معارف رسول الله صلي الله عليه وسلم جن کي عطا فرمايا آهن، اهي سڀ ٻئي ڪنهن رسول يا ڪنهن ٻئي نبيءَ يا ڪنهن مقرب ۽ برگزيده فرشتي کي به عطا نه ڪيا آهن. پاڻ ئي آهن جنهن لاءِ خدا جي مقدس ڪتاب شاهدي ڏني آهي:

| | |
|---|---|
| وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (پ٥ سورة النساء رکوع ١٧/١٤) | ۽ الله اوهان کي اهي علوم سيکاريا جو اوهان کي پهريون حاصل نه هئا. ۽ اوهان تي الله جو وڏو فضل آهي. |

پاڻ ئي آهن جنهن جي لاءِ ڪتاب الٰهيءَ جو بيان آهي ته

| | |
|---|---|
| فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى. (پ٢٧ سورة النجم رکوع ١/٥) | پوءِ الله تعاليٰ پنهنجي ٻانهي جي دل ۾ وڌو جو ڪجھ وڌائين. |

سرپرست اعلیٰ و مدیر اعلیٰ

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان


الجامعۃ العربیۃ احسن العلوم

www.ahsanululoom.com

ترتیب : مولوی حضرت الدین
رکن دار التصنیف جامعہ عربیہ احسن العلوم

# بدعتیوں کی اختراعی شریعت

ہمارے دور کے مبتدعین جو کہ اہل سنت والجماعت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حقیقت میں شریعت محمدی کے سب سے بڑے باغی اور مخالف ہیں۔ ان کی بدعات نے اول انہیں قرآن کریم کی بغاوت پر آمادہ کیا اور قرآن کریم کے سب سے قطعی مسئلہ "بشریت انبیاء" کو نظر انداز کرتے ہوئے انبیاء کی بشریت کا انکار کیا، جبکہ انبیاء کرام کی بشریت پر قرآن کریم کی تقریباً ۴۰ کے قریب آیات دلالت کرتی ہیں۔ جب بشریت کے انکار کے درپے ہوئے تو انبیاء کو نور کہنے لگے۔ نور کا مطلب یہ ہے کہ نور ہر جگہ ہوگا کیونکہ نور کو کوئی قید نہیں کر سکتا تو حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ وضع کیا گیا۔ جب نور ہر جگہ ہوگا تو کچھ نہ کچھ جانتا بھی ہوگا تو علم غیب کا مسئلہ انبیاء کرام کے لئے گھڑ لیا گیا۔

ہماری کوشش یہ ہوگی کہ مختصراً ان تمام مسائل پر وقتاً فوقتاً کلام کریں تاکہ عام افراد جن کا علم وعلماء سے کم تعلق ہوتا ہے وہ بھی ان مبتدعین کی دھوکہ دہی اور جعلسازی سے بچ سکیں۔ اس مقالہ میں ہم نے اپنا مرجع اور مصدر محقق العصر امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ کی مشہور زمانہ کتاب "ازالۃ الریب عن عقیدۃ علم الغیب" کو بنایا ہے کیونکہ وہ اس موضوع پر انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم نے اس کی تلخیص قارئین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان مسائل میں سب سے اول اور اہم مسئلہ "علم غیب" کا ہے کیونکہ یہ براہ راست اللہ رب العزت کی الوہیت اور شان علم —

## "عقیدۂ علم غیب"

(۱) علم غیب خاصہ خداوندی ہے، خدا تعالیٰ چونکہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے لہذا اس کا علم ہر چیز کی کنہ اور حقیقت پر حاوی ہے اور کسی چیز کا کوئی حصہ بھی اس کے علم محیط سے نہاں اور غیر مکشوف نہیں، وہ غیب اور شہود ماضی حال اور مستقبل سب کا علم رکھتا ہے، کوئی تاریکی کوئی حجاب اور کوئی مانع اس کے علم کو کسی طرح بھی ناقص نہیں کر سکتا اس لئے اس کا نام علیم، عالم، علام، اعلم، علیم بذات الصدور، عالم الغیب والشہادۃ، علام الغیوب ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

پانچ انگلیوں کا اشارہ کیا جس کی معبرین نے مختلف تعبیریں کیں جب امام ابوحنیفہؒ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔ "فان ھذہ العلوم الخمس لایعلمھا الا اللہ" امام کے اس ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ علوم خمسہ کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔

بدعتیوں کا پھر بھی حنفی ہونے کا دعویٰ کرنا اور امام صاحب رحمہ اللہ کے خلاف اعتقاد گھڑنا یہ حنفی دنیا کو صریح دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (مراۃ الحقیقہ مطبوعہ مصر ص ۱۸) میں فرماتے ہیں

"من یعتقد ان محمدا ﷺ یعلم الغیب فھو کافر لان علم الغیب صفۃ من صفات اللہ سبحانہ"

یعنی جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ محمد ﷺ غیب جانتے تھے وہ کافر ہیں کیونکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے۔ (جس میں اس کا کوئی شریک نہیں) دیکھ لیا جائے کہ یہ جس بزرگ کا وظیفہ کرتے ہیں اور جس کے نام کی گیارہویں دیتے ہیں اور جس کے بغداد کی طرف گیارہ قدم چلتے ہیں وہ ایسے لوگوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ صادر فرماتے ہیں اور ان سے سخت بیزار ہیں مگران کا یہ حال کہ "مان نہ مان میں تیرا مہمان"

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے کہ جو نکاح میں خدا اور رسول کو گواہ کرے اس کا حکم کیا ہے؟ فرماتے ہیں

"یکون کفر لانہ اعتقدان رسول اللہ ﷺ یعلم الغیب وھو ماکان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت" (قاضی خان ج ۷، ص ۲۶۸)

یعنی فقہاء حنفیہ فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کفر ہے کیونکہ اس کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ زندگی میں غیب نہ جانتے تھے تو موت کے بعد کس طرح جانتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بھی مسلم شریف میں یہ اعلان ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کو آنے والی کل کی باتوں کا علم تھا، وہ جھوٹا ہے۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۹۸)

ابن کثیر ج ۴ ص ۲۷۳ میں مسند احمد کی حدیث معراج میں ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء سے میری ملاقات ہوئی تو وہاں قیامت کا تذکرہ ہوا سب عدم علم ظاہر کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ........ یعنی قیامت کے دن کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہیں۔ پس یہ جملہ انبیاء کا اجماعی عقیدہ ہے اب اس کے خلاف جو عقیدہ رکھے گا وہ اکفر الکافرین شمار ہوگا۔

تحفة السالكين
ملفوظات
مرشدالموحدين قدوة السالكين مجددالعصر
حضرت مولانا حمّاداللّٰه هاليجوي
نوّراللّٰه مرقده

ڪرام رضہ متفق ٿيا هئا. ٻي هيءَ شيءِ لازم آهي ته اهل بدعت سان مناظرو نہ ڪري، نہ انهن جي ويجهو وڃي، نہ انهن تي سلام ڪري. جو تہ اسان جي امام احمد بن حنبل رح فرمايو آهي تہ جنهن انسان جنهن تي سلام ڪندو آهي تہ ان سان محبت ڪندو آهي ان ڪري اهل بدعت سان سلام ڪيائين تہ يقيناً ان سان، محبت ڪيائين. جيئن تہ حضور صلي الله عليہ وسلم فرمايو آهي تہ پاڻ ۾ گهڻو سلام ڪريو تہ اوهان ۾ محبت پيدا ٿيندي اهل بدعت سان انهن جي مجلسن ۾ نہ ويهو. انهن جي ويجهو بہ نہ وڃو. عيدن ۽ خوشي جي موقعن تي انهن کي مبارڪون بہ نہ ڏيو. مؤمن موحّد انهن جي نماز جنازه بہ نہ پڙهي. انهن جو نالو اچي تہ رحمة الله يعني الله رحمت ڪريس بہ نہ چوي. بلڪ انهن کان پري ٿي وڃي ۽ الله جي خاطر ۾ انهن سان دشمني رکي ۽ اهو عقيدو رکي تہ انهن جو مذهب باطل آهي. ان ڪري انکي وڏو ثواب ۽ گهڻو اجر ملندو. حضور صلي الله عليہ وسلم جن کان روايت آهي پاڻ فرمايائون تہ جيڪو شخص اهل بدعت ڏي بغض جي نگاهہ ڪري ٿو تہ الله تعاليٰ ان جي دل کي ايمان ۽ امن سان ڀري ٿو. جيڪو ان کي ٻجهڙو سمجهي

ختم نبوت زندہ باد — حیات النبی ﷺ زندہ باد — شان صحابہ زندہ باد — حق چاریار — خلافت راشدہ

اصل کلمہ اسلام: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آپ نے حضرت امام اہل سنت کی ترجمانی کے مفتی صاحب کے دعویٰ کی سختی سے تردید کی ہے۔ اسے ناقابل برداشت بتایا ہے اور گمراہ کن قرار دیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ جنہیں حضرت امام اہل سنت کافر کہتے تھے انہیں آپ مسلمان کہتے ہیں، جنہیں انہوں نے گمراہ قرار دیا انہیں آپ اہل علم میں شمار کرتے ہیں، جن نظریات کو انہوں نے بدعت و گمراہی سمجھا انہیں آپ "تفرد" خیال فرماتے ہیں، جن چیزوں کو وہ "حرام" کہتے تھے انہیں آپ "ضروری" قرار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود آپ ان کے نہ صرف ترجمان ہیں بلکہ آپ کے انداز سے ہٹ کر ان کی ترجمانی کا دعویٰ کرنے والا "گمراہ" ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب معتقدہ نظریات اور اصول فروع میں امام اہل سنت سے اختلاف کے باوجود آپ ان کے ترجمان بلکہ (بزعم خود) جانشین ہیں تو محض لب ولہجہ کے اختلاف کے ساتھ مفتی صاحب کا امام اہل سنت کی ترجمانی کا دعویٰ کیوں گمراہ کن اور ناقابل برداشت ہے؟


مظہریہ دار المطالعہ
0312 4612774 0334-4612774
khadim.khan4@yahoo.com

عجیب پیرائے میں اس تعلق کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا چاہا ہے، فرماتے ہیں:

"کہتے ہوئے تو عجیب سا لگتا ہے، لیکن کہہ ہی دیتا ہوں کہ اگر مولانا عرفان مرحوم اس حادثہ میں شہید نہ ہوتے تو حضرت کی جدائی کے صدمہ میں چل بستے۔" (ص ۲۰۴)

گویا: جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم — سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

شکریہ جناب مولانا سید محمد زین العابدین صاحب کا، جنہوں نے حضرت شہید کے حالات کو مرتب فرما کر ہم جیسوں کیلئے روشنی کا سامان کیا۔

دیوانے گذر جائیں گے ہر منزل غم سے — حیرت سے زمانہ انہیں تکتا ہی رہے گا

## حضرت امام اہل سنت رحمہ اللہ نے فرمایا:

### حضرت عبداللہ بن عمر نے بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی:

ان لوگوں نے شرک کے ساتھ مساجد کو بھی پلید کر دیا ہے۔ ان کے عقائد خراب ہیں ان کے پیچھے نماز قطعاً نہیں ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے تو بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ اس طرح کہ ابن عمرؓ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ان کے ساتھ حضرت مجاہدؒ تابعی تھے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن نے اذان کے بعد کہنا شروع کیا اولوگو! جماعت کے ساتھ جلدی ملو...! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اخرج بنا من هذا المبتدع مجھے اس بدعتی کے ہاں سے لے چلو، اس بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی۔ اذان کے بعد بلند آواز سے صدا لگانا بدعت ہے۔ تو حضرت نے بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اور تم لوگ مشرکوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگوں نے نہ تو حید وسنت کو سمجھا ہے اور نہ شرک وبدعت کو سمجھا ہے۔ نمازیں برباد نہ کرنا، ان کے پیچھے قطعاً نماز نہیں ہوتی۔ (ذخیرہ ج ۱۳ ص ۲۷۵)

### کسی نہ کسی سے اصلاحی تعلق جوڑے رکھنا:

اور میری نصیحت کو یاد رکھنا...! بھولنا نہ...! کسی نہ کسی روحانی شخصیت کے ساتھ تعلق جوڑے رکھنا۔ جس شخص کا کسی روحانیت والے بزرگ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا اور جس نے کسی بزرگ کے جوتے نہیں اٹھائے اور ان کے پاؤں نہیں پکڑے وہ ٹھوکریں کھاتا ہے اسلام کے سمجھنے میں۔ اس کو اسلام سمجھ نہیں آتا، چاہے کوئی بھی ہو۔ (ذخیرہ ج ۱۳ ص ۱۰۷)

ختم نبوت زندہ باد — حیات النبی ﷺ زندہ باد — شان رسالت ﷺ زندہ باد — یا اللہ مدد — شان صحابہؓ زندہ باد — شان اہل بیتؓ زندہ باد — خلافت راشدہ حق چار یارؓ

اسلامی کلمہ اسلام: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اکابرین دیوبند بالخصوص شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے افکار و نظریات کا بے باک ترجمان

"حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ کے مضمون میں بعض مندرجات نے چونکا دیا ہے، حیرت ہے کہ انہوں نے رضا خانی بھیرہ کے چند افراد سے ملاقات کرکے یہ نتیجہ کیسے اخذ کرلیا کہ "دونوں مکاتب فکر (دیوبندی، بریلوی) کا اختلاف بڑی حد تک صرف تعبیر اور الفاظ کا اختلاف ہے، حقیقت میں ایسا کوئی اختلاف عقائد کے باب میں نہیں ہے، جس کی بنیاد پر ایک دوسرے کو گمراہ یا فاسق قرار دیا جائے" کیا علم غیب، حاضر ناظر، مختار کل، نور و بشر، اور مافوق الاسباب پکار جیسے مسائل جنہیں صدیوں سے فقہاء کرام شرکیہ قرار دیتے آئے ہیں یہ سب تعبیر کے اختلافات ہیں؟ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری سے لیکر حضرت امام اہل سنت تک بڑے بڑے اکابر دیوبند نے جو رضا خانی عمر کو ان شرکیہ عقائد کا حامل قرار دیا، آنجناب کی "تعبیر" ان اکابر کی دیانت و فہم پر سوالیہ نشان نہیں ہے......؟


مظہریہ دار المطالعہ محلہ حیات النبی نزد فوارہ چوک، گجرات
0334-4612774
0312 4612774
khadim.khan4@yahoo.com

رہیں اور ہم بے غیرت ہو کر برداشت کرتے رہیں اور ان کا وقت پاس ہو جائے۔ ان مذکورہ شرائط کے خلاف صلح کرنے والے دیوبندیوں کی ہم علی الاعلان مخالفت کریں گے۔ ان شاء اللہ العزیز۔

والسلام......احقر ابوالزاہد محمد سرفراز......۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ/28 دسمبر 1985ء)

۲......اور تایا جان مولانا زاہد الراشدی مدظلہم لکھتے ہیں:

"دیوبندی بریلوی اختلافات کے حوالے سے بھی ان (حضرت امام اہل سنت رحمہ اللہ [ناقل]) کا موقف یہ تھا کہ یہ عقائد کے اختلافات ہیں اور اصولی اختلافات ہیں۔ انھوں نے ان اختلافات کے ہر پہلو پر کتابیں لکھی ہیں اور تفصیل کے ساتھ لکھی ہیں۔ ان اختلافات کی تنقیح و توضیح میں وہ جس گہرائی تک گئے ہیں، وہ انھی کا امتیاز ہے اور یہی انھیں دیوبندیوں کا علمی ترجمان قرار دیے جانے کی ایک بڑی وجہ ہے۔" [ماہنامہ الشریعہ، مارچ ۲۰۱۰ء]

۳......راقم کے استاذ گرامی تلمیذ امام اہل سنت حضرت مولانا محمد رشید صاحب مدظلہم [استاذ الحدیث: دار العلوم مدنیہ بہاول پور] فرماتے ہیں:

"میں نے ایک بار حضرت امام اہل سنت سے پوچھا کہ بریلویوں کا کیا حکم ہے؟ ہمیں ان کے بارے میں کیا نظریہ رکھنا چاہیے؟ تو فرمایا: ان کے مولوی اور پیر قسم کے لوگ تو کفریہ عقائد کی وجہ سے پکے کافر اور مشرک ہیں، اُن کے پیچھے نماز باطل بلا شک ہے۔ البتہ عوام کی ہم تکفیر نہیں کرتے، کیونکہ وہ محض جاہل ہیں، اُن کو سمجھانا چاہیے، اگر وہ سمجھانے کے باوجود جانتے بوجھتے ہوئے کفریہ و شرکیہ نظریات پر ڈٹے رہیں تو پھر ان کی بھی تکفیر کی جائے۔ ورنہ نہیں۔"

۴......راقم نے اپنے دوسرے تایا جان مولانا عبدالقدوس خان قارن مدظلہم [استاذ الحدیث: جامعہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ] سے اس بابت پوچھا تو فرمایا:

"جی! یہ بات (جو مولانا محمد رشید صاحب نے نقل کی ہے) بالکل ٹھیک ہے، اباجی ایسے ہی فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ بات تو اُن کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔"

۵......راقم نے آنجناب کا مکتوب گرامی عم محترم مولانا عبدالقدوس خان قارن مدظلہم کو دکھایا تو انہوں نے فرمایا:

"یہ بات حضرت امام اہل سنت کے موقف کے مطابق نہیں ہے۔"

۶......آنجناب کے اسی مکتوب کے بارے میں راقم کے والد گرامی حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ نے فرمایا:

"یہ تو اباجی کے موقف کے بالکل خلاف ہے، اباجی نے نیازی صاحب سے جو گفتگو کی تھی، میں تمہیں لکھ دوں گا، اگر یہ مضمون لگانا ہے تو اس کے ساتھ وہ بھی لگا دینا۔" (لیکن شومئ قسمت، والد صاحب علالت و مصروفیت کی وجہ سے بروقت وہ نہ لکھ سکے اور آپ کا مضمون اس وضاحت کے بغیر ہی طبع ہو گیا۔)

ختم نبوت زندہ باد | حیات النبی ﷺ زندہ باد | شانِ علی ؓ زندہ باد | یا اللہ مدد | شانِ صحابہ ؓ زندہ باد | مدحِ اہل بیت زندہ باد | خلافت راشدہ حق چار یار

اصل نعرۂ اسلام: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

علماء دیوبند بالخصوص شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے افکار و نظریات کا بے باک ترجمان

31 | ستمبر 2013ء شوال المکرم

**سوال:** کیا بریلوی بدعتی ہیں؟ اگر بدعتی ہیں تو کس وجہ سے؟ ان کا کیا عقیدہ ہے؟

**جواب:** جی ہاں! بریلوی بدعتی ہیں، انھوں نے بہت سی چیزیں دین میں ایسی پیدا کر دی ہیں جن کا وجود خیر القرون میں نہیں تھا، مثلاً: میلاد کرانا، قبر پر اذان دینا، عرس کرنا، جنازہ کی نماز کے بعد دعا کرنا، نذر و نیاز کرنا، تیجہ، چالیسواں اور گیارہویں شریف منانا، غیر اللہ کو پکارنا، قبروں پر سجدہ کرنا، قبروں کا طواف کرنا، غیر اللہ کی منتیں ماننا، قبروں پر چڑھاوے چڑھانا، اس کے علاوہ ان کے بہت سے عقائد ایسے ہیں جو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدے کے خلاف ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب، نور اور حاضر و ناظر جاننا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مختارِ کل کا عقیدہ رکھنا وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ...... دار الافتاء دار العلوم دیوبند

مظہریہ دار المطالعہ محلہ حیات النبی کوٹ وزیر چوک، گجرات
0334-4612774
0312 4612774
khadim.khan4@yahoo.com

بدعت کبھی سنت نہیں ہو سکتی، لہٰذا اس کی تردید بھی عارضی نہیں ہو سکتی، اور اس کی تردید میں ہلکا پن اختیار کرنے کی شرعاً کوئی اجازت نہیں۔

حضرات اکابر دیو بند نے جو بدعت کی تردید کی اور اس بارے میں جو مضبوطی کے ساتھ اہل بدعت کے ساتھ جم کر مقابلہ کیا، ان کی اس محنت اور کوشش سے کروڑوں افراد نے بدعتوں سے توبہ کی، اور سنتوں کے گرویدہ ہوئے۔

آج اگر کوئی شخص یوں کہتا ہے کہ اب بدعتوں کی تردید میں سختی نہ کرنی چاہیے یا مصلحتاً ان کو کسی تاویل سے اپنا لینا چاہیے، ایسا شخص دیو بندی نہیں ہے، اگرچہ اکابر دیو بند سے متعلق ہونے کا مدعی ہو۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی قدس سرہٗ بہت ہی پکے دیو بندی تھے، اپنے اکابرؒ کے مسلک سے سر مو انحراف کرنا انہیں گوارا نہ تھا، ان کی ساری زندگی اور ان کی کتابیں اس پر گواہ ہیں، جو کوئی شخص ان کی طرف بدعت کے بارے میں ڈھیلا پن منسوب کرتا ہے، وہ اپنی بات میں سچا نہیں ہے۔

لفظ "اہل السنۃ والجماعت" کا اطلاق حضرات اشاعرہ وماتریدیہ پر ہوتا ہے، احمد رضا خاں بریلوی اور ان کی جماعت کا ان دو جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں، احمد رضا خاں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کلی مانتے ہیں یا یوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے اختیارات سپرد کر دیئے گئے تھے، یہ دونوں باتیں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے یہاں کہیں بھی نہیں، نہ کتب عقائد میں کسی نے نقل کی ہیں، اور نہ ان کی کتابوں میں ان کا کوئی ذکر ہے، اور یہ دونوں باتیں قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہیں، یہ سب بریلویوں کی اپنی ایجاد ہیں، اگر کوئی شخص بریلوی فرقہ کو اہل السنۃ والجماعت شمار کرتا ہے تو یہ اس کی صریح گمراہی ہے۔

ہم سب دستخط کنندگان کی طرف سے تمام مسلمانوں پر واضح ہو جانا چاہئے کہ اب بھی ہم اسی دیو بندی مسلک پر شدت کے ساتھ قائم ہیں، جو ہمارے عہدِ اول کے اکابر سے ہم تک پہنچا ہے، ہمیں کسی قسم کی خفت گوارا نہیں ہے، وباللہ التوفیق!

محمد عاقل عفا اللہ عنہ ــــ صدر المدرسین     محمد سلمان ــــ قائم مقام ناظم

مقصود علی ــــ مفتی مدرسہ     عبد الرحمٰن عفی عنہ ــــ مفتی مدرسہ

(مہر دار الافتاء مظاہر العلوم سہارنپور)

(بحوالہ آپ کے مسائل اور ان کا حل، جلد دہم، ص: ۲۰۷ تا ۲۱۳)

## بلا عنوان وبلا تبصرہ

مولانا انیس احمد مظاہری، حضرت مولانا یحییٰ مدنی رحمہ اللہ کے "سفرِ بخارا وسمرقند" میں لکھتے ہیں:

"نمازِ عشاء سے کچھ دیر قبل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب (ہزاروی [ناقل]) وحضرت حافظ صاحب (نائبا حافظ صغیر احمد صاحب [ناقل]) زید مجدہما ایک جگہ مولود شریف میں تشریف لے گئے۔"

[ماہنامہ سلوک واحسان، شعبان ارمضان ۱۴۳۴ھ ــــ جون ا جولائی ۲۰۱۳ء، ص: ۲۶]

1
جلد ۳۵
R.N.668
شمارہ ۱۰،۱۱
جمعیت اشاعت التوحید والسنت پاکستان کا ترجمان
رجب المرجب ۱۴۱۷ھ
دسمبر ۱۹۹۶ء
راولپنڈی
تعلیم القرآن
ماہنامہ
بیاد
مولانا قاضی احسان الحق
نگران
مولانا اشرف علی صاحب
مدیر: مولانا محمد عطاء اللہ بندیالوی
سرپرست
مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب
مولانا عبدالسلام صاحب رستم
مولانا بشیر احمد صاحب۔ خوشاب
مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری
مولانا فضل حق صاحب۔ سوات
مجلس ادارت
مولانا سید محمد حسین شاہ نیلوی صاحب
مولانا قاضی محمد ادریس انور صاحب۔ لاہور
مولانا حافظ محمد صدیق صاحب۔ اٹک
مولانا احمد نواز صاحب۔ قائد آباد
قاضی ظہور الحق صاحب
مجلس مشاورت
مولانا قاری خلیل احمد صاحب۔ بھکر
مولانا یٰسین علی صاحب۔ راولپنڈی
مولانا محمد ضیاء الحق صاحب۔ سرگودھا
مولانا عبدالسلام، محمد صابر۔ حضرو
مولانا مفتی محمد صاحب۔ رحیم یار خان
ڈاکٹر عبدالغفار۔ میانوالی
مولانا محمد افضل خان۔ سوات
حاجی عبدالکریم صاحب۔ ملتان
مولانا قاضی عطاء اللہ۔ گوجرانوالہ
حافظ نور حسین۔ راولپنڈی
مولانا محمد اکرم خان۔ دوبئی
قاری محمد ابراہیم۔ مدینہ منورہ
ملک محمد آزاد پبلشر نے مرزا طاہر پریس راولپنڈی سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی سے شائع کیا
اس شمارہ کی قیمت ۱۰ روپے زر سالانہ ۱۰۰ روپے

محمد دین
دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی
۳۰ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ

# تین (۳) سوالوں کے جواب

(۱) ٹی وی دیکھنے والے کو امام بنانا۔
(۲) مشرک، بدعتی، بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا۔
(۳) مشرک کے لئے استغفار اور ایصالِ ثواب

## کیا فرماتے علمائے دین اور مفتیانِ شرعِ متین

مندرجہ ذیل مسائل کے متعلق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) مولوی بکر ہماری مسجد کے امام ہیں۔ ان کے گھر میں ٹی وی موجود ہے۔ اور مولوی صاحب ٹی وی دیکھنے میں برابر کے شریک ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ اپنے وعظ کے اندر فرماتے ہیں کہ ٹیوی نہ دیکھو۔ اور خود وہ اس میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اور مولوی صاحب یہ بات پیش کرتے ہیں کہ میں صرف خبریں اور تلاوت قرآن مجید اور دینی تعلیمات کے پروگرام دیکھتا ہوں اس میں کیا کراہت ہے۔ ڈراما وغیرہ تو نہیں دیکھتا۔

(۲) ایک تبلیغی جماعت بہ نسبت تبلیغ کے ایک گاؤں کی ایک مسجد میں جا کر ٹھہرے۔ عصر کی نماز جماعت ادا کی۔ امام مسجد ایک بدعتی مشرک اور بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ عصر کی نماز کے بعد جماعت کے ساتھیوں میں اختلاف آگیا۔ بعض ساتھی کہتے تھے کہ داعی کی نماز ہو جاتی ہے۔ اس لئے اب ہم گشت کرتے ہیں۔ اور بعض ساتھی کہتے تھے کہ بدعتی اور مشرک کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے اب ہم پہلے نماز ادا کریں۔ کیونکہ وقت ابھی باقی ہے۔ گشت بعد میں کریں گے اب ان میں سے کون گروہ حق پر ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل سے فتویٰ روانہ کریں۔

(۳) عمر کا ایک رشتہ دار مشرک تھا۔ حالت شرک میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اب عمر اس کے لئے

ط چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

مولوی صاحب کو مسئلہ سمجھا کر اس فسق اور گناہ کبیرہ سے توبہ کی تلقین کی جائے۔ اگر توبہ کر لے تو بہتر، ورنہ انتظامیہ پر فرض ہے کہ ایسے بے دین مولوی کو فوراً امامت کے عظیم منصب سے معزول کر کے کسی صالح امام کا تقرر کرے۔ دوسرے مقتدیوں پر اس سلسلے میں بقدر استطاعت انتظامیہ کا تعاون کرنا فرض ہے۔

جب تک کوئی صالح امام متعین نہ ہو فرض نماز اسی کے پیچھے ادا کی جائے۔ جماعت نہ چھوڑی جائے، تراویح بہر حال اس کے پیچھے پڑھنا جائز نہیں۔۔

دوسرے سوال کا جواب:۔ آج کل بریلویوں کے عقائد شرک و کفر تک پہنچے ہوئے ہیں، بالخصوص ان کے ائمہ وخطباء کہ وہ نہ صرف مشرک ہیں۔ بلکہ شرک کے داعی بھی ہیں۔ عوام میں کفر و شرک انہی کے اضلال کا نتیجہ ہے۔ مشرک کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ خواہ وہ سکھ ہو یا ہندو، یہودی ہو یا عیسائی، بریلوی ہو یا اور کسی نام سے پہچانا جاتا ہے۔

مشرک کو بالقصد امام بنانا اور باختیار اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اور اگر کوئی اسے حلال سمجھتا ہے تو یہ اس کے ایمان کے لئے سخت خطرہ ہے

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ داعی کو اس کی اجازت ہے۔ گمراہی اور الحاد ہے۔ داعی کو اور زیادہ احکام کا پابند ہونا چاہئے۔ جو لوگ اپنی طرف سے اسلام کے احکام میں من گھڑت احکام ٹھونستے ہیں اور شریعت مقدسہ میں پیوند کاری کرتے ہیں وہ اپنی اس گمراہی سے فی الفور توبہ کریں۔ گناہ کر کے لوگوں کو تبلیغ کرنا تبلیغ نہیں، نفس پرستی اور بے دینی ہے۔ پھر جس بے دینی پر دین کا نام ہو اس کا فساد کس قدر زیادہ اور قوی ہوگا۔ اس کا بس اندازہ ہی کیا جاسکتا ہے۔

اگر کسی بریلوی کے عقائد شرک تک نہیں پہنچے، اس کی بریلویت خرافات کی حد تک ہے تو اگرچہ ایسے گمراہ کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔ تاہم اپنے اختیار سے اسے امام بنانے کا گناہ بہر حال ہوگا۔

تجارب شاہد ہیں کہ بریلویوں کی مساجد میں جاکر بدعات ومنکرات سے بچنا ناممکن ہے۔ کبھی

# باطل شکن

مصنف: مولانا امام علی دانش قاسمی



ناشر
عظیم بکڈپو دیوبند (یوپی)

ہوں گے اور حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پرتو حضور کے بالکل ہی مشابہ و مماثل بھی ہوں گے۔ العیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

جناب مولوی ارشاد صاحب آپ کی سہولت کے پیش نظر تصفیۃ العقائد کی عبارت بھی پیش ہے تاکہ آپ کی تاویل نئی یا پرانی اس کی اس کی جو بھی ہو یہ لکھیں اس کا مزاحمت وتصادم اس سے نہ ہو۔

والسلام علیٰ صاحب الہدایہ و مطیع القرآن

محمد ادریس رضا رضوی حشمتی غفرلہٗ شب سہ شنبہ ۱۳ محرم الحرام مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۷۷ء

## اہل حق کی جوابی تحریریں

اہل باطل کی اوپر والی دونوں تحریریں کافی دفعہ سے آئی تھیں، ایک ساتھ اس لئے نقل کر دی گئیں تاکہ ان کے تمام اعتراضات جو وہ اس مناظرہ میں پیش کر سکے آپ کے سامنے آ جائیں، ہم جوابی تحریریں نقل کرنے سے پہلے چند ضروری باتیں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ کسی مسلمان کے ساتھ بدگمانی نہ کرو

حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے اگر وہ کافر نہیں ہے تو یہ کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے اگر وہ کافر نہیں ہے تو کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کی کسی بات میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں تو اس کو کافر نہ کہو، ہر شخص جانتا ہے کہ لکھنے والا جو مطلب اپنی عبارت کا بیان کرے وہی مطلب صحیح ہوتا ہے ان تمام حدیث و فقہ اور عقلی فیصلوں کے خلاف بریلی کے مولانا احمد رضا صاحب (علیہ ما علیہ) نے ہندوستان کے بڑے بڑے علماء کرام کو کافر لکھا، ان کی اردو کتابوں کا غلط تفسیری مطلب نکالا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب اپنے فتوے سے خود ہی کافر

ہوئے جاتے ہیں (جب انہوں نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ علیہم الرحمہ کو کافر کہا اور فتویٰ لکھا جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور پھر خود ہی امام الطائفہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تمہید ایمان میں لکھ دیا کہ:

"امام الطائفہ (مولانا اسمٰعیل شہید) دہلویؒ کے کفر کا فتویٰ نہیں دیتا یہی احوط ہے یہی درست ہے اسی پر اعتماد ہے اسی پر عمل کرنا چاہیئے۔"

اب سوچئے حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی خاں صاحب بریلوی کے بقول سب علماء دیوبند کے سردار ہیں اور احتیاطاً انہیں کافر نہ کہتے ہیں ہے، اب اوپر ذکر کئے ہوئے فتوے کو اس قول کے ساتھ ملایئے، نتیجہ یہ نکلے گا کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب علیہ ما علیہ ہی پر ان کا کفر الٹ کر پڑے گا، حدیث شریف جو اوپر ذکر کی گئی اس کی صداقت کا مشاہدہ ہو گیا کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والے شخص پر اس کا کفر الٹ کر واقع ہو گیا۔ فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُولِی الْاَبْصَارِ

میں تمام مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس بریلوی (رضا خانی) فرقہ نے جن حضرات علماء کرام کو کافر کہا ہے ان حضرات نے الشہاب المدرار، نزہۃ الخواطر، توضیح البیان، قطع الوتین وغیرہ رسالے لکھ کر شائع کئے اور صاف صاف بیان کیا کہ ہمارے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں اور جن کفریہ باتوں کو ہماری طرف منسوب کیا جا رہا ہے ہم ان سے پاک ہیں، علماء عرب، حجاز، مصر، شام، حلب دمشق کے فتووں کا اردو ترجمہ التصدیقات لدفع التلبیسات کے نام سے عرصہ ہوا چھپ چکا ہے، جس میں علماء دیوبند کی صفائی خوش عقیدگی کھلے طور پر موجود ہے اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جن کی بزرگی ولایت خانصاحب بریلوی علیہ ما علیہ کے نزدیک بھی مسلّم ہے انہوں نے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، حضرت مولانا

بسلسلہ دفاع شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا سہارن پوری رحمہ اللہ

المعروف اکابر اہل سنت کا حقیقی مسلک و مشرب

# تحفظ عقائد اہل سنت

مجموعہ تحریرات اکابر

فضیلۃ الشیخ یادگار اسلاف

حضرت مولانا محمد اسماعیل بدات مدظلہم

مدینہ منورہ

خلیفہ مجاز: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین

مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی

حضرت مولانا محمد یوسف

حضرت مولانا مفتی عبدالستار

حضرت مولانا محمد امین صفدر

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد

جامعہ حنفیہ شیخوپورہ روڈ فیصل آباد (پاکستان) 0321-7837313

# محمد علوی مالکی صاحب کے عقائد

## (1) نبی اکرم ﷺ کو ہر ہر شے کا علم دیا گیا

محمد علوی مالکی لکھتے ہیں:

و اوتی علم کل شیئ حتی الروح والخمس التی فی آیة ان الله عنده علم الساعة... الخ (الذخائر المحمدیه ص 205)

رسول اللہ ﷺ کو ہر چیز کا علم دیا گیا یہاں تک کہ روح کا بھی اور مغیبات خمسہ کا بھی جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ---

(سورہ لقمان)

## (2) نبی کریم ﷺ کو علم غیب دیا گیا

محمد علوی صاحب لکھتے ہیں:

و کم من امور جاء ما یدل علی انها حق الله سبحانه و تعالیٰ و لکنه سبحانه و تعالیٰ من بها علی نبیه اوغیره --- فمنها علم الغیب فهو لله سبحانه و تعالیٰ (قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا الله) و قد ثبت ان الله تعالی علم نبیه من الغیب ما علمه و اعطاه ما اعطاه (عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول) الایه (مفاهیم یحب ان تصحح ص 83 هوالله ص 89)

کتنے ہی امور ہیں جن کے بارے میں دلیل موجود ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے حق ہیں لیکن اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو بھی اور دوسروں کو بھی احسان کے طور پر عطا فرمائے --- ان میں سے ایک علم غیب ہے۔ علم غیب صرف اللہ سبحانہ وتعالی کو حاصل ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور ساتھ میں یہ بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو غیب کا جو چاہا علم سکھایا اور عطا فرمایا جیسا کہ اس آیت میں ہے۔ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔

### ہم کہتے ہیں:

علم غیب اصلاً تو اس کو کہتے ہیں کہ کسی ذات کو ایسی قوت حاصل ہو جائے کہ وہ بغیر کسی واسطے کے امور و اشیاء کو معلوم کر سکے۔ محمد علوی صاحب کی اگر یہ مراد ہے تو یہ عقیدہ بھی غلط ہے اگر چہ اس کو بھی مان لیا جائے کہ نبی ﷺ کی وہ قوت ذاتی نہیں تھی عطائی تھی اور محدود و متناہی تھی۔

محمد علوی صاحب کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے یوسف سید ہاشم رفاعی اپنی کتاب الردالمحکم المنیع میں لکھتے ہیں:

"العلم بالغيب علمان: علم ذاتي مطلق تفصيلي محيط بجميع المعلومات الالهية بالا ستغراق الحقيقي و هذا خاص بالله جل جلاله لا يشاركه فيه احد و من اثبت شيئا منه ولو ادنى من ادنى من ذرة لاحد من العالمين فقد كفرو اشرك و هلك و علم عطائي مكتسب من الله تعالىٰ لبعض عباده مثل الانبياء عليهم الصلاة و السلام۔ (الردالمحکم المنیع ص 29)۔

غیب کا علم دو طرح کا ہے ایک وہ جو ذاتی ہے مطلق ہے تفصیلی ہے اور حقیقتاً مکمل طور پر تمام معلومات الٰہیہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہ خاص اللہ جل جلالہ کے لیے ہے اور اس میں کوئی اس کے ساتھ شریک نہیں جو کوئی جہانوں میں سے کسی کے لیے بھی اس علم کے ذرہ کا ادنیٰ سے ادنیٰ حصہ بھی مانے گا تو اس نے کفر کیا اور شرک کیا اور وہ ہلاک ہوا۔ دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا شدہ ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہوتا ہے۔

یوسف ہاشم رفاعی کے اس اقتباس سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم غیب سے امتیاز کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ نبی ﷺ کا علم غیب ذاتی نہیں عطائی ہے۔ ان کی اور محمد علوی صاحب کی کتابوں میں کوئی ایسی بات نہیں ملتی کہ جس سے اس کی نفی ہو کہ جیسے بغیر کسی واسطے کے اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اس طرح نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ قوت دے دی ہو جس سے بغیر واسطے کے آپ اشیاء کو جان لیتے ہوں۔ محمد علوی صاحب کا نبی ﷺ کے لیے علم غیب کے لفظ کا اطلاق کرنا اس قوت کے اثبات کی خود دلیل ہے۔

اور اگر علم غیب سے محمد علوی کی مراد مغیبات کا علم ہے تو چونکہ وہ ہر ہر شے کا علم نبی ﷺ کے لیے مانتے ہیں یہاں تک کہ مغیبات خمسہ کا علم بھی مانتے ہیں لہٰذا محمد علوی صاحب کے نزدیک نبی ﷺ کو تمام ہی مغیبات کا علم ہوا۔ دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ کو علم غیب کلی حاصل تھا۔ اس عقیدہ کا بطلان خود واضح ہے۔

## (3) رسول اللہ ﷺ کی روح مبارکہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے:

محمد علوی صاحب لکھتے ہیں:

"روحانية المصطفى ﷺ حاضرة في كل مكان فهي تشهد اماكن الخير و مجالس الفضل و الدليل على ذلك ان الروح من حيث روح غير مقيده في البرزخ بل منطلقه تسبح في ملكوت الله" (الذخائر المحمدیہ 259)

(ترجمہ: حضرت محمد ﷺ کی روحانیت ہر جگہ موجود ہے لہٰذا وہ خیر کی جگہوں اور فضل و ذکر کی مجلسوں میں حاضر ہوتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ روح ہونے کے اعتبار سے آپ ﷺ کی روح برزخ میں مقید نہیں بلکہ آزاد ہے اور اللہ کی ملکوت میں پھرتی رہتی ہے۔)

"ویوید هذا الاستحضار التشخیصی والحضور الروحانی انه علیه الصلوة و السلام متخلق باخلاق ربه و قد قال علیه الصلاة و السلام فی الحدیث القدسی انا جلیس من ذکرنی و فی روایة انا مع من ذکرنی فکان مقتضی تاسیه بربه و تخلقه باخلاقه ان یکون ﷺ حاضرا مع ذاکره فی کل مقام یذکر فیه بروحه الشریفه (حول الاحتفال بذکری المولد النبوی، حوار مع المالکی ص: 184 ص : 43 حق چار یار فروری 1995ء)

آپ ﷺ کے ذہنی استحضار اور آپ کی روحانی موجودگی کو اس سے بھی تقویت ملتی ہے کہ آپ ﷺ اپنے رب کے اخلاق اپنے اندر سموئے ہوئے تھے۔ ایک حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو میرا ذکر کرے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں اور ایک روایت میں ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ چونکہ نبی ﷺ اپنے رب کے اخلاق اپنے اندر سموئے ہوئے تھے اور اپنے رب کے طریقے کو اختیار کئے ہوئے تھے لہٰذا اس کا تقاضا ہے کہ جس مقام میں بھی آپ کا ذکر ہو آپ کی روح مبارک آپ کا ذکر کرنے والے کے پاس ہو۔

(نوٹ: یہ عبارت حول الاحتفال کے نئے طبع شدہ نسخوں سے نکال دی گئی ہے لیکن اس عقیدے کی تغلیط اور اس عبارت سے رجوع کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ محمد علوی صاحب نے تقیہ کیا ہے، اور ان کے عقیدہ میں کچھ فرق نہیں آیا ہے۔)

**ہم کہتے ہیں:**

ان دونوں حوالوں سے یہ بات حاصل ہوئی کہ وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کی روح مبارکہ عالم برزخ میں آزاد ہے اور ہر جگہ حاضر ہے۔ خصوصاً مجالس خیر میں اور وفات سے پہلے بھی چونکہ آپ ﷺ اپنے رب کے اخلاق اپنے اندر سموئے ہوئے تھے۔ لہٰذا آپ ﷺ کی حیات میں بھی آپ ﷺ کی روح مبارکہ ہر اس شخص کے ساتھ ہوتی تھی جو آپ کا ذکر کرتا تھا خواہ وہ کسی بھی مقام پر ہو۔ یہ عقیدہ بھی اہل سنت کے خلاف ہے اور اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ محمد علوی صاحب کو خیر سے اخلاق کا مطلب بھی معلوم نہیں۔

**(4) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے نبی ﷺ کو دے دیئے اب آپ ان کو مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں:**

**محمد علوی صاحب لکھتے ہیں:**

"فکل الارزاق من کفه و فی الحدیث (اوتیت مفاتیح خزائن السموت والارض) ای التی قال الله تعالیٰ فیها له مقالید السموت والارض) ای مفاتیحها---- فقد اعطاها عزوجل لحبیبه ﷺ و فی الحدیث ایضا الله معط و انا القاسم" (الذخائر المحمدیه ص: 110)

پس تمام رزق رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے ہی ملتا ہے۔ حدیث میں ہے مجھے آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں تو اللہ عزوجل نے کنجیاں اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرما دیں۔ نیز حدیث میں ہے اللہ دینے والے ہیں اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

مع انهم يعلمون كل العلم ان المعطى حقيقه هو الله و ان المانع والباسط و الرازق هوالله و انه ﷺ يعطى باذن الله و فضله و هو الذى يقول انا قاسم والله معط۔ (مفاهيم يجب ان تصح ص 970)

حالانکہ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ دینے والے حقیقتاً تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور روکنے والی اور کشادہ کرنے والی اور رزق دینے والی ذات تو بس اللہ کی ہے البتہ نبی ﷺ اللہ کے حکم اور فضل سے دیتے ہیں اور آپ ہی فرماتے ہیں کہ میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں دینے والے تو اللہ ہیں۔

## (5) اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو لوگوں کی ہر قسم کی حاجتیں پوری کرنے کی قدرت دی ہے

محمد علوی صاحب لکھتے ہیں:

"يعلم كل احد ان الموحد اذا طلب شيئا من ذوى الجاه عند الله فلايريد منهم ان يخلقوا شيئا ولا هو معتقد فيهم شيئا من ذلك و انمايريد ان يتسببوا له بما اقدرهم الله عليه من دعاء و ما شاء الله من تصرف (مفاهيم يجب ان تصحح ص۔ 174)

ہر شخص جانتا ہے کہ موحد جب اللہ کے ہاں مرتبہ والے لوگوں سے کچھ بھی طلب کرتا ہے تو اس کی مراد یہ نہیں ہوتی کہ وہ اس کے لیے اس چیز کو پیدا کریں اور نہ اس کا ان کے بارے میں خالق ہونے کا عقیدہ ہوتا ہے بلکہ اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دعا کرنے اور تصرف کرنے کی جو قدرت عطا فرمائی ہے اس کو وہ سبب کے طور پر کام میں لائیں۔

"ولو لم يكن للفقيه من الدليل على صحة التوسل والا ستغاثة به ﷺ بعد وفاته الا قياسه على التوسل والا ستغاثة به فى حياته الدنيا لكفى فانه حى الدارين، دائم العناية بامته متصرف باذن الله فى شؤونها خبير باحوالها۔" (مفاهيم ص 178)

آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ سے توسل اور استغاثہ پر فقیہ کے لیے اس قیاس کے علاوہ کوئی اور دلیل بھی نہ ہو کہ آپ کی حیات میں آپ سے توسل اور استغاثہ کرنا صحیح تھا تو یہی دلیل کافی ہے کیونکہ آپ ﷺ اس وقت بھی حیات ہیں اور اپنی امت پر آپ کی نظر عنایت متواتر ہے، آپ امت کے احوال سے باخبر ہیں اور امت کے معاملات میں اللہ کے حکم سے تصرف کرتے ہیں۔

"حيث ثبتت حياة الارواح بالادلة القطعية ولا يسعنا بعد ثبوت الحياة الا اثبات خصائصها فان ثبوت الملزوم يوجب ثبوت اللازم كما ان نفى اللازم يوجب نفى الملزوم كما هو معروف۔"

وای مانع عقلاً من الاستغاثة الی الله بها والاستمداد منها کما یستعین الرجل بالملائکة فی قضاء حوائجه او کما یستعین الرجل بالرجل (وانت بالروح لا بالجسم انسان)

وتصرفات الارواح علی نحو تصرفات الملائکة۔ لا تحتاج الی مماسة ولا آلة۔ فلیست علی نحو ما تعرف من قوانین التصرفات عندنا فانها من عالم آخر۔

ولا شك ان الارواح لها من الاطلاق و الحریة ما یمکنها من ان تجیب من ینادیها وتغیث من یستغیث بها کالاحیاء سواء بسواء بل اشد و اعظم۔ (مفاهیم یجب ان تصحح ص۔ 180)

جب قطعی دلائل سے ارواح کے لیے حیات ثابت ہوگئی تو حیات کے ثبوت کے بعد ہمیں حیات کے خصائص کو بھی ماننا پڑے گا کیونکہ ملزوم کا ثبوت لازم کے ثبوت کا موجب ہوتا ہے جیسا کہ لازم کی نفی ملزوم کی نفی کی موجب ہوتی ہے۔

اور ارواح کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استغاثہ سے اور ارواح سے استعانت سے آخر کونسا عقلی مانع موجود ہے۔ یہ استعانت اور استمداد ایسی ہی ہے جیسی کہ آدمی اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں فرشتوں سے مدد لیتا ہے یا جیسے ایک آدمی دوسرے سے لیتا ہے (اور تم روح کی وجہ سے انسان ہو نہ کہ محض جسم کی وجہ سے)۔

فرشتوں کے تصرفات کی طرح ارواح کے تصرفات کے لیے بھی چھونے کی یا کسی آلہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمارے ہاں تصرفات کے جو قوانین اور ضابطے ہیں وہ ارواح کے ہاں نہیں ہیں کیونکہ وہ دوسرا عالم ہے۔

اور کوئی شک نہیں کہ ارواح کو جو آزادی حاصل ہے اس سے ان کے لیے ممکن ہوتا ہے کہ وہ زندوں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ اپنے پکارنے والوں کو جواب دیں اور اپنے سے فریادرسی کرنے والوں کی فریاد پوری کریں۔

"لیس احد من الخلق قادر اعلی الفعل او الترك بنفسه استقلالا دون الله او بالمشارکة مع الله او ادنی من ذلك فالمتصرف فی الکون هو الله سبحانه و تعالیٰ ولا یملك احد شیئا الا اذا ملك الله ذلك و اذن له فی التصرف فیه ولا یملك احد لنفسه فضلا عن غیره نفعا ولا ضرا ولا موتا ولا حیاتا ولا نشورا الا ما شاء الله باذن الله فی النفع و الضرر حینئذ بهذا الحد و مقید بهذا القید و نسبته الی الخلق علی سبیل التسبب والتکسب لا علی سبیل الخلق او الا یجاد او التاثیر او العلة او القوة والنسبة فی الحقیقة مجازیة لیست حقیقة۔ (مفاهیم یجب ان تصحح ص۔ 171)

مخلوق میں سے کوئی بھی خود کسی فعل یا ترک پر قادر نہیں خواہ تنہا اور اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو کر خواہ اللہ کے ساتھ شریک ہو کر۔ تو کائنات میں اصل تصرف کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور کوئی کسی

شے کا مالک نہیں مگر یہ کہ اللہ اس کو اس شے کا مالک بنا دیں اور اس میں تصرف کرنے کی اجازت دے دیں اور دوسرے کے لیے تو کجا کوئی اپنے لیے بھی نفع یا ضرر یا زندگی یا موت یا موت کے بعد جی اٹھنے کا اختیار نہیں رکھتا، مگر جتنا اللہ چاہیں اور جب اللہ حکم دیں۔

تو اس صورت میں نفع و ضرر (کا اختیار) اس حد کے ساتھ محدود ہوگا اور اس قید کے ساتھ مقید ہو گا (یعنی یہ کہ وہ اللہ کے دیئے سے ہے اور اتنا ہے جتنا اللہ نے چاہا) اور مخلوق کی طرف نفع و ضرر کی نسبت سبب اور کسب کے اعتبار سے ہے خلق و ایجاد یا تاثیر و علت یا قوت کے اعتبار سے نہیں ہے اور در حقیقت نسبت مجازی ہے حقیقی نہیں۔

"وقد كان الصحابة رضى الله عنهم يستعينون به ويستغيثون و يطلبون منه الشفاعة ويشكون حالهم اليه من الفقر والمرض والبلاء والدين والعجز كما ذكرناه

ومعلوم انه ﷺ لا يفعل ذلك بنفسه استقلالا بذاته او بقوته و انما هو باذن الله و امره و قدرته و هو عبد مامور له مقامه و جاهه عند ربه ......

ولذلك تراه ﷺ فى بعض الاحيان ينبه على هذا اذا ظهر له بطريق الوحى او الحال ان السائل او السامع ناقص الاعتقاد ...... ففى موقف يسئالونه و يستغيثون به فيجيبهم الى طلبهم بل و يخير هم بين امرين الصبر على البلاء مع ضمانة الجنة او كشف البلاء سريعا كما خير الاعمى و خير المراة التى تصرع ......

وبهذا يظهر لك ان عقيدتنا بحمدالله اصفى عقيدة واطهر فالعبد لايفعل شيئا بنفسه مهما كانت رتبته او درجته حتى افضل الخلق ﷺ انما يعطى ويمنع ويضر و ينفع و يجوب ويعين بالله سبحانه و تعالىٰ۔ (مفاهيم يجب ان تصحح:191)۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے استعانت طلب کرتے تھے اور آپ سے فریاد کرتے تھے اور آپ سے سفارش مانگتے تھے اور اپنے فقر، مرض، مصیبت، قرض اور عاجزی کی شکایت آپ سے کرتے تھے۔

یہ بات معلوم ہے کہ نبی ﷺ ان امور (یعنی فریاد رسی اور فقر، مرض مصیبت وغیرہ کو دور کرنے) کو محض اپنی ذات اور قوت سے نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اللہ کے حکم اور اس کی دی ہوئی قدرت سے کیا کرتے تھے کیونکہ آپ تو حکم کے تابع بندے ہیں جن کا اپنے رب کے ہاں بڑا مقام اور مرتبہ ہے......

اسی لیے تم دیکھتے ہو کہ جب نبی ﷺ کو وحی سے یا حالات سے معلوم ہو جاتا کہ سائل ناقص عقیدہ والا ہے تو آپ ﷺ کبھی اس پر تنبیہ فرماتے ...... تو کسی موقع پر لوگ آپ سے سوال کرتے اور فریاد کرتے تو آپ ان کی طلب پوری فرما دیتے بلکہ ان کو دو چیزوں میں اختیار دیتے تھے۔ یعنی جنت کی ضمانت کے ساتھ مصیبت پر صبر یا فوری طور پر مصیبت کی دوری جیسا کہ آپ ﷺ نے نابینا کو اور مرگی والی عورت کو اختیار دیا تھا......

اس سے ظاہر ہوا کہ الحمد للہ ہمارا عقیدہ بالکل صاف اور پاک ہے اور وہ یہ کہ بندے کا خواہ کتنا ہی بڑا مرتبہ اور درجہ ہو وہ اپنی ذات سے کچھ نہیں کرسکتا۔ یہاں تک کہ مخلوق میں سب سے افضل یعنی رسول اللہ ﷺ بھی محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے واسطہ سے عطا کرتے ہیں اور روکتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں اور نفع دیتے ہیں اور طلب پوری کرتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔

## (6) زندہ اور وفات یافتہ انبیاء اور اولیاء سے غیر مقدور العبد چیزوں کا سوال جائز ہے:

محمد علوی صاحب اس جواز کی توجیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فان الناس انما یطلبون منهم ان یتسببوا عند ربهم فی قضاء ماطلبوه من الله عزوجل بان یخلقه سبحانه بسبب تشفعهم و دعاء هم و توجههم کما صح ذلک فی الضریر وغیره ممن جاء طالبا مستغیثا متوسلا به الی الله وقد اجابهم الی طلبهم و جبد خواطرهم و حقق مرادهم باذن الله ولم یقل لواحد منهم اشرکت۔

وهکذا کل ما طلب منه من خوارق العادات کشفاء الداء العضال بلا دواء وانزال المطر من السماء حین الحاجة الیه ولاسحاب و قلب الاعیان و نبع الماء من الاصابع و تکثیر الطعام وغیر ذلک فهو مما لا یدخل تحت قدرة البشر عادة و کان یجیب الیه ولا یقول علیه الصلاة والسلام لهم انکم اشرکتم فجددوا اسلامکم فانکم طلبتم منی ما لا یقدر علیه الا الله۔ افیکون هولاء اعلم بالتوحید و بما یخرج عن التوحید من رسول الله ا واصحابه (مفاهیم یجب ان تصحح ص 181)

کیونکہ لوگ (وفات یافتہ انبیاء اور اولیاء) سے محض یہ طلب کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل سے مطلوب حاجت میں وہ سبب بن جائیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا اور شفاعت اور توجہ کے سبب سے مطلوب کو پیدا کردیں جیسا کہ نابینا وغیرہ کے قصوں سے معلوم ہوا جو نبی ﷺ سے طلب اور استغاثہ کرنے کے لیے اور آپ کو اللہ کے ہاں وسیلہ بنانے کے لیے آئے اور نبی ﷺ نے ان کی طلب پوری کی، ان کی دلداری فرمائی اور اللہ کے حکم سے ان کی مرادیں پوری فرمادیں اور ان میں سے کسی ایک کو یہ نہیں کہا کہ تم نے شرک کیا۔

یہی قصہ آپ ﷺ سے دوسری خرق عادت چیزیں طلب کرنے کا ہے جیسے بغیر دوا کے پرانے مرض کو ٹھیک کرنا اور ضرورت کے وقت آسمان سے بارش برسانا جب کہ اس وقت کچھ بادل نہ ہو اور اشیاء کی حقیقتوں کو بدل دینا اور انگلیوں سے پانی کو جاری کرنا اور کھانے کی مقدار زیادہ کردینا وغیرہ۔ یہ چیزیں عادۃً انسان کی قدرت سے باہر ہیں، لیکن آپ ﷺ ان کو پورا فرمادیا کرتے تھے اور ان سے یہ نہیں کہتے تھے کہ تم شرک کر بیٹھے اور تم اپنے اسلام کی تجدید کرو کیونکہ تم نے مجھ سے ایسی چیز طلب کی ہے جس پر اللہ کے علاوہ کسی کو قدرت حاصل نہیں۔ تو توحید اور توحید سے خارج کردینے والی چیزوں کے بارے میں اعتراض کرنے والوں کا علم کیا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے بھی زیادہ ہے؟

## (7) کسی رسول کے ذکر میں صرف اتنا کہنا کہ وہ بشر ہیں ناجائز ہے اور جاہلی طریقہ ہے:

محمد علوی صاحب لکھتے ہیں:

"ان وصفه ﷺ بالبشرية يجب ان يقترن بما يميزه عن عامة البشر من ذكر خصائصه الفريدة و مناقبة الحميدة و هذا ليس خاصا به ﷺ بل هو عام في حق جميع رسل الله سبحانه و تعالىٰ لتكون نظرتنا اليهم لائقة بمقامهم و ذلك لان ملاحظة البشرية العاديه المجردة فيهم دون غيرها هي نظرية جاهلية شركية۔ (هوالله، ص 84)

جب نبی ﷺ کا بشر ہونا ذکر کیا جائے تو واجب ہے کہ اس کے ساتھ آپ کے یکتا خصائص اور قابل تعریف مناقب کو بھی بیان کیا جائے تاکہ عام بشروں سے آپ ممتاز ہو سکیں اور یہ حکم آپ ﷺ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کے لیے یہی حکم ہے تاکہ ان کی طرف ہماری نظران کے مرتبے کے لائق ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسولوں کے بارے میں اوراوصاف کو چھوڑ کر محض عام بشریت کا لحاظ کرنا جاہلی اور مشرکانہ نظریہ ہے۔

ہم کہتے ہیں:

کفار و مشرکین یہ کہتے تھے کہ یہ ہماری طرح کے بشر ہیں۔ یعنی 'ہماری طرح' کی قید لگا کر وہ نبوت اور دیگر کمالات کی نفی کرتے تھے۔ یہ نظریہ واقعی جاہلی اور مشرکانہ ہے لیکن اس قید کے بغیر کسی نبی کو محض یہ کہنا کہ هو بشر (وہ بشر ہیں) جاہلی نظریہ نہیں ہے کیونکہ اس میں کمالات کی نفی نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ عدم ذکر ہے اور ضرورت کے وقت آپ ﷺ کے نوع انسانی میں سے ہونے کا اظہار ہے۔

## (8) غیر اللہ کی قسم کھانا جائز ہے:

محمد علوی صاحب لکھتے ہیں:

"ويجوز ان يقسم على الله به وليس ذلك لاحد۔ (الذخائر المحمدية: 206)

جائز ہے کہ اللہ پر نبی ﷺ کے نام کی قسم کھائی جائے اور کسی اور کے لیے جائز نہیں۔

(حالانکہ اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید کے علاوہ کسی قسم کھانا جائز نہیں۔ [مرتب])

## حرف آخر:

محمد علوی مالکی صاحب کے ان عقائد کو دیکھنے سے اس بات کو جاننا اور اس کا فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ وہ اہل سنت والجماعت سے یقیناً خارج ہیں اور جن لوگوں نے ان سے تعلق قائم کیا ہے ان پر لازم ہے کہ وہ ان سے بالکل لاتعلقی اور بے زاری اختیار کریں اور اس کا عام اعلان کریں۔

☆ ...... ☆ ...... ☆ ...... ☆

(مطبوعہ: ماہنامہ انوار مدینہ ...... ماہنامہ حق چار یار، اگست ۱۹۹۹ء)

آدمی اہل سنت والجماعت سے خارج ہوتا ہے۔

پھر بریلوی میں احمد رضا خان بریلوی کی طرف نسبت ہے یعنی جو کوئی احمد رضا خان اور اس کے ہم عقیدہ کے ساتھ عقائد و اعمال میں شریک ہے وہ بریلوی ہے اور احمد رضا خان یقیناً اہل السنت والجماعت سے خارج ہے۔

اب ذرا ان کے عقائد تو ملاحظہ فرمائیں:

1۔ بہار شریعت حصہ اول میں یہ عقیدہ درج ہے:

"حضور اقدس ﷺ اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہاں حضور ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم رہے تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے، ملکوت السموت و الارض حضور ﷺ کے زیر فرماں، جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں، رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ ہے، احکام تشریعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔"

اس عقیدے کے بارے میں مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ کا تبصرہ ملاحظہ ہو:

"یہ عقیدہ سراسر قرآن وحدیث اور شریعت کی تعلیم کے خلاف ہے اور ضلالت و گمراہی کی تعلیم ہے۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، سید المرسلین، خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے افضل اور اعلم ہیں، لیکن فرائض کو معاف کر دینا، حلال کو حرام کر دینا، جنت و دوزخ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں ہونا یہ کوئی بات قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔" (کفایت المفتی: 85/1)

2۔ علم غیب اور علم جمیع ما کان و ما یکون کے بارے میں احمد رضا خان کے حوالجات ملاحظہ ہوں:

"روز اول سے روز آخر تک سب ماکان و ما یکون انہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کو دیا بتایا۔" (انباء المصطفیٰ)

"ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات جملہ ما کان و ما یکون الی یوم القیامۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا۔" (انباء المصطفیٰ)

"ایک حافظ صاحب جو حضور پر نور امام اہل سنت قدس سرہ کے مخلصین میں سے تھے، کچھ کلام بغرض اصلاح سنانے کے لیے حاضر ہوئے۔ اجازت عطا ہوئی۔ سنانا شروع کیا درمیان میں اس مضمون کے اشعار تھے کہ یا رسول اللہ! میں حضور کی محبت میں دن رات تڑپتا ہوں، کھانا پینا، سونا سب موقوف ہو گیا ہے۔ کسی وقت

الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ علیہ کے بعض اقوال سے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

کیا بریلویوں کی مجالس میلاد و عرس وغیرہ میں مطلقاً شریک ہونا جائز ہے؟

کیا انکے اعمال کو مطلقاً برداشت کر کے متحد ہونے کی دعوت دینا جائز ہے؟

کیا یہ اختلاف اصولی اور اعتقادی ہے یا فروعی؟

کیا بریلوی بھی اہل السنت والجماعت ہیں؟

کیا بریلوی کی بدعات فی نفسہ ہمارے حضرات دیوبند کے یہاں بھی جائز ہیں اور مباح؟

نقش نعلین شریفین کی کیا حقیقت ہے؟

کیا اس سے استبراک، چومنا سر پر رکھنا وغیرہ جائز ہے؟

یہ مسائل پاکستان میں بہت عام ہوتے جارہے ہیں، ابھی تک علماء دیوبند کے فتاوی کو یہ لوگ اہمیت دیتے ہیں امید ہے کہ یہ لوگ خلاف شرع امور سے باز آجائیں۔ بینوا و توجروا۔

فقط والسلام ......المستفتی: اسماعیل بدات ......از مدینہ منورہ ......۱۸/۱۰/۱۳۱۷ھ

☆......☆......☆......☆

# الجواب ومن اللہ التوفیق

حامداً و مصلیاً ،مسلماً أما بعد!

دوسری جماعت کا خیال صحیح ہے کہ دیوبندیوں کا بریلویوں سے اختلاف فروعی ہی نہیں بلکہ اصولی اور اعتقادی بھی ہے، اور پہلی جماعت کا خیال صحیح نہیں ہے کہ فریقین کے درمیان صرف فروعی اختلاف ہے اور دونوں فریق اہل السنۃ والجماعت میں سے ہیں اور مسلک حنفی پر قائم ہیں نیز اشاعرہ و ماتریدیہ کے بیان کردہ عقائد پر قائم ہیں۔ بیعت و ارشاد میں بھی دونوں فریق صحیح طریقہ پر موجود ہیں، کیونکہ بریلویوں (رضا خانیوں) نے اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد میں بھی اضافہ کیا ہے، اور ایسے فروعی مسائل کو بھی دین کا جزو بنایا ہے جن کی فقہ حنفی میں واقعی کوئی اصل نہیں ہے، مثلاً عقائد میں چار اصول اور بنیادی عقائد بڑھائے ہیں:

۱۔نور و بشر کا مسئلہ، ۲۔علم غیب کلی کا مسئلہ،

۳۔حاضر و ناظر کا مسئلہ، ۴۔مختار کل ہونے کا مسئلہ،

اور فروعی مسائل میں ...... غیر اللہ کو پکارنا، ......قبروں پر سجدہ کرنا، ......قبروں کا طواف کرنا، ...... غیر اللہ کی منتیں ماننا، ......قبروں پر چڑھاوے چڑھانا، ......میلاد مروجہ اور تعزیہ وغیرہ ...... سینکڑوں باتیں ان کی ایجاد

ہیں جو صریح بدعات ہیں اور بیعت وارشاد میں بھی ان لوگوں نے بہت سی غیر شرعی چیزوں کی آمیزش کر لی ہے، مثلاً قوالی اور وجد وسماع وغیرہ۔ نیز فریق اول کا یہ قول خلاف واقعہ ہے کہ ہمارے علماء دیوبند اور اکابر دیوبند نے جو سختی اختیار کی تھی وہ عارضی اور وقتی تھی بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ دیوبندیت نام ہے تمسک بالسنہ اور تنقید عن البدعۃ کا ہے اکابر دیوبند کا عمل ہمیشہ "فاصدع بما تؤمر" پر رہا ہے انہوں نے کبھی دین کے معاملے میں مداہنت نہیں فرمائی البتہ انہوں نے مقابلہ آرائی اور محاذ آرائی اور تکفیر بازی سے بھی گریز کیا ہے اور ہمیشہ نرمی اور حکمت سے اصلاح حال کی کوشش کی ہے پس آج بھی ان کے اخلاف کو یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

رسالہ" فیصلہ ہفت مسئلہ" مسلک صحیح سے پہلے کی تصنیف ہے،اس سے استدلال صحیح نہیں ہے اور حضرت شیخ سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے اقوال ہمارے علم میں نہیں ہیں اور بریلویوں کی مجالس میلاد اور عرس وغیرہ میں مصلحۃً شریک ہونا بھی جائز نہیں اور اس کی ممانعت"ودوالو تدھن فیدھنون" میں مذکور ہے اور لکم دینکم ولی دین میں اشارہ بھی اسی طرف ہے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امداد الفتاوی ص:۳۰۲ ج ۵ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"رسوم وبدعات کے مفاسد قابل تسامح نہیں"

اور ص ۳۸۰ ج ۴ کے سوال و جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ عرس وغیرہ بدعات میں جو لوگ شریک ہوتے ہیں ان کی بے ضرورت تعظیم وتکریم کرنے والے بھی "من وقر صاحب بدعۃ فقداعان علی ھدم الاسلام" کا مصداق ہیں۔

اور بعض بدعات کے فی نفسہ جائز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ امور فی نفسہ تو جائز ہوتے ہیں جیسے جناب رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ مگر التزام اور شرائط وقیود کی پابندی کی وجہ سے وہ چیزیں بدعت کے زمرہ میں داخل ہو جاتی ہیں اور وہ ناجائز ہو جاتی ہیں۔

اور نقشہ نعل مبارک کی کوئی اصل نہیں ہے اور استبراک اور اس کو چومنا سر پر رکھنا بے اصل ہے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امداد الفتاوی ص ۳۷۸ ج ۴ میں اپنے رسالہ " نیل الشفا بنعل المصطفیٰ" سے رجوع فرمالیا ہے،واللہ أعلم وعلمہ وأتم وأحکم۔

حررہ ...... سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری ...... مفتی دارالعلوم دیوبند...... ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ

الجواب صحیح ...... محمد ظفیر الدین ...... خادم دارالعلوم دیوبند...... ۲۵/۱۱/۱۴۱۷ھ

الجواب صحیح ...... العبد نظام الدین ...... مفتی دارالعلوم دیوبند...... ۲۵ ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ

(مطبوعہ: ماہنامہ حق چار یار، جولائی ۱۹۹۷ء)

سنت تھے۔ اور ایسی چیز کی شدت کے ساتھ مخالف تھے جو شرعی اصول کے مطابق بدعت کے دائرہ میں آتی ہو۔ چونکہ حسب فرمان نبی اکرم ﷺ ہر بدعت گمراہی ہے اس لیے اس گمراہی سے امت کو محفوظ رکھنے کا اہتمام فرماتے تھے۔ اس سلسلہ میں ان کی چھوٹی بڑی کتابیں معروف و مشہور ہیں ان کے تردیدی مضامین اور فتاویٰ، فتاویٰ رشیدیہ اور البراہین القاطعہ اور المہند علی المفند اور الشہاب الثاقب اور امداد الفتاویٰ اور اصلاح الرسوم میں موجود ہیں۔ انہوں نے سوچ سمجھ کر اپنی عالمانہ ذمہ داری کو سامنے رکھ کر خوب کھل کر نہ صرف بریلویوں کی بدعات کی تردید کی بلکہ ہر اس بدعت کی (اعتقادی ہو یا عملی) کا کسی بھی علاقہ میں علم ہوا سختی سے تردید فرمائی۔ ان کی یہ تردید عارضی نہیں تھی۔ بدعت کبھی بھی سنت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اس کی تردید بھی عارضی نہیں ہو سکتی اور اس کی تردید میں ہلکا پن اختیار کرنے کی شرعاً کوئی اجازت نہیں۔ حضرات اکابرِ دیوبند نے جو بدعت کی تردید کی اور اس بارے میں جو مضبوطی کے ساتھ اہل بدعت کے ساتھ جم کر مقابلہ کیا ان کی اس محنت اور کوشش سے کروڑوں افراد نے بدعتوں سے توبہ کی اور سنتوں کے گرویدہ ہوئے۔

آج اگر کوئی شخص یوں کہتا ہے کہ اب بدعتوں کی تردید میں سختی نہ کرنی چاہیے یا مطلقاً ان کو کسی تاویل سے اپنا لینا چاہیے۔ ایسا شخص دیوبندی نہیں ہے اگرچہ اکابرِ دیوبند سے متعلق ہونے کا مدعی ہو۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی قدس سرہ بہت پکے دیوبندی تھے اپنے اکابر کے مسلک سے سر مو انحراف کرنا انہیں گوارہ نہ تھا۔ ان کی ساری زندگی اور ان کی کتابیں اس پر گواہ ہیں جو کوئی شخص ان کی طرف بدعت کے بارے میں ڈھیلا پن منسوب کرتا ہے وہ اپنی اس بات میں سچا نہیں ہے۔ لفظ اہل سنت والجماعت کا حضرات اشاعرہ اور ماتریدیہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ احمد رضا خان بریلوی اور ان کی جماعت کا ان دونوں جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں۔

احمد رضا خان سے نسبت رکھنے والے جو رسول اللہ ﷺ کے لیے علمِ غیب کلی مانتے ہیں یا یوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سارے اختیارات سپرد کر دیے تھے یا یہ کہ رسول اللہ ﷺ بشر نہیں تھے یہ باتیں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے یہاں کہیں بھی نہیں ہیں۔ نہ کتب عقائد میں کسی نے نقل کی ہیں نہ ان کی کتابوں میں ان کا کوئی ذکر ہے اور یہ باتیں قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہیں۔ یہ سب بریلویوں کی اپنی ایجاد ہیں۔ اگر کوئی شخص بریلوی فرقہ کو اہل السنت والجماعت میں شمار کرتا ہے تو یہ اس کی صریح گمراہی ہے۔

و باللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق

و أنا العبد الفقیر ...... محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا للہ عنہ

مدینہ منورہ ...... ۱۴ ار رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

(مطبوعہ: ماہنامہ انوار مدینہ، جون ۱۹۹۵ء)

# نماز

## کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

1

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

## بچے کے کپڑے پر نجاست ہے

اگر بچے کے کپڑے پر نجاست لگی ہوئی ہے اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آ کر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## بچے نے عورت کا پستان چوس لیا

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا اور اس سے دودھ نکلا، تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

## بدعتی کی امامت

☆......اگر بدعتی امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے مانند ہر جگہ حاضر وناظر، عالم الغیب اور مختار کل سمجھتا ہے تو یہ شرک ہے، کیونکہ اللہ ایک ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حاضر ناظر، عالم الغیب اور مختار کل ہونے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہو جاتے ہیں، اور کلمۂ طیب اور کلمۂ شہادت کی شہادت کے خلاف ہو جاتا ہے، اس لئے جان بوجھ کر ایسے عقائد رکھنے والے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، پڑھنے کی صورت میں لوٹانا لازم

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة

(۲) وصبي مص ثدي امـــرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا لا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا، كذا في محيط السرخسي، عالمگیری: ۱۰۴/۱، كتاب الصلوة، الباب السابع فيما يفسد الصلوة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسدها، ط: رشيديه كوئٹه. محيط: ۱۶۴/۲، كتاب الصلوة، الفصل الخامس مايفسد الصلوة ومايكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچي، البحر: ۱۲/۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۸۰، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

باشد شرک است، چہ ایں صفت از مختصاتِ حق جل جلالہ است کسے را دراں شرکت نیست، و در فتاویٰ بزازیہ مے نویسد تزوج بلا شہود و قال خدائے و رسولِ خدا و فرشتگاں را گواہ کردیم یکفر لِاَنَّہٗ اِعْتَقَدَ اَنَّ الرَّسُوْلَ وَالْمَلَکَ یعلمان الغیب انتہی، و نیز در بزازیہ است و عن ھذا قَالَ عُلَمَاؤُنَا مَنْ قَالَ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَۃٌ تَعْلَمُ یکفر۔ انتہی ... [1]

شرک ہے کیوں کہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کی خصوصیات سے ہے، اس میں کسی کا حصہ نہیں۔ فتاویٰ بزازیہ میں لکھا ہے گواہوں کے بغیر نکاح کیا اور کہا خدا، رسولِ خدا اور فرشتے گواہ ہیں، یہ کافر ہو گیا کیونکہ اس کا اعتقاد ہے کہ رسول اور فرشتے غیب جانتے ہیں" نیز بزازیہ میں ہے کہ اسی لئے ہمارے علماء نے کہا ہے کہ جس نے کہا بزرگوں کی ارواح حاضر ہیں، اور وہ جانتی ہیں، یہ کافر ہو گیا"۔

فتاویٰ بزازیہ کے علاوہ فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ کا یہ قول بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۱۲۴ پر بھی ہے۔

شریعتِ محمدیؐ و دینِ اسلام کی مجبوری و مظلومی ملاحظہ ہو کہ فقہاء امت، ائمہ اعلامِ دین کے فتاویٰ و احکام بلکہ خود کتاب و سنت کے برعکس و برخلاف آج جاہل و بے دین لوگ مفتی و مجتہد بن کر فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ "جو اولیاء اللہ اور خصوصاً امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر نہ جانے وہ کافر ہے"۔ کہاں علماء امت کا یہ فرمان کہ جو ارواحِ مشائخ کو حاضر سمجھے وہ کافر ہے اور کہاں آج الٹا یہ معتقد کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے شیخ و مرشد کو ہر وقت حاضر ناظر نہ سمجھے وہ کافر ہے۔ انا للہ

---

[1] مجموعۃ الفتاوی" از حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ مطبوعہ [illegible]

تو یہ صرف حضرت دباغ رحمہ اللہ کی خاص صفت نہیں بلکہ "ہر شیخ مرید سے
جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے" اور یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ ان لوگوں میں
قریباً بھی "شیخ" ہیں۔ تو مرید بے چاروں کو، میاں بیوی کو اپنے علاوہ ایک خیالی پلنگ
کا انتظام بھی بہرحال کرنا پڑے گا کیونکہ کسی وقت "شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ
ہے" ٹھیک ہے مگر یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جب مریدین ماشاء اللہ بیشمار ہیں تو حضرت
شیخ کورات کی خلوت و تنہائی اور اندھیرے میں سینکڑوں ہزاروں جگہ وقت
بے وقت "تکلیف فرما کر مرید کے ساتھ ہونے کی آخر ضرورت کیا ہے؟

ایک اور "بزرگ" ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہیں، لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| وَيَسْتَقِرُّ نُطْفَةً فِي فَرْجِ الْأُنْثَى وَيَنْظُرُهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْكَامِلُ | کسی مادہ کی شرمگاہ میں کوئی نطفہ قرار نہیں پکڑتا مگر وہ کامل اس کو دیکھتا ہے۔ |

سچ فرمایا کون انکار کرے۔ مگر اتنا تو فرما دیجئے کہ آخر وہ "رجل کامل" یہ تکلیف
کس وجہ سے فرماتے ہیں؟

## فقہاء اسلام کی طرف سے حضرات انبیاءؑ و اولیاءؒ کو حاضر ناظر ماننے والوں کی تکفیر

عہد حاضر کے "فقہاء شہر" کے "ارشادات عالیہ" تو آپ نے سن لئے اب شریعت
محمدیہ کا فیصلہ اور حضرات فقہاء امت کا حکم ملاحظہ ہو۔
خاتم الفقہاء امام وقت حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی (م ۱۳۰۴ھ)
رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ہمچو اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند و بہرحال ندائے ما مطلع میشوند اگرچہ از بعید | اس قسم کا اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر ہیں اور ہر حال میں ہماری پکار سنتے ہیں گو دور سے ہی پکاریں |

---

سلہ تجم الرحمن بجواب ما عقیدۃ الرحمن ص۵۵ و تبر بیدا النواظر، بحث ۲۴

تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفاتِ شریفہ اور رحلتِ مبارکہ کا بھی علم
آپ فرما رہے ہیں کہ اگر میں اگلے سال زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ بھی رکھوں گا۔
خالق و مالک جل جلالہٗ کی طرف سے پیغامِ وصال آپہنچا اور آپ (۱۰ محرم سے
ربیع الاول تک) صرف دو ماہ بعد ہی اپنے ربِ اعلیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے
صلی اللہ علیہ وسلم۔

**خلاصہ** | کتاب اللہ کی متعدد نصوص قطعیہ کے بعد سنتِ رسول سے نبی الانبیاء سیدالمرسلینؐ کی ذاتِ پاک کے لئے علمِ غیب کی نفی ثابت ہے۔ اس کے بعد اور کون ماں کا لال ہے، جس کے لئے علمِ غیب کا دعویٰ کیا جائے

## فقہاءِ اسلام غیر اللہ حتیٰ کہ رسول کریمؐ کے لئے علمِ غیب کے مدعی کو کافر کہتے ہیں!

کتاب و سنت کے بعد اس مسئلہ سے متعلق فقہاءِ امت کے اقوال درج ذیل ہیں:

۱۔ امام الفقہاء حسن بن منصور المعروف بہ قاضیخان (المتوفی ۵۹۲ھ) رقمطراز ہیں۔

ایک شخص نے ایک عورت سے (گواہوں کے بغیر) اللہ اور رسولؐ کو گواہ بنا کر نکاح کیا یہ باطل ہے......

وبعضهم جعلوا ذلك كفراً لأنه يعتقد ان الرسول صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب وهو كفر۔
(فتاویٰ قاضی خاں جلد اول کتاب النکاح)

اور بعض نے اسے کفر قرار دیا ہے کیونکہ یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں، اور یہ کفر ہے۔

۲۔ علامہ زین الدین ابن نجیم المصری (المتوفی ۹۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں:۔
تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَا يَنْعَقِدُ النِّكَاحُ وَيَكْفُرُ لِاعْتِقَادِهِ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ (بحر الرائق جلد ۵ ص ۱۲۰)

---

[1] فقہ حنفی کے مشہور فتاویٰ "تاتارخانیہ" میں بھی قریباً یہی الفاظ ہیں۔ اور "خزانۃ المفتیین"، "بزازیہ"، "مجمع البحار"، "شامی" وغیرہ میں بھی!

السلطان العادل اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ (المتوفی ۱۱۱۸ھ) کے مرتب
کرائے ہوئے فتویٰ میں ہے:-
تزوج رجل امرأۃ ولم یحضر الشھود وقال -
خدائے را و رسول را گواہ کردیم ..... یکفر (فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۲۸۳)
- نیز امام فقیہ علی بن ابی بکر صاحب ہدایہ (المتوفی ۵۹۳ھ) اپنی کتاب تجنیس ص ۲۹۶
پر علامہ طاہر بن احمد (۵۴۲ھ) خلاصۃ الفتاوی جلد ۴ ص ۳۵۴ پر امام عبدالرحیم (۵۶۱ھ)
فصول عمادیہ ص ۴۴ پر امام محمد بن محمد الخوارزمی المعروف بالبزازی (۸۲۷ھ) فتاوی
بزازیہ ص ۳۲۵ پر اور محدث کبیر علامہ بدرالدین عینی (۸۵۵ھ) عمدۃ القاری جلد ۱۱ ص ۲۰ پر
امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد (۸۶۱ھ) مسایرہ جلد ۲ ص ۸۸ مع المسامرہ پر ۱۰۸
علامہ ابن عابدین الحنفی (۱۲۵۲ھ) شامی جلد ۳ ص ۳۰۶ اور دوسرے جلیل القدر و شہرہ آفاق
فقہاء اسلام نے یہ تصریح کی ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو علم غیب حاصل تھا وہ کافر ہے۔ حتیٰ کہ [illegible] پر خاتم الفقہاء حضرت
قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ھ) رحمہ اللہ بھی یہی لکھتے ہیں۔ [1]

۵- امام الفقہاء والمحدثین حضرت ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۴ھ) احناف کے چوٹی کے
امام و فقیہ امام ابن ہمام (متوفی ۸۶۱ھ) سے شرح فقہ اکبر میں نقل فرماتے ہیں:-

اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمھم اللہ تعالیٰ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ۔ کذا فی المسامرہ [2]

جان لو کہ بالیقین حضرات انبیاء علیہم السلام غیب کی چیزوں کا علم نہیں رکھتے۔ سوائے اس کے جو علم اللہ تعالیٰ انہیں کبھی دیدے اور احناف نے صراحت کے ساتھ اس (اعتقاد رکھنے والے) کی تکفیر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں، بایں وجہ کہ (یہ اعتقاد) قولہ تعالیٰ قل لا
یعلم من ..... الا اللہ (الآیۃ) کے معارض و مقابل ہے یہ مسایرہ میں ہے۔
(جو امام ابن ہمام کی تالیف ہے)۔

---

[1] یہ تمام تفصیلات حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر کی تالیف تبرید النواظر [illegible] سے ماخوذ ہیں۔ [2] شرح فقہ اکبر، ص ۱۸۵ باب ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات

سید نور الحسن بخاری

دار التصنیف والاشاعت
محلہ قدیر آباد ○ ملتان شہر

Date: ********** 15/6/2007

NAME >> muhammad bilal
ADDRESS >> lahore
EMAIL >>
SUBJECT >> AQAID

QUESTION >>
Assalamoalaikum

kia farmatay han ulmay deen is masley ka baray main ka jis shaks ka yeh [illegible] ho ka aap saw hajat rawa mushkil kusha kul ilme ghaib or Allah ka noor main say noor han or aap saw kia har dia Allah hamari mushkilain door kar sakta hay or wo gayarween tela chaliswan [illegible] bidaat bhee karta ho is ka pechay namaz perna kasa hay kia mushrik ka peechay namaz ho jata hay hadees mubarak jo likheya ga wo urdu tarjumah main likhena ga

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت روا، مشکل کشا، کل عالم غیب اور اللہ کے نور میں سے نور ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام ہماری مشکلیں دور کر سکتے ہیں اور وہ گیارہویں، تیجہ، چالیسواں و دیگر بدعت بھی کرتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے کیا مشرک کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟ حدیث مبارک جو لکھیں گے وہ اردو ترجمہ میں لکھئے گا پلیز۔ المستفتی، محمد بلال / لاہور

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں مذکورہ عقائد کے حامل شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں اس سے احتراز لازم ہے

فی تنویر الابصار: ویکرہ امامۃ عبد و اعرابی و فاسق و اعمیٰ ... ومبتدع ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبہۃ ــــ ص ۵۵۹ / ۱

وفی رد المحتار (قولہ وفاسق) من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وآکل الربا ونحو ذلک ... لا ینبغی ان یقتدی بالفاسق الا فی الجمعۃ لانہ فی غیرھا یجد اماما غیرہ اھ ــــ ۱/ [illegible]

واللہ اعلم بالصواب
سلطان [illegible] حفظہ اللہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح [illegible]
۲۲ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۸ھ

15/7/07

طور پر نہیں کہا جا سکتا۔

.........واللہ اعلم

(محمد رضوان لطیف غفرلہ)

دارالافتاء معہد ام القری جامعہ اشرفیہ لاہور

## ﴿یا غوث اعظم، یا خواجہ کہنے اور غیر اللہ سے مدد مانگنے کا شرعی حکم﴾

**سوال:** ایک نعرہ جو اکثر لوگ لگاتے ہیں مثلاً یا غوث الاعظم یا خواجہ یہ شخصیات بزرگ و متبرک تو ضرور تھیں مگر انہوں نے اپنے پیروکاروں کو یہ تو نہیں کہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی بجائے ہمیں اس طرح سے پکارو۔ اس کی مہربانی فرما کر کوئی دلیل دیں؟

**جواب:** یا غوث الاعظم اور یا خواجہ کہنا شرعاً جائز نہیں ہے یہ نعرے اہل بدعت کے ایجاد کردہ ہیں اور ان سے ان کی مراد غیر اللہ سے مدد طلب کرنا ہے اور اس عقیدے کی قرآن و حدیث اور عقائد اہل سنت میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ پوری کائنات کا نظام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ موت و حیات، صحت و مرض، عطا و بخشش سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے نبی ﷺ تک تمام حضرات انبیاء علیہم السلام اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء اور دعائیں کرتے اور اسی کو ہر قسم کے نفع و نقصان کا مالک سمجھتے رہے ہیں اور تمام اولیاء عظام کا بھی یہی معمول رہا ہے کسی نبی یا ولی نے یہ نہیں کہا کہ مجھ سے مدد مانگو۔ خود حضور اقدس ﷺ کا اس کے بارے میں جو عقیدہ تھا وہ اس حدیث مبارک سے صاف واضح ہو کر معلوم ہو رہا ہے:

عن ابن عباس قال كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك واذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله۔

(مشکوٰۃ المصابیح ۲/۴۵۳)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: "اے لڑکے تو اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا تو اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اس کو اپنے سامنے پائے گا اور تجھے جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ اور جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر۔ (مشکوٰۃ ۲/۴۵۳)

علامہ ملا علی قاری [illegible] اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

ولا يسئل غيره لان غيره غير قادر على العطاء والمنع و دفع الضرر جلب النفع الخ۔

(مرقاۃ المفاتیح ۵/۹۱)

الفتاويٰ الشرعيه
حصو پيون
روزاني زندگي جي مسئلن جو
قرآن، حديث ۽ فقه جي روشنيءَ ۾ حل
مولانا مفتي عبدالوهاب چاچڙ

# × امامت ۽ جماعت ×

## ڏاڙهي ڪوڙ جي ڪڍ نماز مڪروه آهي

هڪ بريلوي ۽ مٺ کان گهٽ ڏاڙهي واري امام جي ڪڍ جمعو پڙهيو ويو، جماعت ۾ اڌ ماڻهو ديوبندي هئا. جماعت ٿي يا نه؟

**بشيراحمد گهوٽو - گهوٽڪي**

**جواب:-** جيڪڏهن اهو بريلوي بدعتي آهي ته مڪروه هوندي نماز ٿي ويندي. ڪتريل ڏاڙهي جو به اهوئي حڪم آهي ۽ جيڪڏهن شرڪ ۽ ڪفر وارا عقيدا اٿس ته نماز نه ٿي جماعت کي ظهر نماز قضا ڪرڻ گهرجي. (جلد ٢٣ شمارو ٢ - ٣)

## جنابت جي حالت ۾ پڙهايل نماز

جنابت جي بي خبري حالت ۾ ڪوئي شخص نماز پڙهائي ويلو ۽ مسجد به رستي جي آهي جنهن ۾ مختلف طرفن جا ماڻهو نماز پڙهي هليا ٿا وڃن. ماڻي امام ڇا ڪري؟

**محمدعابد سنڌي - پنوعاقل**

**جواب:-** مسجد ۾ اهڙو اعلان ڪري ۽ ممڪن حد تائين اطلاع جي ڪوشش ڪري. انهيءَ ڪانپوءِ به جيڪي رهجي ويا انهن جي معاني آهي ۽ انهن جي نماز صحيح ليکي ويندي. (جلد ٢٣ شمارو ٥)

## خراب عقيدن واري جي ڪڍ نماز مڪروه آهي

هڪ امام جا عقيدا آهن ته ڪنهن به مشڪل ۾ پيغمبرن کي ۽ حضرت عبدالقادر جيلاني رحه کي پڪارجي ته اهي مشڪل حل ڪن ٿا. انهيءَ جي پٺيان نماز پڙهجي يا نه؟

**لطف الله سهنار - چڪ**

**جواب:-** نص قرآني جي خلاف هجڻ ڪري اهي ڪفريه عقيدا آهن تنهن ڪري اهڙي امام جي ڪڍ نماز نه ٿيندي. قرآن حڪيم ۾ حضرت رسول الله صلي الله عليه وسلم کي خطاب فرمايو ويو آهي. "قل لا املڪ لنفسي نفعا ولاضرا" يعني چؤ ته مان پنهنجي نفعي ۽ نقصان جو مالڪ به نه آهيان. (جلد ٢٣ شمارو ٥)

## جماعتي وچون التحيات پورو ڪري پوءِ اٿي

جماعتي بي خيالي ڪري وچين قعدي ۾ التحيات ڪونه پڙهيو امام ٽين رڪعت

الفتاويٰ الشرعيہ
حصو ٽيون
روزاني زندگي جي مسئلن جو
قرآن، حديث ۽ فقه جي روشنيءَ ۾ حل
مولانا مفتي عبدالوهاب چاچڙ

جان يا ڪنهن عضوي جي تلف ٿيڻ جو خطرو هجي يا تصديق قلبي ٿيڻ سان ئي مري ويو، ڪيس ان جي اقرار ڪرڻ جي مهلت ئي نه ملي ته ان جي حق ۾ اقرار وارو شرط ڪري پوندو ۽ الله تعاليٰ وٽ اهو مسلمانن ۾ شمار ٿيندو. ٻين گهڻن عالمن جو چوڻ آهي ته اقرار ايمان جي بنيادي شرطن مان نه آهي بلڪ دنيوي حڪمن جيئن ته جزيه ختم ٿيڻ، مسلمان عورت سان نڪاح ڪرڻ ۽ ان جي ڪٺي جي حلال هجڻ وغيره لاءِ اقرار شرط آهي. آخرت جي احڪامن لاءِ شرط نه آهي. حضرت امام ابوحنيفه کان ٻيئي قول منقول آهن (نبراس ص ٣٩٤) هي؛ ته مسلم مسئلو آهي ته ڪافر احڪامن جو مخاطب ۽ مڪلف نه آهي. (هدايه ج ٢ ص ٣١٥) تنهن ڪري مسلمان ٿئي بعد ان تي ڪفريه دور جي نمازن وغيره جي قضا نه آهي باقي جيڪو ماڻهو اقرار باللسان کان ڊيڊ سال اڳي تصديق بالقلب ڪري چڪو هو ۽ ڪيس اقرار کان ڪي معمولي رڪاوٽون هيون ته ان جي مسلماني ڪڏهن کان شمار ٿيندي؟ ان ۾ ٻه قول آهن جيئن مٿي بيان ڪيم. پهرين قول مطابق ان تي نمازن وغيره جي قضا لازم نه آهي ۽ ٻئي قول جي بناتي قضا لازم آهي احتياط هن ۾ آهي ته اهي نمازون وغيره قضا ڪجن. (ج ١٢ ش ٦-٧)

## مودودي، شيعي، بدعتي ۽ بريلوي متعلق

مودودي، شيعي، بدعتي ۽ بريلوي وغيره اهڙن عقيدن وارن ماڻهن کي سلام جو جواب ڏجي يا نه؟ هي به ٻڌائيندا ته مودودي ٽولي جا ڪهڙا عقيدا ڪفر تي پهتل آهن؟

**اسدالله شيخ - خيرپور**

**جواب:-** مودودي، شيعا ۽ بريلوي سڀ اهل بدعت آهن. انهن مان ڪن جا عقيدا شرڪ ۽ ڪفر تي به پهتل آهن پر پوري فرقي تي ڪفر جي فتويٰ نه ڏني ويندي. مودودي ٽولو پراڻي زماني جي معتزلن مان آهي بلڪ ڪن ڳالهين ۾ معتزلن کان قدم اڳتي آهي. مودودين جو عقيدو آهي ته الله تعاليٰ ارادي سان پيغمبرن کان گناهه ڪرايا آهن بلڪ ڪن کان ته تمام وڏا گناهه ڪرايا آهن. العياذ بالله، انهن جو عقيدو آهي "صحابه ڪرام حق جو معيار نه آهن انهن مان ڪي خائن ۽ نص قطعي جي خلاف عمل ڪندا رهيا آهن" پنهنجي ڪنهن ڪم سانگي انهن وٽ وڃجي ته سلام چوڻ جائز آهي باقي اڪرام خاطر انهن تي سلام نه چوڻ گهرجي. حضرت پيران پير رحمة الله عليه

الفتاويٰ الشرعيه
حصو پهريون
روزاني زندگي جي مسئلن جو
قرآن، حديث ۽ فقه جي روشنيءَ ۾ حل
مولانا مفتي عبدالوهاب چاچڙؒ

## عرفات ۾ حنبلي امام جي امامت

عرفات ۾ حنبلي امام ٻيهري ۽ ٽيهري جون نمازون پڙهائي ٿو مگر حنبلي امام
هن مقيدي سان ٻہ رڪعتون پڙهائي ٿو تہ جمعہ نماز وانگر عرفات جي ڏينهن
جون ٻئي نمازون ٻہ رڪعتي آهن جڏهن تہ غير حنبلي جماعت جو اهو خيال تہ
آهي ۽ پڻ ڪيترا مقتدي مقيم هوندا آهن تہ جن کي چار رڪعتون پڙهڻيون
آهن انهن جي اها نماز صحيح ٿي يا نہ؟ **غلام مصطفيٰ جمالي - ڪرڙاھ**

جواب:- حنبلي مذهب ۾ ۹ ذوالحج جون اهي ٻئي نمازون ٻہ رڪعتون
آهن؟ اها ڳالهہ صحيح نہ آهي. البتہ هيءَ صورتحال منجهائيندڙ آهي تہ
عرفات جو امام گهڻو ڪري مڪي جو هوندو آهي جڏهن تہ ڪنهن بہ امام
جي مسلڪ مطابق مڪي کان عرفات تائين سفر شرعي جي مسافت نہ آهي
(بلڪ هاڻي تہ عرفات مڪہ شهر جي وچ ۾ ئي پئي آهي) البتہ امام
مالڪ رحہ جي مسلڪ ۾ حج جي خصوصيت آهي تہ عرفات، مزدلفہ ۽
منيٰ ۾ حاجي سڄورو چو رڪعتي نماز کي ٻہ رڪعتون ڪري پڙهي توڙي
اهو مڪي جو رهاڪو هجي. باقي ٽن امامن وٽ مڪي جي ماڻهو کي عرفات
وغيره ۾ سفري نماز پڙهڻ جي اجازت نہ آهي تہ ٻين مسلڪن واري مقتدين
جي نماز جو ڇا ٿيندو؟ انهيءَ بابت عالم سڄورا سوچين. منهنجي راءِ هيءَ
آهي تہ هن مجمع عظيم جي نمازن جي حرج جو خيال ڪندي اهي شرط
ملحوظ نہ رکيا ويندا جيڪي عام حالات ۾ ٻي امام جي مقلد جي پٺيان
نماز پڙهڻ يا پنهنجي مسلڪ تي هلڻ لاءِ رکيا ويا آهن. تنهن ڪري اها نماز
سڀني جي ٿي ويندي. (ج ۳ ص ۱)

## غيرالله جي نذر کي جائز چوندڙ جي امامت

جيڪو ماڻهو پيرن، فقيرن جي نالي جون پاسيل شيون کائي ۽ انهن کي جائز
قرار ڏئي انهي جي امامت صحيح آهي يا نہ؟ **هڪ سائل**

جواب:- غيرالله جي پاس جو کاڌو حرام آهي حلال چوڻ ڪفر آهي.
بهرحال اهڙي ماڻهو جي ڪڍ نماز نہ ٿيندي.

## بدعتي جي امامت

بدعتي جي ڪڍ نماز پڙهڻ جائز آهي يا نہ؟ **هڪ سائل**

جواب:- مڪروه آهي.

## ڪدڙي جي امامت

ڪدڙي جي ڪڍ نماز پڙهي سگهبي آهي يا نہ؟ **محمدحسين سومرو سجاولي**

جواب:- جيڪڏهن ڪدڙي کي مڙسائو عضوو آهي پر ڪمزوري سبب
اهليت نہ اٿس ۽ نيڪ صالح بہ آهي تہ پوءِ انجي امامت صحيح آهي پر

عبدالشکور کوسو - سکرنڊ

جواب:- ڏاڙهي مٺ جيتري رکڻ واجب آهي ان کان گهٽ رکڻ وارو يا کوڙائيندڙ فاسق آهي. فاسق جي ڪڍ نماز پڙهڻ مکروه آهي کهڙي به نماز هجي جيئن هدايه وغيره ۾ لکيل آهي. (ج ١٥ ش ٧)

## بدعتي جي امامت

بدعتين جي مسجد آهي ان ۾ جماعت شروع هجي ته موحد ۽ صحيح عقيدن وارو مسلمان نماز ۾ شامل ٿئي يا نه؟

غلام رسول گبول، لعل خان گبول ۽ عبدالغفور گبول

جواب:- جماعت ۾ شامل نه ٿئي بلڪ جماعت ٿي وڃڻ بعد اڪيلي نماز پڙهي. جيڪڏهن شامل ٿيو ۽ امام جا عقيدا ڪفر تي پهتل آهن مثلا اهو حضرت رسول الله کي حاضر ناظر يا عالم الغيب يا مختار ڪل سمجهي ٿو يا حضرت جن کي حقيقي انسان نه ٿو مڃي ته اها نماز موٽائڻ گهرجي ۽ جيڪڏهن پارهين وارو بدعتي آهي ته ان جي ڪڍ پڙهيل نماز مکروه ٿيندي ادا ٿي ويندي، ان جي قضا لازم نه آهي. تنويرالابصار متن درمختار (برحاشيه ردالمحتار ج ١ ص ٥٢٣) ۾ آهي: "ويکره امامة مبتدع-وان کفربها فلايصح الاقتداء به اصلا" (ج ٢٨ ش ١)

## امام ۾ ٽي وصفون هجن

امام ۾ ڪهڙيون وصفون هجن جو اسين مسجد لاءِ ڪنهن کي امام مقرر ڪريون؟

وحيداحمد ڪانڌڙو - ضلع شڪارپور

جواب:- امام ۾ ٽي وصفون هجڻ ضروري آهن. نماز جي مسئلن کان واقف هجي، قرآن ۾ لحن جلي (وڏي غلطي) ڪندڙ نه هجي ۽ فاسق نه هجي يعني ظاهر ظهور اهڙن ڪمن جو مرتڪب نه هجي جنهن سان اهو فاسق شمار ٿئي. ان کان به وڌيڪ وصفون هجن عالم هجي، قاري هجي ۽ متقي هجي وغيره ته اڃان وڌيڪ ڀلو. (ج ٢٨ ش ١)

## مودودي جي امامت

ڪنهن مقرر امام موجود نه هوندو آهي ته جماعت اسلامي جو مودودي خيال جو ماڻهو امامت ڪرائيندو آهي ته گهڻا ماڻهو اڪيلي نماز پڙهندا آهن ۽ چوندا آهن ان جي ڪڍ نماز نه ٿيندي. حالانڪ انکي ڏاڙهي به پوري

ويو هو ۽ منجهي ويو هو ۽ پوءِ خبر پئي تہ اهو زنده آهي تہ ان جي زال جو نڪاح قائم آهي پر جيڪڏهن حقيقي طرح مري ويو آهي تہ ان جي زال جو نڪاح ختم ٿي ويو، ان جو دنيا ۾ ٻيهر جيئرو ٿيڻ هڪ مفروضو آهي. جيڪڏهن قدرت الاهي سان زنده ٿي پوي تہ بہ ٽٽل نڪاح بحال نہ ٿيندو.

(ج ٢٨ ش ٢-٣)

## بريلوي عورت سان نڪاح ڪرڻ

بريلوي مشرڪ آهن يانہ؟ جيڪڏهن مشرڪ آهن تہ انهن جي عورتن سان نڪاح ڪرڻ جائز آهي يانہ؟ قرآن مجيد ۾ آهي "ولاتنكحوا المشركات حتي تومن.

**عبدالرزاق بروهي - نورآباد تعلقہ وارہ**

جواب:- ڪيترن بريلوين جا عقيدا ڪفريہ ۽ شرڪيہ آهن پر انهن مان ڪائي اهڙا ماڻهو بہ آهن جيڪي صرف بدعتين جي زمري ۾ اچن ٿا. اهي حضرت رسول الله صلي الله عليه وسلم کي انسان مڃن ٿا. ڪين عالم الغيب، حاضر ناظر ۽ مختار ڪل نہ ٿا مڃن ۽ اهي قبرن کي سجدو ۽ انهن جون پاسون بہ نہ ڪندا آهن، البت بدعت جي ڪمن جا مرتڪب آهن، گمراہ آهن پر انهن تي ڪفر جي فتويٰ نہ ڏبي. آيت جو مفهوم آهي تہ ڪافر ۽ مسلمان جو پاڻ ۾ نڪاح نہ ٿي سگهندو. نڪاح ٿيڻ ۽ نہ ٿيڻ جو مدار هن تي آهي تہ انهيءَ شخص تي ڪافر هجڻ جي فتويٰ آهي يانہ؟ توڙي بعض انهن صورتن ۾ نڪاح ٿي بہ وڃي تڏهن بہ بد دين عورت يا مرد سان نڪاح ڪرڻ ۾ وڏيون ديني خرابيون اچي ٿيون سگهن، انڪري چڱي ۽ صحيح عقيدي واري هنڌ رشتو ڪجي، حضرت رسول الله صلي الله عليه وسلم جن بہ فرمايو آهي تہ "تون نڪاح جي رشتي ڪرڻ ۾ دين کي مدنظر رک" حضرت شاھ عبدالعزيز محدث دهلوي رحہ فتاويٰ عزيزيہ ج اول ص ٢٦ ۾ فرمايو آهي: «ليكن قطع نظر ازاں (مباحث) انعقاد مناكحت باين فرقه موجب فساد ها، بسيار مے گردد مثل بد مذهب شدن اهل خانه و اولاد و عدم موافقت صحبت وغير ذالك پس احتراز ازاں واجب است» (ج ٢٨ ش ٢-٣)

## عدت دوران نڪاح ڪرڻ سان مجلس وارن جو حڪم

ڪنوارن ۽ بالغ مرد عورت پنهنجي ماءُ پيءُ جي رضامندي سان شادي ڪئي، ٢ مهينن کان پوءِ حالات اهڙا پيدا ٿي ويا جو طلاق ٿي وئي. ان طلاق کان

حسینیۃ الفتاویٰ
فاضل دیوبند تلمیذ رشید
شیخ الاسلام السید حسین احمد المدنی قدس سرہ العزیز
مرتبہ:
جامعہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

سوال: جو شخص علماء دیوبند کے خلاف کرتا ہے اور علماء دیوبند کو گالی دیتا ہے اور اکثر وقت علماء دیوبند کو کفر کے فتوی لگاتا ہے کہ یہ کافر تھے اور ہر قسم کے خلاف سازش کرتا ہے تو اس کی امامت جائز ہے شریعت کی رو سے جواب مطلوب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم الجواب وھو الملھم للصواب

علماء دیوبند کے اکابر تو متبع شریعت تو حید وسنت کے شیدائی اولیاء اللہ کے گزرے ہیں چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکان کند۔ ہاں بشرطیکہ سوال فی ونفس صحیح ہوں تو پھر ایسا شخص فاسق ہے لائق امام ہونے کے نہیں ہے حدیث شریف میں سباب المسلم فسوق (الحدیث) اور علماء اہل حق کو برا کہنے والا اور تکفیر کرنے والا بھی لائق امامت کے نہیں ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ویکرہ امامۃ عبدالخ وفاسق (درمختار) ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (رد المحتار ص ۵۲۳ ج۱ بحوالہ فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۱۴۰ ج۳)

احقر **محمد یعقوب شرودی** ، خادم جامعہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ

۱۵_۶_۱۴۲۰ھ ۲۶_۹_۹۹ء

ارشاد المفتیین
حمید اللہ جان

إلابه وكونه بشراًمن العرب وكونه خاتم النبيين إتفاقاً لورودذالك القواطع المتواترة"......((مراقی الفلاح فی خطبة الكتاب:١٠)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## کیاکلمہ توحید سے حضور ﷺ کا حاضروناظر ہونا ثابت ہوتا ہے؟

(مسئلہ نمبر۱۴۲) کلمہ توحید کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں الفاظ "رسول ہیں" سے مراد بعض لوگ حاضروناظر لیتے ہیں کیا حدیث شریف کی رو سے یہ مراد لینا صحیح ہے یا غلط......؟ قرآن کریم میں اس کا کیا حکم نازل ہوا ہے فتویٰ بتفصیل عنایت فرمائیں۔

## الجواب باسم الملک الوهاب

کلمہ توحید سے حضور ﷺ کو حاضروناظر ثابت کرنا قرآن وحدیث کی رو سے غلط ہے اور حضور ﷺ حاضروناظر ہونے کی نفی اس بات سے ہوتی ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا گواہ نبی پاک ﷺ کو بنایا تو ان کا نکاح منعقد نہیں ہوگا، بلکہ فقہاء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے آدمی کافر ہوجاتا ہے۔

"ومن تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله لايجوز النكاح كذافى التجنيس" ......(الهندية: ١/٢٦٨)

"تزوج بشهادة الله ورسوله لم يجز بل قيل يكفر اه وقال ابن عابدين تحت قوله(قيل يكفر) لأنه اعتقد أن رسول الله ﷺ عالم الغيب اه"......(الدرالمختار مع ردالمحتار: ٢/٣٠٠)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## بطور عقیدت "یارسول اللہ" کہنا:

(مسئلہ نمبر۱۴۳) کیا عقیدت کے طور پر یارسول اللہ کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟

## الجواب باسم الملک الوهاب

آپ ﷺ کا علم تمام مخلوق حتیٰ کہ انبیاء اور ملائکہ سے بھی زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ کے بتانے سے آپ کو بہت سے مغیبات کا علم تھا اور یہی علماء اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے، ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظر ہونا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی

صفت خاصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ان صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں شرک اور نا جائز ہے اور اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے خلاف ہے۔

"من قال أرواح المشائخ حاضرة يكفر اه".....(البزازية على هامش الهندية: ٣٢٦/٦)

"فالعلم بالغيب أمر تفرد به سبحانه وتعالىٰ ولاسبيل للعباد اليه(إلى أن قال) اعلم أن الأنبياء عليهم الصلوة والسلام لم يعلموا المغيبات من الأشياء إلاما علمهم الله تعالىٰ أحياناًوذكر الحنفية تصريحابالتكفير باعتقاده أن النبي عليه الصلاة والسلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالىٰ:قل لايعلم من في السموٰت والأرض الغيب إلاالله. كذافي المسامرة اه".....(شرح فقه الأكبر لملاعلي القاري:ص:١٥١ مكتبه حقانيه)

لہذا اس عقیدے کے ساتھ یا رسول اللہ کہنا جائز نہیں ہے البتہ صرف عقیدت ومحبت اور شوق میں یہ کہنا فی نفسہ جائز ہے، تاہم آج کل یہ نعرہ بدعتیوں کا شعار بن چکا ہے، لہذا اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## "یارسول اللہ مدد" اور "یا علی مدد" (کہنے، لکھنے اور مٹانے) کا حکم:

(مسئلہ نمبر ۱۴۴) کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ "یا اللہ مدد" کے ساتھ "یارسول اللہ مدد" اور "یا علی مدد" کہنے کا عقیدہ رکھنے والا قرآن وسنت وفقہ حنفی کے مطابق کیسا ہے؟ نیز مسجد کی دیوار پر جہاں نمازیوں کی نظر پڑتی ہو مذکورہ الفاظ لکھنا اور مٹانا کیسا ہے؟ کیا مٹانے والے کو کافر، واجب القتل اور گستاخ رسول کہا جا سکتا ہے؟ بحوالہ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

## الجواب باسم الملک الوهاب

یارسول اللہ اور یا علی مدد میں دو امر ہیں، ایک یہ کہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا، دوسرا امر یہ ہے کہ لفظ "یا" کے ساتھ پکارنا کیسا ہے؟ لہذا ہر ایک کا حکم بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے، غیر اللہ سے مدد طلب کرنا خواہ ان کو مظہر عون خدا سمجھ کر ہو یا اسکی کوئی اور صورت ہو قرآن کریم وسنت نبوی اور عقائد اہل سنت میں اس عقیدے کی گنجائش نہیں ہے، اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ پوری کائنات کا نظام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے، موت وحیات، صحت

مکمل و مدلل

# مسائل رفعت قاسمی جدید

قرآن وحدیث کی روشنی میں

حضرات مفتیانِ کرام دار العلوم دیوبند

کی تصدیق وتائید کے ساتھ

مؤلف

مولانا محمد رفعت قاسمی

مدرس دار العلوم دیوبند

## اہل حدیث کی امامت

سوال:۔ اہل حدیث کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں اور یہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ اہل حدیث اگر ائمہ مجتہدین پر سب وشتم نہ کریں اور فرائض وواجبات میں حنفی مسلک کی رعایت کر کے نماز پڑھائیں تو ان کے پیچھے نماز درست ہو جائے گی۔ ایسے اہل حدیث بھی اہل سنت والجماعت سے الگ نہیں جو کہ دیانتداری سے حدیث پر عمل کرتے ہیں اور فقہاء سے بغض نہیں رکھتے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۲ ص ۷۱)

## رضاخانی کی امامت

سوال:۔ ایک شخص بریلوی خیال کا ہے اس کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہیں اور آپ ﷺ مختار کل ہیں، نیز آپ ﷺ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں اور یہ شخص ایک مسجد میں امامت بھی کرتا ہے کیا اس شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے حضور ﷺ کے لیے اس صفت کو ماننا بے دلیل ہے بلکہ خلاف نص ہے، اس لیے ایسے شخص کو امام بنانا درست نہیں ہے۔ تمام نمازیوں کو چاہیے کہ ایسے شخص کو امامت سے ہٹا کر دوسرے صحیح العقیدہ مسائل طہارت اور نماز سے واقف متبع سنت آدمی کو امام تجویز کریں ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۳ ص ۹۷ بحوالہ درمختار مع ۳ ردالمختار ج ۱ ص ۳۷۶)

## کمیونسٹ پارٹی کو ووٹ دینے والے کی امامت

سوال:۔ (۱) کمیونسٹ پارٹی کا ممبر بننا اور اس کو کامیاب بنانے کے لیے ووٹ دینا جائز ہے کہ نہیں اور ووٹ دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) زید کمیونسٹ ٹکٹ سے ٹاؤن ایریا کا ممبر ہے اور اسکا حامی بھی ہے اسکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۳) بکر حافظ قرآن ہے، اسنے کمیونسٹ امیدوار کو کامیاب بنانے کیلئے ووٹ بھی دیا ہے اس کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ کمیونسٹ پارٹی اپنی اصل کے اعتبار سے مذہب اسلام کے مخالف ہیں اور ان کے اس بنیادی نظریے کی پابندی کرتے ہوئے ان کی پارٹی کا ممبر بننا مذہب اسلام کی مخالفت کرتا ہے۔ ان کو ووٹ دینا مذہب اسلام کے مخالف کو ووٹ دینا ہے۔ اس بات کو سمجھتے ہوئے اور اعتقاد کرتے ہوئے ممبر بننے والے اور اس کو ووٹ دینے والے کو امام بنانا درست نہیں۔ بعض آدمی مذہب اسلام کے معتقد اور پابند ہو کر بھی بعض سیاسی اور وقتی مصالح کی بناء پر ان کو ووٹ دیتے ہیں ان کا یہ حکم نہیں ہے لیکن اس روش سے ایک مخالف اسلام پارٹی کو فروغ ہو کر اقتدار حاصل ہوتا ہے جس سے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی پیدا ہوگی اور کمیونسٹ پارٹی کو اسلام کے خلاف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ موافق سمجھیں گے اور جب ایسے لوگ ممبر بن جائیں گے تو وہ کمیونسٹ جنہوں نے ان کو واقعۃً کمیونسٹ سمجھ کر ووٹ دیا ہے ان سے اپنے مطالبات پورے کرائیں گے جو اسلام مخالف ہوں گے۔

اور اگر یہ اس میں کوشش نہیں کریں گے تو ووٹ دینے والے ان کو غدار اور مکار قرار دیں گے اور یہ غداری اور مکاری سب اسلام کے سر رکھی جائے گی اور آئندہ ایسے ممبر پر بھی اعتماد ہوگا اور نہ ایسے ووٹ دینے والوں پر جو کمیونسٹ پارٹی کا سہارا لے کر ایک مسلمان کو ممبر بنائیں۔

نیز یہ عمل ایک شریف اور سچا آدمی کبھی اختیار نہیں کر سکتا کہ خود مسلمان ہو اور دنیا کو دھوکہ دیکر اپنے آپ کو کمیونسٹ ظاہر کرے اور ووٹ حاصل کرے۔ ایسے شخص پر اس کا ضمیر انتہائی ملامت کرے گا اسلام میں ایسے عمل کی ہرگز اجازت نہیں۔

تالیف

شیخ الحدیث مفتی سیّد نجم الحسن امروھوی دامت برکاتہم
مہتمم ورئیس دار الافتاء جامعہ دار العلوم یاسین القرآن

جلد اوّل

## کتاب الایمان والعقائد

ایمان وعقائد کے مختلف شعبوں سے متعلق تقریباً پانچ سو اہم فتاویٰ جات کا مدلل ومفصل مجموعہ

جدید ترتیب وتبویب

مفتی وقار احمد
استاذ جامعہ دار العلوم یاسین القرآن (کراچی)

کرے اور آئندہ ایسے بے ہودہ کلام سے اجتناب کرے۔

لمافی الروض الازھرشرح فقہ الاکبر (صـ۵۲۲): ومن قال انا بریٔ من الثواب والعقاب اومن الموت والثواب فقد قیل انہ یکفرای بناء علی انکارہ الامر المقطوع بہ من ثبوت الثواب والعقاب ووقوع الموت بلاارتیاب والصحیح انہ لایکفر لان البراء ۃ عنھا کنایۃ عن عدم الالتفات الیھا.

وفی المحیط البرھانی (۳۳۵/۷): رجل قال: انابریٔ من الثواب والعقاب اوقال بالفارسیۃ: من بیزارم از مزد وثواب فقد قیل انہ یکفر. (وھکذا فی التاتارخانیۃ: ۵۳۳/۵ وفی الھندیۃ:۲۸۱/۲)

## (۶۴) ’’انبیاءکرام کی قبور میں ازواج مطہرات کوپیش کیا جاتا ہے‘‘اس طرح کا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

سوال ـــــ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا انبیاء کی قبور میں ازواج مطہرات کوپیش کیا جاتا ہے؟ نیز اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے شخص کا کیا حکم ہے؟ براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ـــــ یہ بات (کہ انبیاء کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں) من گھڑت اور بے بنیاد ہے اس کی قرآن وسنت اور عقائد اہل سنت والجماعت میں کوئی اصل نہیں۔ نیز ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص بھی اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں۔ (کما صرح بہ فی الرسالۃ الاردیۃ المسماۃ بمطالعۃ بریلویت صـ۴۳)۔

لمافی القرآن الکریم (البقرۃ: ۱۵۴): ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیآء ولکن لا تشعرون.

وفی تکملۃ فتح الملھم (۳۱/۵): واما الشھداء فعلاقۃ ارواحھم بأجسادھم اقوی بالنسبۃ لسائر الموتی حتی ان الارض لاتأکل اجسادھم فاطلق القرآن علیھم اسم الاحیاء ولو کان المراد حیاتھم البرزخیۃ اوالروحیۃ فقط ـــــ وانما الفرق بینھم وبین سائر الموتی ان لأرواحھم تعلقا قویا بالاجساد فحیاتھم جسمانیۃ بھذا المعنی ـــــ واما الانبیاء علیھم السلام فعلاقۃ ارواحھم باجسادھم الشریفۃ اقوی العلاقات التی تتصور فی انسان بعد طریان الموت علیہ ـــــ (صـ۳۰) فیزعم بعض الناس انھا عین الحیاۃ الدنیویۃ التی عاشوا بھا قبل وفاتھم سواء بسواء والحق انہ لا یقول احد باثبات الحیاۃ للانبیاء بعدوفاتھم بھذا المعنی وانما المقصود حیاتھم بمعنی ان لارواحھم تعلقا قویا باجسادھم الشریفۃ المدفونۃ فی القبور وبھذا التعلق القوی حدثت لاجسادھم الخصائص

69 نومبر 2016 — صفر المظفر ۱۴۳۸ھ

میں حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی کے "علم" سے بڑا متاثر ہوں جنہوں نے "الکنز المتواری" (شرح صحیح بخاری، افادات: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ) کی صورت میں اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے جس سے وہ بڑے بڑے علماء سے کندھا ملا سکتے ہیں۔ لیکن مکی مالکی صاحب کی بے جا تاویلات نہ سمجھ سکے کہ وہ نصوص صریحہ کے معنی میں کھلی تحریف کر رہے ہیں، خواص خداوندی کو رسول اللہ ﷺ میں ثابت کر رہے ہیں، انہوں نے یہ تو دعویٰ کر دیا کہ علم غیب خاصہ بعد میں احساناً حضور ﷺ کو دے دیا، مگر اس پر کوئی دلیل پیش نہ کر سکے۔ صرف اطلاع علی الغیب یا اظہار علی الغیب کی بات کر کے چلتے بنے۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب اتنی بڑی تحریف کو کیسے ہضم کر گئے کہ پھر بھی اس کی صفائیاں دے رہے ہیں؟ کیا ہمارے اکابر اہل سنت اور بزرگان دیوبند میں سے کسی نے یہ قول کیا ہے کہ خدا نے بعد میں علم غیب کلی طور پر عطا کر دیا تھا؟ [ص: ۱۲]

0312-4612774 | 0334-4612774
khadim.khan4@yahoo.com
مظہریہ دارالمطالعہ

ہے۔ جیسے: "ان نحن الا بشر مثلکم. یعنی ہم تو صرف تمہارے جیسے بشر ہیں۔" جس وقت لوگ رسول کی بشریت کے منکر ہوں اور آپ کو نور من نور اللہ کہتے ہوں وہاں صرف بشر کہنا واجب ہو جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبان سے کہلوایا: "ھل کنت الا بشراً رسولا. میں صرف بشر ہوں جسے خدا نے رسالت عطا فرمائی ہے۔" اور آپ سے یہ بھی اعلان کرایا گیا: "قل انما انا بشر مثلکم آپ برملا کہہ دیں کہ میں تو جنس کے لحاظ سے تمہارے جیسا بشر ہی ہوں۔" رہی مرتبے کی بات وہ ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یہ سب پیش بندیاں ہیں کہ بعد والے لوگ نبیوں کو بشریت سے نکال کر نور محض نہ بنا دیں۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے اپنے خطبات میں فرمایا ہے کہ: "جو عالم اِن چار منصوصات کا انکار کرے اور کہے کہ حضور ﷺ عالم الغیب ہیں، حاضر ناظر ہیں، مختار کل ہیں اور آپ کی بشریت کا منکر ہو وہ یقیناً کافر ہے۔ رہے عوام الناس وہ بے علمی کی وجہ سے معذور سمجھے جاسکتے ہیں۔"

## جناب مالکی کے چند اور رضا خانی نظریات:

اکابر اہل سنت حضرات دیو بند اور رضا خانیوں کے مابین بنیادی اور اصولی اختلاف جن چار مسائل کے گرد گھومتا ہے، یعنی [۱] علمِ غیب۔ [۲] حاضر ناظر۔ [۳] مختارِ کل۔ [۴] بشریتِ رسول۔ اور اِن چاروں کی بابت ہم جناب مالکی صاحب کی اپنی عبارات سے اُن کے رضا خانی ہونے کے ٹھوس شواہد پیش کر چکے ہیں۔ اب ہم چند دیگر مسائل کے بارے میں جناب مالکی صاحب کا نظریہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے یہ بات مزید نکھر کر سامنے آجائے گی کہ جناب مالکی صاحب کے تقریباً تمام افکار رضا خانی نظریات کے بالکل مطابق ہیں۔ عقائد و نظریات دیو بند سے اُن کا دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

### (۱)...... استغاثہ یا استعانت من الرسول:

حدیث رسول ہے: "لا یستغاث بی انما یستغاث باللہ یعنی مجھ سے مدد نہ مانگا کرو! استغاثہ صرف خدا سے ہو سکتا ہے۔" کہ مالکی صاحب ایک جگہ خود بھی کہتے ہیں: "لا یطلب من العبد مالا یقدر علیہ. [مفاہیم: ۱۹۷] بندے سے وہ چیز نہیں مانگنی چاہیے جس پر وہ قادر نہ ہو۔" نبی ﷺ نے صحابہ کو یہی سکھایا کہ بندے سے وہ چیزیں نہیں مانگنی چاہئیں جن پر وہ قادر نہ ہو۔ مالکی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں: جو امور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں ابن تیمیہ نے اُن کا خلاصہ ذکر کیا ہے، بالکل ہمارا بھی وہی عقیدہ ہے، ہم بھی اُسی کے قائل ہیں جو شیخ نے فرمایا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا ایک حق ہے، اُس میں کوئی مخلوق اُس کی شریک نہیں۔ عبادت اللہ کے سوا کسی کے لیے صحیح نہیں، اُسی سے دعا کرنی چاہیے اور اُسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ثمینۃ الفتویٰ
مکمل اردو
تصنیف
مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب
المکتبۃ الرشیدیۃ
سرکی روڈ کوئٹہ فون

# کتاب العقائد

## بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے

**سوال :-** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم گلی جو میں رہتے ہیں جس مسجد میں ہم نماز اور گشت وتعلیم کرتے ہیں وہ بریلویوں کی ہے اور امام مسجد بھی بریلوی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ امام کے پیچھے ہماری نمازوں کا کیا حال ہے مسئلہ کا حل شرعی حوالے سے بتائیں

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الجواب وھو الملہم للصواب :- بریلی تو ایک موضع کا نام ہے۔ بریلوی یا دیوبندی کے عنوان سے تو عام فتوے نہیں دیا جا سکتا ہے۔ البتہ فقہاءؒ نے لکھا ہے کہ بدعتی کی اقتداء میں نماز مکروہ ہوتی ہے وہ بریلوی سے ہو یا دیوبندی، سعودیہ عربیہ سے ہو یا بخارا سے۔ پھر بدعتی بدعتی میں فرق ہوتا ہے بعض بدعات حد شرک وکفر تک پہنچی ہوتی ہیں مثلاً اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھنا۔ فقہاء احنافؒ نے تصریح کی ہے کہ اگر کوئی شخص بغیر گواہوں کے نکاح کرے اور کہے کہ اللہ ورسول میرے گواہ ہیں تو نہ صرف یہ کہ اس کا نکاح نہ ہوا بلکہ کافر بھی ہو گیا کیونکہ اس نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیب دان وحاضر ناظر سمجھ کر اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہرایا فقہ کے متعدد کتابوں میں یہ مسئلہ درج ہے۔ دیکھیے البحر الرائق کتاب النکاح، فتاوٰے قاضی خان، عالمگیری، خلاصۃ الفتاوٰے وغیرہ۔

پس اگر ایسا بدعتی شخص ہو جس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو تو اقتداء اسکے پیچھے ناجائز ہے اگر پڑھ لی ہے تو اعادہ کرے۔ بدعت نفی العقیدۃ میں بھی تفاوت درجات ہیں جبتک یہ معلوم نہ ہو کہ عقیدہ اسکا

باسمہ تعالیٰ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری

جماعت رضاخانی بریلوی نے ایک کتاب الصوارم الہندیہ جسمیں ایرا غیرا نتھو خیرا کے (۲۶۴) دستخط ہیں لکھی ہو اس کو بلا بلا کر مجمع عام میں اکابر علماء دیوبند پر تکفیر کے نعرے بلند کرتے تھے ۔ یہ تھوکا آسمان کا نھو کا حلق میں آتا ہے ان کے عقائد باطلہ اور اعمال خبیثہ پر عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک کے مفتیان کرام نے تکفیر پر فتویٰ دیا ہوا اور اس پر تمام علماء کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام کے (۳۹۰) دستخط ثبت ہیں۔ یہ کفر کا پارسل عطائے تو بلقا تو حدیث مذکورہ بالا کے مصداق بنام

# خنجر ایمانی بر حلقوم رضاخانی

الملقب بہ

# جنۃ المدینہ لاھل السکینہ

مرتبہ

ماحی بدعت حامی سنت جناب مولانا مولوی قاری محمد عبد الرؤف خاں صاحب جگن پوری متع اللہ المسلمین بطول بقائہ۔ شائع ہو کر رضاخانیوں کی طرف لوٹتا ہے اس میں رضاخانیوں کے لئے کسی طرح کی گنجائش باقی نہیں رہی جو لب کشائی کے ساتھ اپنی صفائی پیش کریں۔ سوائے اس کے کہ خدا سے ڈر کر توبہ کریں

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

مدینہ برقی پریس بجنور میں باہتمام مولوی محمد حمید حسن صاحب پرنٹر طبع ہوئی

تعداد بار دوم ۱۱۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد احقر الزماں محمد عبد الرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ جگن پوری۔ برادران اسلام کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ اہل رنگون پر یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ابتداءً حشمت علی رضا خانی اذاقہ اللہ عذاب یوم الدین رنگون میں آیا اور اپنی ہر محفل و مجلس میں اپنی کتاب الصوارم الہندیہ کو پنکھے کی طرح ہلا ہلا کر کہنے لگا کہ علماء دیوبند کافر ہیں ان کی تکفیر پر اس کتاب میں (۲۶۴) علماء کے دستخط ثبت ہیں اس تکفیر بازی سے رنگون کی فضاء کو مکدر کیا اور ایک عظیم الشان فتنہ برپا کر کے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ سچ ہے کہ آسمان کی طرف کا تھوکا ہوا منہ میں آتا ہے اب یہ کفر کا پارسل پھر پھرا کر رضا خانیوں کے گلے کا ہار ہوتا ہے جو نہ نکالے سے نکلے نہ توڑے سے ٹوٹے اور قول مبارک ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے اور حقیقت میں وہ مسلمان کافر نہیں ہے تو وہ کفر کہنے والے پر لوٹ آتا ہے) رضا خانیوں پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ ان کے عقائد باطلہ اور اعمال خبیثہ پر جناب حاجی معصوم علی خاں صاحب زاد مجدہٗ نے عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک سے ایک فتویٰ منگایا ہے جس پر (۳۹۰) دیگر علماء کرام کے دستخط ثبت ہیں ہم اسکو خنجر ایمانی بر حلقوم رضا خانی کے نام سے موسوم کر کے رضا خانیوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ خنجر ایمانی کیا ہے حقیقت میں ایمانی گھن ہے جسکی ایک ہی چوٹ سے صوارم ہندیہ پرزے پرزے ہو گیا۔ اب انشاء اللہ قیامت تک رضا خانیوں کے ہاتھ میں دوسری صوارم نہ آئیگی اور نہ وہ کسی مسلمان کو گمراہ کر سکیں گے۔ اُن کے تمام گمراہی کے دروازے بند ہونگے

حکم ہے؟ (۲) وصایا شریف کے صفحہ ۲۴ پر جو مولوی حسنین رضاخاں صاحب نے لکھا ہے کہ ان (یعنی احمد رضاخاں) کو دیکھکر صحابۂ کرام رضی کی زیارت کا شوق کم ہوگیا ان کے حق میں شریعت محمدیہ کا کیا حکم ہے؟ (۳) انبیا کو چھوڑ کر غیر انبیار پر درود شریف پڑھنے کے لئے شریعت محمدیہ میں کیا حکم ہے؟ براہ کرم اس کا جواب مفصل و مدلل عام فہم تحریر فرما کر بندہ کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

السائل حاجی معصوم علی خاں از پوسٹ بکس ۳۰۱ رنگون۔ ۸۔ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ

## الجواب واللہ الموفق للسداد والصواب

### از عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

اشعار کتاب نغمۃ الروح مندرجہ استفتار ہذا معائنہ کئے گئے۔ اکثر اشعار موہم معنی غیر مشروع وموہم کفر ہیں۔ گو تاویل بہ تعدز ممکن ہے۔ لیکن ایسے الفاظ نہیں لکھنا چاہئیں بالخصوص علمار سے اور زیادہ مکروہ ہے۔ البتہ صفحہ ۴۳ کی جو دعا درج استفتا ہے اس میں صراحۃً کفر ہے اس میں تاویل صحیح نہیں ہو سکتی۔ لہذا اس کا قائل کافر ہے۔ تو بہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح اس پر لازم ہے۔ اور تمام اعمال صالحہ اسکے نابود ہو گئے۔ اسی طرح وصایائے مولوی احمد رضا خاں کے صفحہ ۲۴ پر جو مولوی حسنین رضا خاں کا قول درج ہے وہ بھی مکروہ و ناجائز ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بڑی شان ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو مثل ستاروں کے فرمایا ہے۔ اور ایسے الفاظ سے ان کی تحقیر ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح مولوی حشمت علی خاں کا قول دربارہ رکھنے شجرہ کے قبر میں اور قول کرنے اس امر کے کہ اسکی وجہ سے فرشتے چلے جائینگے غلط ہے۔ اور درود شریف غیر انبیا پر تبعاً درست ہے۔ مستقلاً درست نہیں۔ پس شجرہ کے آخر میں جو درود لکھے ہیں وہ عند الاحناف غیر صحیح ہیں!

(۱) الحاصل کتاب نغمۃ الروح کے مصنف اور اسکے ہم عقیدہ اشخاص بوجہ عقیدہ رکھنے مضمون شعر دعائیہ مندرجہ صفحہ ۴۳ کافر ہو گئے ہیں۔ اور دیگر اشعار جو موہم معنی غیر مشروع میں

ان کو بھی نہ کہنا چاہئے!

(۲) اور وصایا کے صفحہ ۲۴ پر جو صحابہ کرامؓ کی نسبت قول کیا ہے یہ مکروہ اور خلاف ادب ہے!

(۳) اور غیر انبیاء پر درود پڑھنا مستقلاً ناجائز ہے، روایات کتب فقہ میں موجود ہیں۔ ۸ محرم ۱۳۵۱ھ

مواہیر و دستخط مفتیان کرام عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

(۱) محمد حسین عفی عنہ — مُہر: طالب غفران محمد حسین

(۲) خادم شرع خلیل الرحمٰن عفی عنہ — مُہر: خلیل الرحمٰن

(۳) انوار الحسن عفی عنہ — مُہر: انوار الحسن

(۴) خادم شرع سید احمد مجتبیٰ عفی عنہ — مُہر: باعث تکوین سید احمد مجتبیٰ

(۵) عبدالرحیم عفی عنہ۔ مگر بعض اشعار جن میں ظاہراً کفر ہے اُن میں کفر سے بچانے کے لئے تاویل ممکن ہے البتہ خلاف شرع ضرور ہیں۔

## دستخط علمار کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام شہر بریلی

(۶) واقعی اس فرقہ باطلہ کے عقائد کفریہ ہیں۔ اور نیز اعمال پر حکم کفر ضروری ہے جو کچھ سوال میں تحریر ہے مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ علمائے کرام کو بہت جلد توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہئے۔ تاکہ عالم ضلالت سے بچ جائے اور کوئی تاویل ان کے اقوال کی نہ کرنی چاہئے۔ تاویل سبب ان کی گمراہی کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد یٰسین عفی عنہ (مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم بریلی) (۷) الجواب صحیح قاری محمد عبدالعزیز مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۸) الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمد عبدالرحمٰن غفرلہٗ (۹) ذالک کذالک عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ المدرس فی مدرسہ مصباح العلوم بریلی (۱۰) الجواب صحیح محمد عبدالحق غفرلہٗ مدرس و مہتمم مدرسہ مصباح العلوم بریلی (۱۱) الجواب صحیح عبدالحمید غفرلہٗ مدرس مدرسہ مصباح العلوم بریلی (۱۲) الجواب الصحیح عبدالجبار (۱۳) الجواب صحیح مجیب الرحمٰن غفرلہٗ (۱۴) اصاب من اجاب مکرم علی عفا اللہ عنہ (۱۵) الجواب صحیح محمد محمود حسن غفرلہٗ مدرس مدرسہ مصباح العلوم بریلی (۱۶) عبداللہ مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۱۷) الجواب صحیح محمد حسن مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۱۸)

احقر نصیر الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۱۹) الجواب صحیح محمد الطاف علی
(۲۰) الجواب صحیح حسین الرماں (۲۱) محمد ممتاز الدین عفی عنہ

## دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام شہر شاہجہانپور

(۲۲) اشعار مندرجہ استفتا بیشک موہم کفر اور خلاف شرع ہیں الجواب صواب احقر
محمد عبد الغنی غفر لہٗ مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہانپور (۲۳) الجواب صواب بیشک صفحہ ۲۳۴ کا شعر
کفر ہے۔ اور اسمیں کوئی صحیح تاویل نہیں ہو سکتی۔ اس کا قائل کافر ہے۔ جس کی توضیح جواب میں
موجود ہے۔ کفریہ عقیدہ رکھنے پر عقیدہ رکھنے والے کے کلام کی تاویل نہیں کیجا سکتی یہ قول ع
جام کوثر کا پلا احمد رضا۔ بھی اسی قبیل سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سہیم وشریک
قرار دیا گیا ہے مگر اس میں تاویل کی گنجائش تھی۔ لیکن جب خدا نعوذ باللہ ٹھہرا دیا گیا تو تاویل
کیسی۔ غرض جواب بتمامہ صحیح اور صواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ السید مہدی حسن غفر لہٗ مفتی
راندیر ضلع سورت از شاہجہانپور۔ ۱۲ صفر ۱۳۵۱ھ (۲۴) الجواب صحیح محمد رفیع مدرس مدرسہ
عین العلم شاہجہانپور (۲۵) الجواب حق بندہ محمد عظیم عفی عنہ مدرسہ عین العلم (۲۶) الجواب حق احقر
نعمت علی مدرس مدرسہ عین العلم (۲۷) الجواب حق احقر الزمن سلطان حسن غفر لہٗ مدرس مدرسہ
عین العلم۔ مہر (دار الافتا مدرسہ عین العلم شاہجہانپور) (۲۸) اگر نقل میں کوئی تقصیر نہیں کی گئی تو بلا شبہ جواب بالا
صحیح اور درست ہے ابو الوفا نعمانی غفار اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ قیومیہ شاہجہانپور
(۲۹) محمد قاسم غفار اللہ عنہ مدرسہ قیومیہ محلہ زئی شاہجہانپور ۱۳ صفر ۱۳۵۱ھ (۳۰) عبارات واشعار
مندرجہ سوال غیر مشروع اور موہم کفر ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا اور
اسکو حد سے بڑھانا شرعاً حرام ہے۔ سید الاولین والآخرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی
ذات اقدس کے متعلق بھی تعریف میں مبالغہ اور غلو کرنے کو منع فرمایا ہے عن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم فانما انا
عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف باب المفاخرۃ)
شفا شریف میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ غیر انبیاء پر بالتخصیص نام لے کر صلوٰۃ وسلام بھیجنے

کو ممنوع اور نا جائز قرار دیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو۔ قال القاضی والذی ذھب الیہ المحققون وامیل الیہ ما قالہ مالک وسفین رحمہما اللہ وروی عن ابن عباس واختارہ غیر واحد من الفقہاء والمتکلمین انہ لا یصلیٰ علی غیر الانبیاء عند ذکرھم بل ھو شئ یختص بہ الانبیاء توقیرا وتعزیزا کما یخص اللہ تعالیٰ عند ذکرہ بالتنزیہ والتقدیس والتعظیم ولا یشارکہ فیہ غیرہ کذلک یجب تخصیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الانبیاء بالصلوٰۃ والتسلیم ولا یشارک فیہ سواھم کما امر اللہ بہ بقولہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما و یذکر من سواھم من الائمۃ وغیرھم بالغفران والرضی کما قال تعالیٰ یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان وقال والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم وایضا فھو امر لم یکن معروفا فی الصدر الاول کما قال ابو عمران وانما احدثہ الرافضۃ والمتشیعۃ فی بعض الائمۃ فشارکوھم عند الذکر لھم بالصلوٰۃ وساووھم بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وایضا فان التشبہ باھل البدع منھی عنہ فتجب مخالفتھم فیما التزموہ من ذلک وذکر الصلوٰۃ علی الاٰل والازواج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحکم التبع والاضافۃ الیہ لا علی التخصیص قالوا وصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی من صلی علیہ مجراھا مجری الدعاء والمواجہۃ لیس فیہا معنی التعظیم والتوقیر قالوا وقد قال تعالیٰ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا فلذلک یجب ان یکون الدعاء لہ مخالفا لدعاء الناس بعضھم لبعض وھذا اختیار الامام ابی المظفر الاسفرائنی من شیوخنا وبہ قال عمر بن عبد العزیز (شفاء جز ثانی صفحہ ۲۶۷) کتبہ الاحقر محمد کفایت اللہ غفرلہٗ مدرس مدرسہ سعیدیہ شاہجہانپور ۔ ۱۷ رصفر ۱۳۵۱ھ (۳۱) الجواب صواب غیر انبیا پر درود شریف بالتبع درست ہے بالاستقلال جائز نہیں ھذا ھو المفہوم من عبارۃ القاضیؒ احقر حبیب الدین مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہانپور (۳۲) قد اصاب من اجاب محمد عبد الصبور غفرلہٗ مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہانپور ۱۶ رصفر ۱۳۵۱ھ (۳۳) الجواب صحیح خدا بخش خادم قرأت مدرس مدرسہ تجوید القرآن شاہجہانپور (۳۴) شفاء قاضی عیاض میں آل کے معنی میں اختلاف نقل کیا ہے ایک معنی یہ بھی نقل کئے ہیں۔ ہر مومن پرہیزگار

لیکن وہ محل درود نہیں۔ ولو فرضنا تو زائد سے زائد ہر مومن تقی کا مراد لیا جانا لفظ آل ہیں درست ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ محمد عبد الصبور (۳۵) الجواب صحیح حبیب احمد بریلوی

## دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام شہر سہارنپور

(۳۶) اصاب من اجاب صدیق احمد مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (۳۷) الجواب صحیح بندہ محمد ظہور الحق مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (۳۸) جواب صحیح ہے ان اشعار میں بعض ایسے ہیں جو صریح کفر ہیں۔ اور قائل کو کافر و مرتد بنانیوالے ہیں اسلئے قائل پر تجدید اسلام ضروری ہے بندہ عبد الرحمٰن غفرلہٗ (صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور) (۳۹) الجواب صحیح عبد اللطیف (ناظم ومہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور) ۱۰ صفر ۱۳۵۱ھ (۴۰) الجواب صواب ضیا احمد عفی عنہ مفتی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ ۱۰ صفر ۱۳۵۱ھ (۴۱) الجواب حق و بالاتباع احق امیر احمد کان اللہ کاندھلوی ۱۰ صفر ۱۳۵۱ھ (۴۲) الجواب صحیح عبد الشکور غفرلہٗ از مظاہر العلوم سہارنپور (۴۳) اصاب من اجاب محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ (۴۴) المجیب مصیب بندہ عمر احمد تھانوی عفا اللہ عنہ (۴۵) بیشک بعض اشعار کفریہ ہیں بندہ ظہور الحسن بقلم خود (۴۶) الجواب صحیح محمد احمد تھانوی (۴۷) اشعار میں جنکی ایسی غیر مشروع تعریف کی گئی ہے وہ اور اس پر عقیدہ رکھنے والے اور سب قائل سب کے سب کافر مرتد بے ایمان ہیں۔ نور محمد خاں غفرلہٗ مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (۴۸) یہ اقوال لاریب موجب کفر وارتداد ہیں۔ نعوذ باللہ منہا خانصاحب بریلوی اور ان کی ذریت کے صرف یہی اقوال کفریہ نہیں (بلکہ) ان کی کتابوں میں بہت سے مضامین کفریہ ہیں اور تماشا تو یہ ہے کہ ان خاں صاحب بزرگوار نے اپنے اور اپنی جماعت کے کفر وارتداد کا فیصلہ خود ہی صادر فرمایا ہے۔ دیکھو تمہید ایمانی اور فتوٰی متعلقہ مولانا (شاہ اسمٰعیل) شہید دہلوی۔ اس جماعت کے رفض۔ خباثت۔ بدباطنی۔ بددینی۔ اور ان اشعار کہنے والے کے کفر اور بے ایمانی میں کچھ شبہ نہیں۔ یہ جماعت اللہ کے دشمنوں سے محبت رکھنے والی اور اسکے دوستوں کو دشمن سمجھتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (اللہ ہی ان سے بدلہ لیگا) (مولوی محمد) زکریا قدوسی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

## دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام پنجاب

(۴۹) الجواب صواب عبدالرحیم عفی عنہ رہتکی (۵۰) الجیب مصیب محمد امین لائل پوری۔ (۵۱) احقر محمد ابراہیم ہوشیار پوری (۵۲) الجواب صحیح محمد عبدالعزیز فرید پوری (۵۳) الجواب صحیح محمد شریف پنجابی عفا اللہ عنہ (۵۴) الجواب لاشک فیہ محمد نور بخش عفا عنہ نسر یدپوری (۵۵) الجواب محمد جان ملتانی بقلم خود (۵۶) الجواب صحیح بندہ نورالحسن غفرلہٗ فیروز پوری۔

## دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام شہر پشاور

(۵۷) الجیب مصیب سیف محمد عفی عنہ پشاوری (۵۸) الحق حق بالاتباع محمد نبیہ پشاوری غفرلہٗ (۵۹) الجواب صحیح محمد عطاء اللہ عفا عنہ، مولاہ پشاوری (۶۰) اصاب من اجاب محمد حسین پشاوری عفی عنہ (۶۱) الجواب حق والحق احق ان یتبع عبدالعزیز پشاوری (۶۲) الجواب صحیح احقر محمد عطاء اکبر پشاوری (۶۳) الجیب مصیب فقیر مقصر شاکاکاخیل۔

## دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام کشمیر

(۶۴) الجواب حق عبدالغفار کشمیری (۶۵) الجواب بالصواب ولقد اصاب الجیب سید عبداللہ شاہ کشمیری (۶۶) الجواب الصواب عبدالصمد بدخشانی (۶۷) الجواب حق بندہ محمد غفرلہٗ چینی۔

## دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام صوبہ سرحد

(۶۸) الجواب صحیح صالح محمد ڈیروی (۶۹) الجواب صحیح عطا محمد ڈیرہ غازی خاں (۷۰) الجواب حق محمد اسحٰق ہزاروی بقلم خود (۷۱) الجیب مصیب عبدالخالق ہزاروی (۷۲) الجیب مصیب نور محمد کامل پوری بقلم خود (۷۳) الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب احقر عبدالرزاق کامل پوری عفی عنہ (۷۴) اصاب من اجاب بندہ غلام حبیب کاملپوری بقلم خود (۷۵) الجواب صحیح محمد امین کیمل پوری

## دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام بلخ وبخارا ترکستان

(۷۶) الجواب صحیح احقر العباد عبد السلام بلخی (۷۷) عبد الغنی بلخی (۷۸) الجواب صحیح عبد الحمید بخاری (۷۹) الجواب صحیح عبد الرحمٰن بخاری (۸۰) الجواب صحیح نعمت اللہ بخاری (۸۱) الجواب صحیح محمدی بخاری (۸۲) نور علی بخاری غفرلہٗ الولی (۸۳) محمود حسن بخاری بقلم خود (۸۴) الجواب الصحیح محمد فاضل ترکستانی (۸۵) الجواب الصحیح عبد اللہ ترکی (۸۶) الجواب الصحیح محمد امین ترکستانی

## دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام سندھ

(۸۷) قد اصاب من اجاب عبد المجید سندھی (۸۸) ماحققہ ... المحقق فہو احق بالقبول والتسلیم محمد موسیٰ سندھی عفی عنہ (۸۹) ہذا ہو الحق والحق ان یعض بالنواجذ. عبد العزیز سندھی۔

## دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام دار العلوم دیوبند

(۹۰) جواب مذکور صحیح ہے. بلاشبہ اشعار واقوال مندرجہ سوال ناجائز معانی اور بعض عقائد کفریہ کو مشتمل ہیں اور بعض میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین ہے جو فسق جلی اور وبال عظیم ہے. لیکن کفر سے بچانے کے لئے تاویل ہوسکتی ہے. ایسے اشعار واقوال کا کہنے والا اور پڑھنے والا بلاشبہ فاسق اور سخت گنہگار ہے اور اندیشہ کفر کا ہے. واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

کتبہ احقر محمد شفیع غفرلہٗ خادم دار الافتا دار العلوم دیوبند. ۲۰ صفر ۱۳۵۱ھ مہر

دار الافتا مدرسہ دار العلوم دیوبند

(۹۱) الجواب صحیح محمد رسول خاں عفی عنہ مدرس دار العلوم دیوبند

(۹۲) الجواب صواب ظہور احمد غفرلہٗ مدرس دار العلوم دیوبند (۹۳) اصاب من اجاب السید صبغۃ اللہ الحسنی البختیاری الحیدر آبادی غفرلہٗ (۹۴) الجواب صواب احقر محمد حشمت اللہ عفا اللہ عنہ وکفاہ ومولاہ لوا کھالی (۹۵) اجاب المجیب محمد مرات اللہ غفرلہٗ (۹۶) الجواب صحیح والمجیب نجیح نقمہ ابو بکر محمد عبد العلیم النصیر آبادی غفرلہٗ ولمن لہٗ علیہ حق (۹۷) اصاب فی ما اجاب احقر نور محمد عفی عنہ جھنگوی (۹۸) الجواب صحیح احمد حسن غفرلہٗ شیر کوٹی (۹۹) الجواب حق صدیق الرحمٰن

عفی عنہ (۱۰۰) الجواب حق احقر محمد فاضل عثمانی عفاء اللہ عنہ (۱۰۱) الجواب صحیح بندہ عبد الحق (۱۰۲) الجواب صحیح محمد مقبول حسین پانبولی (۱۰۳) من اجاب فقد اجاد محمد نعمت اللہ غفرلہ غازیپوری (۱۰۴) محمد عبد الغفار جلال پور دھنی (۱۰۵) اصاب من اجاب ثناء اللہ چاند پوری۔

## دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام شہر دہلی

(۱۰۶) الجواب صحیح محمد رفیع عفی عنہ از مدرسہ مولانا عبد الرب صاحب دہلی (۱۰۷) الجواب صحیح محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ مولانا عبد الرب صاحب دہلی (۱۰۸) الجواب صحیح محبوب علی غفرلہ (۱۰۹) الجواب صحیح عزیز احمد عفی عنہ (۱۱۰) الجواب صحیح عبد الوہاب بقلم خود (۱۱۱) عزیز الرحمن (۱۱۲) الجواب صحیح عبد التواب غفرلہ رائے بریلوی (۱۱۳) الجواب صحیح رفیق احمد عفی عنہ (۱۱۴) عبید اللہ باجوری (۱۱۵) محمد عمر خاں (۱۱۶) عبد الرحمن باجوری (۱۱۷) فاضل الرحمن (۱۱۸) محمد امین بقلم خود (۱۱۹) عبد الحکیم (۱۲۰) محی الدین (۱۲۱) محمد اکبر (۱۲۲) عبد الغفور بقلم خود (۱۲۳) میر احمد خاں (۱۲۴) محمد ایوب (۱۲۵) قلندر (۱۲۶) محمد آدم آبادی (۱۲۷) جوابش صحیح ودلیلش قوی خلافش نباشد بجز کجروی نور احمد بقلم خود (۱۲۸) عبد الخالق غفرلہ (۱۲۹) سعید الحق عفی عنہ (۱۳۰) قمر الدین بقلم خود (۱۳۱) محمد عبید اللہ بقلم خود (۱۳۲) اللہ دیا (۱۳۳) غلام یسین (۱۳۴) روشن الدین (۱۳۵) محمد صادق (۱۳۶) غلام رسول (۱۳۷) عبد الحق (۱۳۸) محمد موسیٰ عفی عنہ (۱۳۹) محمد حیدر (۱۴۰) محمد یونس بقلم خود (۱۴۱) الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (۱۴۲) الجواب صحیح انظار حسین عفی عنہ (۱۴۳) الجواب صحیح سکندر دین عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی (۱۴۴) الجواب صحیح حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی (۱۴۵) الجواب صحیح نور الحسن عفی عنہ (۱۴۶) الجواب صحیح محمد میاں مدرسہ حسین بخش دہلی (۱۴۷) الجواب صحیح شفاعت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی (۱۴۸) احمد حسین عفی عنہ (۱۴۹) الجواب صحیح سید اسحاق عفی عنہ (۱۵۰) مقبول احمد (۱۵۱) الجواب صحیح محمد عبد العزیز غفر اللہ لہ (۱۵۲) الجواب صحیح سعید احمد (۱۵۳) شرف الدین (۱۵۴) الجواب صحیح محمد ہاشم عفی عنہ (۱۵۵) الجواب صحیح۔ محمد فصیح الدین (۱۵۶) محمد یسین (۱۵۷) عبد الجبار

## دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام شہر لکھنؤ وفیض آباد

(۱۵۸) الجواب صحیح حسن احمد لکھنوی (۱۵۹) الجواب صحیح محبوب الحسن لکھنوی (۱۶۰) جواب صحیح عبدالعلیم بارہ بنکی (۱۶۱) اصاب من اجاب عبدالعزیز فیض آبادی (۱۶۲) المجیب شبیر احمد فیض آبادی

## دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام گورکھپور وبستی واعظم گڈھ

(۱۶۳) صح جواب واللہ اعلم بالصواب عبدالحنان گورکھپوری (۱۶۴) الجواب صحیح فاروق احمد بستوی (۱۶۵) الجواب واللہ الموفق للصواب عبارات مندرجہ استفتاء کا بعض حصہ منجرالی الکفر اور بعض منجرالی الشرک ہے توبہ نہ کرے تو بوجہ ارتداد واجب تعزیر ہے کیونکہ قائل ان الفاظ کا کافر ومشرک ہے. فقط خلیل احمد البستوی تجاوز ربہ عن ذنبہ الخفی والجلی (۱۶۶) الجواب صحیح بشیر احمد اعظم گڈھی (۱۶۷) الجواب صحیح قاضی محمد سلیمان اعظم گڈھی (۱۶۸) لقد اصاب من اجاب العبد افتخار الحق اعظمی غفرلہ (۱۶۹) جواب صحیح ہے احمد علی اعظمی (۱۷۰) ولقد اصاب من اجاب محمد اختر اعظمی عفا اللہ عنہ (۱۷۱) جواب بالکل صحیح اور قابل اتباع ہے. محمد محسن غفرلہ البستوی (۱۷۲) الجواب حق عبدالباری اعظم گڈھی (۱۷۳) بندہ حبیب الرحمٰن اعظمی مئو (۱۷۴) صدر ریاست ٹونک کی عدالت عالیہ کی جانب سے جو جواب دیا گیا ہے وہ راست بلے کم وکاست ہے غرضکہ بعض امور مندرجہ سوال کی وجہ سے ایسے قائلین کافر وبعض کی وجہ سے بتاویل فاسق وفاجر ہوگئے. خلاصہ یہ کہ کفر دامنگیر رہا تجدید ایمان ونکاح فرض ہے (مولانا) عبدالغنی خادم مدرسہ روضۃ العلوم پھولپور وبیت العلوم سرائے میر اعظم گڈھ. مورخہ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ (۱۷۵) الجواب صحیح محمد ایوب اعظمی مدرس مدرسہ روضۃ العلوم پھولپور اعظم گڈھ (۱۷۶) جوابات مذکورۃ الصدر بالکل صحیح اور مطابق شرع شریف ہیں اس میں شک کرنے والا یا ضعیف الایمان یا فاسق یا کافر ہے (مولانا) محمد سعید عفی عنہ (۱۷۷) مولانا عبدالقیوم غفرلہ (۱۷۸) (مولانا) منظور احمد غفرلہ (۱۷۹) (مولانا) ضمیر احمد کوہنڈوی خادم مدرسہ بیت العلوم (۱۸۰) (مولانا) ابوالبشر عفا عنہ (۱۸۱) (مولانا) محمد رفیق عفی عنہ (۱۸۲) (مولانا) ابو محمد عفی عنہ (۱۸۳) (مولانا) محمد یوسف عفی عنہ (۱۸۴) دین محمد عفی عنہ

خادمان مدرسہ بیت العلوم اعظم گڈھ سرائے میر (۱۸۵) محمد فاروق کھریوان (۱۸۶) اصاب من اجاب نجم الدین الاصلاحی (۱۸۷) الجواب صحیح محمد نصیر الدین عفی عنہ (۱۸۸) الجواب صحیح الٰہی بخش عفی عنہ (۱۸۹) للہ درس المفتی قد اتی بما یکفی ویشفی محمد ابراہیم عفی عنہ ہیڈ مولوی شن ہائی اسکول اعظم گڈھ (۱۹۰) اس امر میں شک نہیں کہ عبارات مذکورہ فی السوال لکھنا اور اس کو شائع کرنا ضلالت ہے اور ان عبارات کا مصنف بد دین ہے۔ کتبہ عبد الوحید مدرس مدرسہ دار العلوم مئو ضلع اعظم گڈھ (۱۹۱) بعض اشعار مذکورہ فی السوال میں گو تاویل ممکن ہے مگر باوجود اس کے قرآن وحدیث میں اس کی ممانعت ہے لہٰذا نغمۃ الروح کے مصنف وغیرہ کو توبہ لازم ہے۔ العبد محمد اسلام الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ دار العلوم مئو (۱۹۲) یقیناً ایسا کلام جس میں شائبہ کفر کا ہو مذموم ہے اور ایسے قائلین کو بہت جلد توبہ کرنی چاہئے۔ بندہ محمد یعقوب اعظمی عفا عنہ مدرسہ دار العلوم مئو (۱۹۳) بعض عبارات مذکورہ موہم الی الکفر ہیں اور بعض صریح کفر پر دال ہیں لہٰذا ان عبارات کے قائل اور ان پر اعتقاد رکھنے والے کو تجدید ایمان و نکاح ضروری اور لازمی ہے۔ محمد ثناء اللہ اعظمی غفرلہٗ مدرسہ دار العلوم مئو۔ (۱۹۴) بلا شبہ اس کلام کے کہنے والے اور اس کے متبعین کو توبہ لازمی ولابدی ہے محمد نذیر اعظمی غفرلہٗ مدرسہ دار العلوم (۱۹۵) جوابات مندرجہ بالا صحیح ہیں فقط شہاب الدین عفی عنہ پورلوی مدرسہ دار العلوم (۱۹۶) بے شبہ عبارات منقولہ فی السوال موہم کفر یا مشتمل بر اہانت صحابہ ہیں اُن کے خلاف شرع اور خبیث و منکر ہونے میں کلام نہیں فللہ در المجیب حیث باح بالحق وصرح عن المحض واللہ علیم حبیب الرحمٰن الاعظمی مدرس مفتاح العلوم مئو اعظم گڈھ (۱۹۷) ان عبارتوں کے موہم کفر اور خلاف شریعت ہونے میں کوئی اشتباہ نہیں ہے۔ عبد اللطیف نعمانی مدرس مفتاح العلوم مئو ضلع اعظم گڈھ (۱۹۸) جو عبارتیں سوال میں نقل کی گئیں ہیں ان میں سے بعض کفر و بعض موہم کفر و موجب اہانت ہونے میں کلام نہیں فقط۔ محمد ایوب اعظمی ناظم مدرسہ مفتاح العلوم مئو (۱۹۹) الجواب صحیح محمد بشیر اللہ الاعظمی خادم مدرسہ مفتاح العلوم (۲۰۰) الجواب صحیح محمد یحییٰ الاعظمی مدرس مفتاح العلوم مئو اعظم گڈھ (۲۰۱) الجواب صحیح محمد رفیع عفی عنہ خادم مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد شاہی (۲۰۲) الجواب صحیح عبد الجبار عفی عنہ خادم مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد شاہی (۲۰۳) لاریب کہ اشعار مندرجہ سوال و درود وغیرہ بعض کفر صریح اور شرک کو مستلزم ہیں

اور بعض موہم کفر و ضلالت ہیں قائل کو فوراً توبہ کرنی چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبد اللہ (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ فیض عام مئو اعظم گڑھ (۲۰۴) الجواب صحیح محمد حنیف الاعظمی غفرلہ (۲۰۵) الجواب صحیح عبد السبحان متولی اعظمی مدرس مدرسہ فیض عام (۲۰۶) الجواب صحیح محمد شفیع مدرس مدرسہ فیض عام مئو (۲۰۷) الجواب صحیح احمد عفی عنہ مدرس فیض عام مئو ۱۵ رجب ۵۳ھ (۲۰۸) الجواب صحیح ابوالوفا محمد عظیم اللہ مدرس فیض عام (۲۰۹) الجواب حق محمد اسحاق بستوی (۲۱۰) من اصاب فقد اجاب ابو محمد خاں بستوی مقیم حال مئو مدرسہ فیض عام مئو اعظم گڑھ (۲۱۱) الجواب صحیح محمد اسد اللہ مئوی اعظمی مدرسہ فیض عام مئو اعظم گڑھ (۲۱۲) الجواب صحیح محمد مصطفےٰ مدرسہ فیض عام (۲۱۳) اصاب من اجاب عبد الرحمٰن غفرلہ المنان (۲۱۴) الجواب صحیح محمد سرور الحق مظفر پوری (۲۱۵) الجواب صحیح محمد احمد مئو (۲۱۶) المجیب مصیب عبد الحق صانہ اللہ عن شر ما خلق صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ اعظم گڑھ (۲۱۷) الجواب صحیح ابوالحسن ٹانڈہ ضلع فیض آباد (۲۱۸) الجواب صحیح محمد معروف اعظم گڈھی (۲۱۹) الجواب صحیح شیخ علی حسن اعظم گڈھی (۲۲۰) الجواب صحیح محمد ابراہیم خاں اعظم گڑھی (۲۲۱) جواب صحیح ہے

## دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام صوبہ بہار

(۲۲۲) ہذا الجواب صحیح محمد زاہد حسین بہاری (۲۲۳) احقر محمد ادریس بہاری (۲۲۴) الجواب صواب احقر محمود حسن غفرلہ بہاری (۲۲۵) الجواب ہو الحق بندہ محمد مونگیری بہاری بقلم خود (۲۲۶) الجواب صحیح محمد عبد الحق بلیاوی۔

## دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام سلہٹ و ڈھاکہ

(۲۲۷) الجواب صحیح عبد الواحد سلہٹی (۲۲۸) اصاب من اجاب مظفر حسین سلہٹی (۲۲۹) الجواب الصحیح عبد الحئی ڈھاکوی (۲۳۰) الجواب صحیح مطلوب حسین ڈھاکوی غفرلہ (۲۳۱) الجواب صحیح محمد عبد الرحمٰن ڈھاکوی (۲۳۲) ہذا الجواب صحیح محمد نعیم الدین ڈھاکوی (۲۳۳) الجواب صواب اعظم علی ڈھاکوی (۲۳۴) الجواب حق احقر مصباح الدین غفرلہ ڈھاکوی (۲۳۵) الجواب الصواب احقر ضیاء الحق ڈھاکوی (۲۳۶) ہذا الجواب صحیح محمد قدرت اللہ آسامی (۲۳۷) الجواب صحیح محمد صدیق الرحمٰن عفی عنہ

م عبدالرحمٰن غفرلہ المنان مدرس مدرسہ فیض عام

(۲۳۸) الجواب الصحیح نور احمد عفی عنہ

## دستخط علماء کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام گجرات

(۲۳۹) الجواب صحیح بندہ احمد غفرلہٗ مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت ۹ ربیع الاول ۵۲ھ (۲۴۰) الجواب صحیح خاکسار سراج احمد رشیدی کان اللہ لہٗ مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل ضلع سورت ریاست بڑودہ (۲۴۱) الجواب صحیح اسلام الدین غفرلہٗ (۲۴۲) الجواب صحیح محمد ابراہیم ڈابھیلی (۲۴۳) لقد اصاب المجیب بندہ عبدالعزیز عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈابھیل (۲۴۴) اصاب المجیب سید محمد ادریس غفرلہٗ مدرس مدرسہ ڈابھیل (۲۴۵) ہذا الجواب وہو الحق محمد یحییٰ صدیقی مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ۸ ربیع الاول ۵۳ھ (۲۴۶) الجواب صواب العبد بدر عالم عفا اللہ عنہ (۲۴۷) الجواب صحیح احقر حبیب اللہ غفرلہٗ (۲۴۸) المجیب مصیب عبدالجبار عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈابھیل (۲۴۹) للہ در المجیب سید احمد رضا عفا اللہ عنہ ناظم مجلس علمی و مدرس مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (۲۵۰) اگرچہ مراد کسی درجہ تاویل سے درست بھی کی جائے مگر ایہام باطل ضرور ہے جو کہ ظاہری طور سے سبب ضلالت ہو کر ناجائز شرعاً قرار دیجائیگی احتراز واجب ہے واللہ اعلم بندہ عبدالقدیر غفر اللہ لہٗ مدرس مدرسہ اسلامیہ ڈابھیل (۲۵۱) الجواب صواب بلا ارتیاب محمد یامین کان اللہ لہٗ ولوالدیہ مدرس مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (۲۵۲) اگر تاویل کی گنجائش نہ ہو تو اشعار دعائیہ موہم کفر ہیں۔ قائل کا اگر واقعی یہ عقیدہ ہے تو پھر کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ مستقلاً کسی مسلمان پر درود پڑھنا سلف صالحین کے مرضیہ کے خلاف ہے۔ محمد ناظم ندوی استاذ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (۲۵۳) الجواب صحیح ولقد اصاب المجیب قاضی غلام حسین عفی عنہ (۲۵۴) الجواب مستقیم احقر عبدالجبار عفی عنہ (۲۵۵) الجواب صحیح احقر مفیض الدین احمد غفرلہٗ (۲۵۶) الجواب بالصواب چونکہ مبتدعین نے جو اشعار تضمین کئے ہیں اس میں صراحۃً کفر ٹپکتا ہے اور تاویل اس جگہ کی جاتی ہے کہ جس جگہ شاعر کے اعتقاد قبیحہ کا اظہار نہ ہو لہٰذا میں نے بوقت طلب استفسار اشعار موصوفہ کا بحوالہ کتب مندرجہ مذکورہ بالا کے مطالعہ کیا جوابوں کو صحیح پایا لہٰذا کفر میں شک نہیں اور جب ظاہر میں شک نہیں تو باطن میں بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا چونکہ جو خزانہ قبیح ان کے جمع سے

وہی باہر نکالتے ہیں لہذا مسلمانوں کو ان کی لغویات سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اللہ تعالےٰ جملہ مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق فرمائے آمین۔ عبدالغنی عفی عنہ سیوہاروی۔

(۲۵۷) اصاب المجیب بندہ ابراہیم محمد ساتروری (۲۵۸) لقد اصاب من اجاب وامعن النظر غفر اللہ لہ فی وسیع رحمتہ وھو ارحم الراحمین الراقم المقر بالذنوب غلام محمد کیملپوری المتکن حالاً فی الداہیل (۲۵۹) اصاب المجیب العبد العاصی نذیر احمد (۲۶۰) مندرجہ اشعار کے متعلق علماء کرام کے جو تصریحات درج کئے گئے وہ حق بجانب ہیں بعض اشعار اگرچہ قائل کی نیت پر موقوف ہیں مگر بعض تو یقیناً الفاظ کفر میں داخل ہیں اور ایسے کفریات میں یہ تاویل بھی جائز نہیں کہ میری مراد یہ تھی پھر ایسے کفریات ومحتمل کفر الفاظ عوام میں شائع کرنا ضلوا واضلوا کے مصداق بنکر بدترین جرم کا ارتکاب کرنا ہے مسلمانوں کو ان سے احتراز لازم ہے فقط بندہ محمد حنیف افریقی غفرلہٗ جامعہ حسینیہ راندیر (۲۶۱) کتاب نغمۃ الروح کے وہ اقوال جو نمونۃً درج استفتا ہیں۔ واقعی واما الذین فی قلوبھم زیغ والوں کی طرف سے مسلمانوں کے بے علم طبقہ کی ضلالت وگمراہی کے لئے اس میں کافی مواد جمع کئے گئے ہیں جب نصوص کے متعلق مشائخ بہ تصریح فرما چکے ہیں کہ ان کو اُن کے ظاہری معنوں میں استعمال کرنا چاہئے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ نغمۃ الروح کے الفاظ بعیدہ اور رکیکہ تاویلات کی خاطر معروف عن الظاہر قرار دیئے جائیں خصوصاً جبکہ ظاہری معانی کے لئے قرائن بھی ساتھ موجود ہوں مثلاً احمد رضا خاں کو مخاطب بناکر (نعوذ باللہ) تیری عبدیت سے منہ اُجالا ہوگیا۔

میری حالت آپ پر سب ہے عیاں۔ اور احمد رضا خاں واقعی آپ سے چھپا ہی کیا ہے لہذا مدد کیجئے۔

چونکہ مقام مناجات دعا کا ہے اسلئے مطلب صاف ہے۔ کہ اے وہ معبود احمد رضا خاں کہ تیری بندگی سے مخلوق کے چہرے منور ہو جاتے ہیں۔ اور اے عالم السر والاخفی (واخفی) جو تیری ہمہ گیر غیب دانی سے میری حالت کیا بلکہ کوئی ہستی پوشیدہ نہیں (مدد فرما کیونکہ مقام ہے مناجات کا) اب ان ہر دو اشعار کے مضمون کو تھوڑی دیر کے لئے ذہن میں رکھکر۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد وتعلیم کی طرف غور کیجئے جو اپنے مقدس کلام کی پہلی سورت میں مومنین کی

ہدایت کے لئے ارشاد ہوا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنی یا اللہ خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھی سے مدد و اعانت مانگتے ہیں۔ کیا نغمۃ الروح کا قول و تعلیم۔ خداوند جل علی کے قول و تعلیم سے ٹھیک مقابل و مخالف نہیں؟

اسی طرح۔ تیرا اور سب کا خدا احمد رضا۔ اگر جملہ تامّہ ہو جیسا ظاہر میں نظر آرہا ہے تو پھر اس کے کلمۂ کفر ہونے میں کیا شک ہے؟ اسی طرح دوسری لغویات و خرافات کو قیاس کیجئے۔ باوجود اس کے بھی اس کا قائل اگر تاویلات بعیدہ اور رکیکہ پر تشبث کرتے ہوئے کفر اور ارتداد سے محفوظ رہنے کے لئے استدلال پیش کرتا ہو تو اگرچہ فتویٰ کفر نہیں لگایا جائے گا۔ مگر پھر بھی اس قسم کے موہم کفر الفاظ کی اشاعت و تبلیغ بدترین جرم اور سخت گناہ ہے جس سے قائل کو توبہ لازم ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہئے کہ یہ اور اس قسم کی کتاب نہ پڑھیں اور نہ پاس رکھیں بلکہ جہاں ملے اسے ضائع کر دیں۔ حق تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو جادۂ مستقیم پر قائم رکھے اور ہم سب کو اس پاکیزہ دین اور تعلیم کا پابند بنائے جس کی پابندی سے اللہ کی خوشنودی اور ابدی عیش و آرام نصیب ہوتا ہے اور مصنف نغمۃ الروح اور اس کے ہمخیالوں کو نیک ہدایت دے آمین فقط۔

محمود حسن الاجمیری غفر اللہ لہٗ مفتی و مدرس جامعہ حسینیہ محمدیہ اسلامیہ راندیر سورت (۲۶۲) نعم الجواب محمد ابراہیم غفرلہٗ شیخ الجامعۃ الحسینیہ راندیر۔ ضلع سورت (۲۶۳) الجواب صحیح ظہور الحسن مدرس جامعہ حسینیہ (۲۶۴) الجواب صحیح بندہ سید شرف الدین غفرلہٗ مدرس مدرسہ جامعہ حسینیہ محمدیہ راندیر (۲۶۵) الجواب صحیح احقر محمد حبیب اللہ مدرس جامعہ حسینیہ (۲۶۶) اصاب فی ما اجاب احقر اللہ پالوی غفرلہ الولی جامعہ حسینیہ (۲۶۷) قد اصاب فیما اجاب بندہ سلیمان بن محمد کادلوودری (۲۶۸) الجواب صحیح احقر سلیمان اسمٰعیل پٹیل جامعہ حسینیہ (۲۶۹) من اجاب فقد اصاب بندہ موسیٰ داؤد کوساڑی جامعہ حسینیہ راندیر (۲۷۰) ذٰلک کذلک وانا علی ذٰلک بندہ احمد آدم ثبات دیواوی (۲۷۱) قد اصاب من اجاب اسمٰعیل گورا راندیری جامعہ حسینیہ (۲۷۲) الفاظ منقولہ گو محتمل تاویل ضعیفہ ہوں لیکن چونکہ باعتبار ظاہر موجب کفر اور مثبت ردۃ و مزیل ایمان اور بعض اساءۃ ادب ہیں۔ لہٰذا قائل کو تجدید نکاح اور توبہ و استغفار کا حکم کیا جائے وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح الدر المختار صفحہ ۴۱۴ کتبہ سید عبدالرحیم

غفرلہ لاجپوری امام مسجد کلاں راندیر ۱۸۔ جولائی ۱۹۳۴ء (۲۷۳) اس قسم کے اشعار و عبارات جو موہم کفر و سوء ادب ہوں ان سے اہل اسلام کو پرہیز ضروری ہے۔ خصوصًا اہل علم کو بندہ نور احمد غفرلہٗ جامعہ حسینیہ مدرسہ محمدیہ عربیہ راندیر ضلع سورت (۲۷۴) الجواب صحیح خواجہ احمد بھڑوچی

## دستخط علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام (بنگال)

(۲۷۵) لقد اصاب المجیب محمد شمس الحق عفا اللہ عنہ (۲۷۶) الجواب ھو الصواب احقر شمس الدین کمرلائی غفرلہٗ (۲۷۷) الجواب صحیح احقر تاج الاسلام (۲۷۸) الجواب صواب مرتضی الرحمٰن عثمانی غفرلہٗ (۲۷۹) اصاب من اجاب احقر محمد سلیمان نواکھالوی (۲۸۰) الجواب صحیح احقر محمد سعادت حسین نواکھالوی (۲۸۱) ان کان کذلک فلما قال المجیب محمد عرفا نعلی گچھاڑی عفی عنہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ (۲۸۲) لاشک ان المجیب لقد اصاب بندہ محمد اسمٰعیل اکلیرائی عفا اللہ عنہ (۲۸۳) احتیاط کے لئے قائل کو کافر کہنے میں اگرچہ جلدی نہ (نہیں) کرتا ہوں لیکن ان کا کلام میں (ان کے کلام میں) ایھام الی الکفر ضرور ہے واللہ تعالیٰ اعلم راقم جریم بندہ عبد الرحمٰن عفی عنہ چاٹگامی ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ (۲۸۴) الجواب حق نور محمد احمد عفا اللہ عنہ چاٹگامی السانکا نوی (۲۸۵) الجواب صواب محمد مجیب الحق نواکھالوی (۲۸۶) اصاب المجیب العبد العاصی نذیر احمد (۲۸۷) الجواب الصواب ولقد اصاب المجیب انشاء اللہ تعالیٰ محمد سعید اللہ عفی عنہ نواکھالوی (۲۸۸) الجواب صواب صحیح حق احقر العباد محمد عبد الحکیم نواکھالوی (۲۸۹) الجواب الصواب احقر علی احمد کمرلائی (۲۹۰) الجواب صواب محمد سعید اوی عفی عنہ (۲۹۱) عبد الرحمٰن (۲۹۲) الجواب صواب محمد عبد الغنی نواکھالوی (۲۹۳) الجواب الحق والحق احق ان یتبع محمد دلاور حسن غفرلہٗ کمرلائی (۲۹۴) الجواب صحیح العبد محمد عفا عنہ لمن رباہ (۲۹۵) الجواب صحیح عبد الخالق کمرلائی (۲۹۶) الجواب الحق قمر الزماں سیمین سنگی (۲۹۷) لقد اجاد من اجاب محمد محبت علی باریسال غفرلہٗ (۲۹۸) الذی کتبہ المفتی الاعظم صحیح محمد نواز خاں نواکھالوی عفی عنہ (۲۹۹) الجواب حق فضل الکریم چاٹگامی (۳۰۰)

الجواب صحیح بندہ عبدالکریم کمرلوئی (۳۰۱) الجواب صحیح۔ محمد شجاعت اللہ نواکھالوی (۳۰۲)
الجواب صحیح محمد نادر علی بریسال (۳۰۳) الجواب صحیح۔ فضل الرحمن میمن سنگی (۳۰۴) الجواب صحیح
محمد عبدالحکیم میمن سنگی (۳۰۵) الجواب صحیح۔ محمد سلامت اللہ چاٹگامی (۳۰۶) الجواب صحیح
محمد نورالہدیٰ میمن سنگی (۳۰۷) الجواب صحیح محمد عبدالقدیر عفی عنہ چاٹگامی (۳۰۸) من اجاب
فقد اصاب مظفر احمد نواکھالی (۳۰۹) ہذا الجواب صحیح۔ محمد طفیل احمد چاٹگامی (۳۱۰) الجواب صحیح
محمد سکندر علی نواکھالی (۳۱۱) الجواب صحیح محمد سعید نواکھالوی (۳۱۲) الجواب جواب
محمد نجم الدین میمن سنگی (۳۱۳) الجواب صحیح۔ فضل الرحمن کمرلائی (۳۱۴) الجواب جواب
عبدالباری میمن سنگی (۳۱۵) الجواب صواب محمد عبدالقادر کمرلائی (۳۱۶) محمد کرامت علی
میمن سنگی (۳۱۷) الجواب حق احقر محمد شفیع ارکانی (۳۱۸) الجواب صواب احقر عبدالقادر
ارکانی (۳۱۹) الجواب صواب بندہ محمد عبیداللہ نواکھالوی (۳۲۰) الجواب صواب
عبدالرحیم ارکانی غفرلہٗ (۳۲۱) الجواب صحیح احقر بشیر احمد ارکانی (۳۲۲) الجیب مصیب
بندہ عبدالرحیم غفرلہٗ میمن سنگی (۳۲۴) من اجاب فقد اصاب بندہ صدیق احمد عفی عنہ
چاٹگامی (۳۲۵) من اجاب فقد اصاب بندہ منیر اللہ عفی عنہ۔ ارمانی (۳۲۶) الجواب
صحیح بندہ حبیب الرحمن غفرلہٗ ارکانی (۳۲۷) الجواب صحیح احقر محمد مقبول السبحان غفرلہٗ
ارکانی (۳۲۸) الجواب صحیح عبدالمجید نواکھالوی (۳۲۹) الجواب صواب فیض اللہ عفی عنہٗ از
مدرسہ معین الاسلام ہاٹہزاری (۳۳۰) الجیب مصیب عبدالوہاب عفی عنہ از مدرسہ ہاٹہزاری
(۳۳۱) الجواب صحیح بندہ صدیق احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ ہاٹہزاری (۳۳۲) ولقد تبین الصبح
لذی عینین ولا یختلف اثنان فی صحتہ کتبہ العبد الاحقر محمد یعقوب عفا اللہ عنہ ۸ $\frac{۱۳۵۲}{۳}$ ھ
(۳۳۳) الجواب صحیح احقر عزیز اللہ عفی عنہ نواکھالوی (۳۳۴) الجواب حق احقر اصحاب الدین
عفی عنہ (۳۳۵) الجیب مصیب احقر محمد ولی اللہ عفا اللہ عنہ نواکھالوی (۳۳۶) الجواب صواب
محمد یعقوب عفی عنہ (۳۳۷) الجواب صواب احقر محمد عبدالغنی عفی عنہ (۳۳۸) الجواب حق احقر
محمد مفیض اللہ عفی عنہ نواکھالوی (۳۳۹) الجواب صحیح احقر۔ علی احمد عفی عنہ کمرلوی (۳۴۰)
مضامین بعض اشعار موسوم کفرست احتراز ازاں واجب حررہ احقر محمد مصطفیٰ خاں ارکانی

(۳۴۱) الجواب صحیح خلیل الرحمٰن مدرس مدرسہ معین الاسلام (۳۴۲) الجواب صحیح احقر
محمد ذاکر عفی عنہ (۳۴۳) الجواب صحیح ۔ احقر محمد عبد الغفور غفرلہٗ (۳۴۴) جواب درست ست
فدوی محمد الیاس خاں چاندپوری ۔ ضلع پٹرہ (۳۴۵) الجواب حق فدوی مفیض الرحمٰن غفرلہٗ
(۳۴۶) جواب باصواب ست ۔ محمد ابراہیم غفرلہٗ مدرس مدرسہ ہاٹہزاری (۳۴۷) الجواب صواب
نذیر احمد غفرلہٗ (۳۴۸) رایت الجواب فنعم الجواب اجاب المجیب کما فی الکتاب احقر مفیض الحق
عفی عنہ لوا کھالوی (۳۴۹) الجواب اقرب الی الصواب والبعد عن الارتیاب فللّٰہِ در المجیب
احقر العباد نور احمد عفی عنہ از مدرسہ نصیر الاسلام ناظرہاٹ چاٹگام (۳۵۰) الجواب حق ۔
بندہ مفیض الرحمٰن ممین سنگی (۳۵۱) الجواب صحیح طفیل احمد عفی عنہ (۳۵۲) الجواب حق فدوی
عبد الحمید بریسالی (۳۵۳) الجواب حق بندہ محمد اسحٰق عفا اللہ عنہ (۳۵۴) الجواب حق بندہ
محمد برہان الدین عفا اللہ عنہ لوا کھالوی (۳۵۵) اصاب فیما اجاب بندہ عبد الکریم عفی عنہ
لوا کھالوی (۳۵۶) الجواب حق والحق ان یتبع ۔ بندہ سراج الحق عفا اللہ عنہ (۳۵۷) الجواب
صحیح احقر محمد امین اللہ عفی عنہ از مدرسہ معین الاسلام ہاٹ ہزاری ضلع چاٹگام (۳۵۸)
الجواب صحیح بندہ سلطان احمد عفی عنہ (۳۵۹) الجواب صحیح محمد الطاف علی کمرلائی ۔
(۳۶۰) الجواب الصحیح ۔ محمد یحییٰ چاٹگامی (۳۶۱) الجواب حق ۔ مفضل احمد عفی عنہ (۳۶۲) اصاب
من اجاب محمد مصطفےٰ (۳۶۳) اصاب فیما اجاب ولا قیل فیما ال والحق من یتبع محمد امداد اللہ
عفی عنہ (۳۶۴) جواب صواب ست ۔ زین العابدین ارکانی (۳۶۵) المجیب مصیب اخقر
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ (۳۶۶) الجواب حق والحق احق ان یتبع ۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ
(۳۶۷) الجواب صحیح اخقر عبد الجلیل عفی عنہ (۳۶۸) الجواب صحیح لا اعتراض علیہ ۔ محمد عبد الرحیم
ممین سنگی (۳۶۹) الجواب صحیح ۔ عبد الحمید عفا اللہ عنہ

## دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام صوبہ برما

(۳۷۰) علاوہ بریں ان کے عقائد فاسدات اکثر ایسے ہیں جن کے معتقدوں سے ایمان
کوسوں دور بھاگتا ہے ۔ مثلاً احمد رضا خاں صاحب بریلوی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ کی شان و تعریف میں لکھتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| بنا لیتا ہے سلطاں آپ سا جس پر عنایت ہو | خدا سے کم نہیں عز و جلال اُس دیں کے سلطاں کا |
| میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب | یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا |

شعر اول میں حضرت شیخ کا عز و جلال خدا سے کم نہ ہونا اس دلیل سے ظاہر کیا گیا ہے کہ بادشاہ کی عنایت جس پر ہوتی ہے اس کو بادشاہ مثل اپنے بنا لیتا ہے لیکن اول تو دنیاوی بادشاہوں کے متعلق بھی یہ کلمہ صحیح نہیں ہے۔ بادشاہوں کی عنائتیں اپنے مقربوں پر ضرور ہوتی ہیں۔ مگر اپنی برابر وہ کسی کو بادشاہ نہیں بناتے۔ اور علم کلام و عقائد کی رو سے تو یہ امر قطعاً محقق ہو چکا ہے کہ ذات باری تعالیٰ اس قادر مطلق کے احاطۂ قدرت سے باہر ہیں اور اسی لئے خداوند تعالیٰ کو اپنے مثل ایجاد پر قادر نہیں مانا جاتا۔ لہذا یہ دلیل لغو قرار دئے جانے کے بعد یہ مضمون رہ جاتا ہے کہ العیاذ باللہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ خداوند تعالیٰ کے ہمسر اور مثل ہیں۔ اور یہ صریحاً شرک ہے اور اس صورت میں شعر کا بنانیوالا یقیناً مشرک اور خارج از اسلام سمجھے جانے کے قابل ہے۔

شعر دوم۔ میں لفظ مالک خدا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس صورت میں شعر کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہوا کہ حضرت شیخ محبوب الٰہی ہیں اور محبوب و محب میں کوئی فرق نہیں ہوتا لہذا حضرت شیخ بھی عیاذاً باللہ خدا ہوئے۔ اور میں تو خواہ کچھ ہی ہوں ان کو خدا ہی کہوں گا۔ اس اصرار علی الشرک کی وجہ سے بھی خان بریلوی اسی فتوے کے مستوجب ہیں جو شعر اول کے متعلق دیا جا چکا ہے اور کسی تاویل سے یہ حکم بدل نہیں سکتا اس لئے کہ الفاظ بالکل صاف ہیں۔ کوئی تاویل کرنا بھی چاہے تو کیا کر سکتا ہے۔ فقط۔
مفضل الرحمن غفرلہٗ (۱، ۳) الجواب صحیح عبد المجید غفرلہٗ (۲، ۳) الجواب صواب محمد یعقوب غفرلہ (۳، ۳) الجواب صحیح ظفر احمد عفا عنہ ناظم راندیر ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ (۴، ۳) الجواب صحیح۔ آل احمد غفرلہٗ (۵، ۳) کذٰلک الجواب ابراہیم غفرلہٗ (۶، ۳) الجواب صحیح۔ عبد الخالق عفی عنہ (۷، ۳) جواب مذکورہ بالا عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک کا نہایت صحیح ہے اسکے علاوہ خانصاحب بریلوی کا مذہب بھی اہلسنت والجماعت سے علیحدہ

ہے جس کی پابندی کے لئے وصیت فرماتے ہیں۔ وصایا شریف صہ ۱۰ ملاحظہ ہو۔ رضا حسین اور حسنین اور تم سب محبت واتفاق سے ہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اللہ توفیق دے۔ یہ ہے رضاخانیت کی حقیقت۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رضاخانیوں کے مکروفریب سے بچاوے اور راہ مستقیم پر چلاوے۔ آمین۔ کتبہ نذیر احمد عفی عنہ چاٹگامی۔

(۳۷۸) الجواب صحیح۔ محمد احمد غفرلہٗ منیجر مدرسہ مظہر الاسلام کمائیٹ (۳۷۹) الجواب صحیح محمد رحمت اللہ عفی عنہ مبلغ جمعیۃ العلماء صوبہ برما ۹ راگست ۱۹۳۴ء (۳۸۰) واقعی ان قائلین کا کفر وارتداد اور ان کی بے ایمانی اظہر من الشمس ہے۔ محمد بشیر اللہ رنگونی (۳۸۱) المجیب مصیب نور احمد رنگونی (۳۸۲) جواب بالکل صحیح اور قابل اتباع ہے بندہ سید حسین رنگونی (۳۸۳) جواب صواب ہے۔ محمد صالح عفی عنہ مبلغ اسلام جمعیۃ العلماء برہما (۳۸۴) الجواب حق شبیر احمد دیوبندی (۳۸۵) الجواب صحیح۔ محمد مظفر غفرلہٗ (۳۸۶) الجواب حق احقر الزمان محمد احمد الرحمٰن غفرلہٗ اللہ السبحان بمورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء (۳۸۷) الجواب صواب راقم آثم محمد ابراہیم عفی عنہ (۳۸۸) المجیب مصیب نمقہ احقر اختر الزماں عفی عنہ ۱۱ ۹/۳۴ء (۳۸۹) لاعوج فیہ فدوی محمد روح الامین عفی عنہ

## باسمہ تعالیٰ حامداً ومصلیاً ومسلماً

(۳۹۰) فاضل بریلوی احمد رضا خانصاحب بریلوی معلم اول فرقہ رضاخانی کا کفر وارتداد اور خارج اسلام ہونا اور جس قدر بھی مرتد کے احکام ہیں ان کا ان پر اور ان کی اولاد پر جاری ہونا۔ اور یہی نہیں بلکہ ان کے عقاید باطلہ پر اطلاع پاکر ان کو کافر مرتد جہنمی خارج از اسلام نہ کہنے والا ان کے کفر وارتداد اور جہنمی ہونے میں شک تردد احتیاط کرنے والا بھی کافر اور مرتد ہے غرض تمام اور پورا کمل طائفہ رضاخانی مع معلم اول اسلام سے خارج اور مرتد ہے اور یہ جو کچھ بھی ہے کسی اور کے فتوے نہیں خود معلم اول امام الطائفہ کے ارشاد عالی ہیں دوسرے لوگ تو صرف ظاہر کرنے والے ہیں۔ جملہ امور مذکورہ قطعی اور یقینی ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے

بندہ نے سالہا سال ہوئے کہ اس مضمون کو خانصاحب کی زندگی ہی میں بذریعہ رجسٹری مطلع کیا رد التکفیر علی الفحاش الشنظیر اور کوکب الیمانی علی اولاد الزوانی. اور کوکب الیمانیں علی الجہلان و خراطین رسائل و اشتہارات لکھکر خدمت میں بھیجے مگر تقدیر کا لکھا ہوا ازلی کفر کیسے اُٹھ سکتا. نہ تو یہی کہا کہ توہین سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ و آلہ و اصحابہ وبارک وسلم کفر نہیں. کیونکہ اگر یہ کہتے تو بھی کافر اور مرتد ہی ہوتے. اور نہ یہی کہا کہ مولانا اسمٰعیل شہید مظلوم اہل بدعتہ نے سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کی توہین نہیں کی. کیونکہ الکوکب الشہابیہ صفہ ۳۱ پر تحریر فرما چکے ہیں.

مسلمانو! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ ہوئی یا مطلع ہوکر ان سے انہیں ایذا نہ پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ انہیں اطلاع ہوئی واللہ واللہ انہیں ایذا پہنچی. واللہ واللہ جو انہیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار قہار کی لعنت اسکے لئے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت اور صـ۳۳ پر ہے اور انصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں ۱۲ تفصیل منظور ہو تو ملاحظہ ہو. شکوہ اتحاد ۳ صفہ ۳۲ تا ۴۳

اور جب توہین کا الزام اس زور و شور سے لگایا تھا تو چاہیے تھا کہ مولانا مرحوم کی تکفیر کرتے ان کو مرتد اور کافر کہتے مگر یہ بھی نہ کیا بلکہ ان کو خود بھی مسلمان کہا اور دوسروں کو بھی یہی حکم دیا کہ انہیں مسلمان سمجھو اسی پر فتوے ہو اسی پر فتویٰ ہے اس میں درستی اور سلامتی استقامت ہے ملاحظہ ہو تمہید ایمان صفہ ۴۳ اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) اسکے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے اور حکم اسلام کے لئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلی اور تمہید صـ۴۲ پر ہے. علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وہو الجواب و بہ یفتی و علیہ الفتوے وہو المذہب و علیہ الاعتماد و فیہ السلامتہ و فیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتوے ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ۱۲. اور کوکبہ الشہابیہ صفہ ۶۲ تمہید صفہ ۴۲ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کف لسان (یعنی زبان

روکنا، ماخوذ و مختار و مناسب ۱۲۔ تو حاصل یہی ہوا کہ خانصاحب اب خود ہی اپنے اقرار سے کافر اور مرتد ہو گئے۔ خانصاحب کے نزدیک توہین سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی قطعی اور یقینی جن پر قسمیں کھاتے ہیں اب توہین کرنے والے کو کافر اور مرتد کہنا ضروری تھا مگر ان کو مسلمان کہا سو جس سے خود ہی اپنے فتوے سے کافر اور مرتد ہوئے اور جو انہیں کافر اور مرتد نہ سمجھے وہ بھی انہی کے فتوے سے کافر اور مرتد ہے تو تمام طائفہ رضاخانی اپنے معلم اول اور امام الطائفہ کے فتوے سے کافر اور مرتد ہو گیا اس کا جواب نہ خانصاحب دے سکے نہ خدا چاہے قیامت تک کوئی اور دے سکتا ہے۔ وجوہ کفر بہت ہیں اگر کسی نے کسی کا جواب بھی دیا ہے یا اب دے تو مجھے بھی مطلع فرمائیں۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق

بندہ۔ محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ مدرس اول مدرسہ امدادیہ مرادآباد ۱۳۴۲ھ

---

# نظم

(ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو)

کسگر حشمت علی رضاخانی پیلی بھیتوی محلہ بھورے خاں کی رضاخانیت و کفریت تمام عالم میں ہویدا ہو گئی

جس طرف دیکھا اُدھر رسوا ہوا تو اے بھوروی
یاد ہے امروہہ۔ سنبھل۔ اور مئو کا واقعہ
بمبئی۔ نوساری۔ سورت اور اوجھاری میں تجھے
کچھوچھہ۔ اور بہرائچ میں جب بہ اسلام میں
کانپور میں ہاتھ سے عبد الرحیم نیک کے
مانڈلے سے رات کو بھاگا جو ہو کر رو سیاہ
یاد ہے رنگون کا وارنٹ کیا تجھکو نہیں
دے کے تھانے میں ضمانت رات کو ہو کر رہا

راز پنہاں جب ترا سب پر کھلا اے بھوروی
خوار رسوا اور پریشاں جب ہوا اے بھوروی
شرم سے ان ذلتوں کو مت چھپا اے بھوروی
ہاں شکست فاش کا کھانا ترا اے بھوروی
سر پہ جوتا جب پڑا سیدھا ہوا اے بھوروی
آبرو ہر جا پہ کھوتا تو رہا اے بھوروی
جب گرفتار بلا ہو کر چلا اے بھوروی
بن کے مجرم خون سے تھرا گیا اے بھوروی

اور عدالت نے تجھے مجرم بنا کر جرم میں
منہ پہ دی مہر سکوت اسدم لگا اے بھوروی

نیک چلنی پر عدالت نے ضمانت کی طلب
قید سے تو دے کے ضامن بچگیا اے بھوروی

سب سوقانش کی بہن رو رو کے کہتی ہی یہی
آئے گر رنگون میں ماروں پہنا[1] اے بھوروی

جب جگن پوری نے کوشش کی تری اسرار پر
بھید تیرے کفر کا سب پر کھلا اے بھوروی

کفر کا فتویٰ دیا تجھپر ہر اک دین دار نے
بیٹھکر کاشی میں اب مالا ہلا اے بھوروی

دیکھکر تیرے عقائد تیرے ساتھی کہتے ہیں
لعنتی کذاب مرتد ہوگیا اے بھوروی

کرکے تو اشنان جمنا اور جنیوا پہنکر
رام کے مندر میں ہاں گھنٹا بجا لے اے بھوروی

جام کوثر چھوڑکر تو آب گنگا نوش کر
رام لیلا مست ہوکر دیکھنا اے بھوروی

غیرت دین نبیؐ کی تجھ میں لو باقی نہیں
چھوڑ کر کعبہ گیا کو تو چلا اے بھوروی

الفت خیر الوریٰ کا نام لینا ہے فضول
جب کنھیا سے لگا رشتہ ترا اے بھوروی

گنبد خضرا کو دیکھے یہ تری قسمت کہاں
دیکھ شیوالا بنارس کا سدا اے بھوروی

پیشوا ابلیس ترا اور تو ہے با[illegible]کا
ہے تری ہنومان گڑھ پوجا کی جا اے بھوروی

حضرت شائق کی شائع نظم جس دم ہوگئی
دیکھ کر منہ ترا کالا ہوگیا اے بھوروی

کتبہٗ احقر
عبدالرحیم خاں شائق بانکے چوری۔ ضلع بستی
(۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء یکشنبہ)

[1] پہنا یعنی جوتی

ضمیمہ

# تازیانہ عبرت و رجوع الی الحق

## خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کا اظہار تاسف علماء دیوبند کو کافر کہنا شرعاً ناجائز ہے

الحمد للہ نحمدہ ونستغفرہ ونتوب الیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا وحبیبنا وشفیعنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین ط اما بعد :۔ چند روز پیشتر ایک اشتہار بعنوان "بمبئی کے مقتدر و مشاہیر علماء کرام اہلسنت دامت برکاتہم کا متفق علیہ فرمان واجب الاذعان" مسلمانان اہلسنت بھوساری محلہ بمبئی نمبر ۳ کی جانب سے شائع ہوا تھا۔ اسی اعلان پر دستخط کنندگان میں سے ایک (احقر العباد غلام محمد خطیب) بھی تھا لہٰذا میں اس مضمون کے ذریعہ جمیع مسلمانان بمبئی کی خدمت میں بحضور قلب وبصدق لسان اعلان کرتا ہوں کہ فرمان موصوف پر دستخط کرنے سے پیشتر میں نے ان تصانیف میں سے جن کا حوالہ اشتہار مذکور میں دیا گیا ہے کسی ایک کا بھی مطالعہ نہیں کیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ان کے اسماء سے بھی ناواقف تھا۔ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ یا اعلیٰ سے اعلیٰ تصنیف پر رائے بغیر دیکھے بغیر پڑھے بے سمجھے بوجھے اس کی موافقت یا مخالفت میں حکم دینا یا اس کے متعلق دوسروں کے دئے ہوئے فیصلہ کی تصدیق میں دستخط کرنا ایک ایسی غلطی ہے جس کا کسی ذی علم و فہم سے تو درکنار ایک عامی سے بھی اس کا وقوع بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں اس غلطی کا مرتکب ہوا۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ

فرمان موصوف پر میرے دستخط کی وقعت و اہمیت میرے اس اعتراف خطا کے بعد کیا ہوسکتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے کسی شخص کی تقریر یا تحریر پر غائبانہ بلا تحقیق و بغیر مطالعہ کرنے اور سمجھنے کے کسی قسم کا حکم لگانا یا تصدیق کرنا جیسا کہ میں نے فرمان موصوف میں حوالہ دئے گئے فتوی اور رسائل کے متعلق پیش کردہ فیصلوں کی تصدیق میں دستخط کرنے میں کیا ہے۔ ایک اصولی غلطی

ہے جس کے اعتراف کرنے میں میری غرض یہ ہے کہ (۱) میں جمیع مسلمانان بمبئی کو اعلان کردوں
فرمان موصوف پر میرا کیا ہوا اپنا دستخط بالکل جہل بیکار اور بیوقوت ہے (۲) برادران ملت خواص
و عوام مسلمین کی خدمت میں باادب التماس کرتا ہوں کہ آپ میں سے جس کسی نے میری طرح
کسی شخص کے متعلق اس قسم کی خطا کا ارتکاب کیا ہو وہ بھی میری طرح اپنی خطا کا اعتراف
کرلے کہ اعتراف جرم و رجوع الی الحق شیوۂ مسلم ہے (۳) یہ تحریر آئندہ مجھ جیسے ہر غافل کے لیے
تازیانۂ عبرت ہو تاکہ وہ اس طرح عجلت و پیشقدمی سے کام لیکر اپنے آپ کو ندامت و پشیمانی میں
نہ ڈالے ع من نکردم شما حذر بکنید۔

اس اصولی غلطی کا احساس ہوتے ہی میں بہت نادم و پریشان ہوا اسکے بعد خلاصۂ فتاوی
مبارکہ حسام الحرمین مسمی بہ فوائد فتوی کا خلاصہ و دیگر علماء اہلسنت ہند و تصدیق حسام الحرمین کا
جواز اول تا آخر الصوارم الہندیہ علی مکر۔ شیاطین الدیوبندیہ میں جمع ہیں بغور مطالعہ کیا فتاوی
موصوفہ میں علمائے دیوبند کی جن عبارتوں پر کفر و ارتداد کے فتوے دئے گئے ہیں۔ وہ عبارتیں
چونکہ ان کی تصانیف کے مختلف مقامات سے لی گئی ہیں اور بلا ربط ماقبل و مابعد بغیر سیاق
و سباق کے نقل کی گئی ہیں اس لئے بغرض تحقیق ان کتابوں کی اصل عبارتوں کو مسلسل پڑھا
پھر اس رسالہ کا بھی مطالعہ کیا جو عربی میں المہند علی المفند و التصدیقات لدفع التلبیسات کے
نام سے شائع ہوچکا ہے اور جس کے اردو ترجمہ کا حصہ مسمی بہ عقائد علمائے دیوبند اور علمائے
حرمین کی تصدیقات معہ فوائد مفیدہ اردو میں بھی چھپ چکا ہے ان تمام کو بغور دیکھا۔

متذکرہ بالا فتاوی کتب و رسائل کو پڑھنے اور بقدر استطاعت و استعداد فہم و ادراک
جو مجھے اللہ جل شانہ کی طرف سے مقسوم ہے حتی الامکان بخلوص دل امانت و دیانتداری سے
مطالعہ کرنے کے بعد میں جن نتائج پر پہونچا وہ ہدیۂ ناظرین ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (۱)
حضرت مولانا رشید احمد صاحب (گنگوہی) قدس سرہ العزیز ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے کہ "اللہ
واحد قدوس جل جلالہ معاذ اللہ جھوٹا ہے" بلکہ خود حضرت موصوف ایسا عقیدہ رکھنے والے
کو اسی طرح کافر و مرتد سمجھتے تھے جس طرح ہر کلمہ گو سمجھتا ہے (۲) حضرت مولانا خلیل احمد صاحب
(انبہٹی) رحمۃ اللہ علیہ کا ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا کہ "ابلیس ملعون اور ملک الموت علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ

والسلام کو معاذ اللہ حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وسیع علم ہے" بلکہ آپ
ایسے شخص کو جو شیطان علیہ اللعن یا کسی مخلوق کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عالم قرار
دیتا ہے اسی طرح کافر ومرتد وملعون جانتے تھے جس طرح امت محمدیہ کا ہر فرد جانتا ہے (۳) حضرت
مولانا مولوی شاہ اشرف علی صاحب (تھانوی) مدظلہ کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ حضور اعلم الخلق
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیارے رب تبارک تعالیٰ نے غیبوں کا جو علم بخشا اس میں حضور کی
کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو بچوں پاگلوں سب جانوروں تمام چارپایوں کو حاصل ہے"
بلکہ آپ کا عقیدہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات
العلیہ والعملیہ ہونیکے باب میں یہ ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (۴) حضرت مولانا
محمد قاسم صاحب (نانوتوی) قدس سرہٗ العزیز کا حاشا وکلا یہ عقیدہ نہ تھا کہ "حضور خاتم الانبیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جدید نبی کا پیدا ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں یعنی حضور ختم المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہوجائے تو کوئی حرج نہیں" بلکہ آپ نے اپنی دقت نظر
سے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں ثابت کیا ہے کہ سرور عالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسے خاتم
زمانہ خاتم النبیین ہیں اسی طرح بالذات بھی خاتم النبیین ہیں۔

اسی سلسلہ میں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقتدیٰ علما وارث الانبیا والمرسلین حضرت مولانا
شاہ کرامت علی صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب مفتاح الجنہ) کی وہ عبارت بھی
نظر سے گذری جس میں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ سنی حنفی ہیں (ملاحظہ ہو کتاب ذخیرہ کرامات مصنفہ مولانا شاہ کرامت علی جونپوری
صفحہ ۲۲۹، صفحہ ۲۳۰) نیز اعلیحضرت مرشد العرب والعجم مولانا المحترم الحاج حافظ امداد اللہ شاہ چشتی
الفاروقی مہاجر مکی قدس سرہ العزیز کے والا نامہ کی نقل بھی دیکھی جس میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۱۰ھ میں مکہ معظمہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ فقیر کی جانب سے مشتہر کرادو کہ مولوی رشید احمد صاحب
(گنگوہی) عالم ربانی وفاضل حقانی ہیں سلف صالحین کے نمونہ ہیں جامع بین الشریعۃ والطریقہ
ہیں۔ میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو برا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے میرے
دو باز و ہیں ایک مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم (نانوتوی)، دوسرے مولوی رشید احمد صاحب

(گنگوہی) ایک جو باقی ہے اسے بھی نظر لگاتے ہیں میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے میں بھی بدعات کو برا سمجھتا ہوں جو مولوی صاحب کا امور دینیہ میں مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے اور خدا اور رسول صلعم کا مخالف ہے الخ (الشہاب الثاقب) نیز حضرت مولانا شاہ تجمل حسین صاحب بہاری خلیفہ حضرت قبلۂ عالم مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادیؒ اپنی کتاب کمالات رحمانی میں صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں "اب بیعت کا جو عزم ہوا کہ مجھکو عقیدت و غلامی حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی سے تھی آپ (یعنی حضرت مولانا فضل الرحمٰنؒ) کو کشف سے معلوم ہوا کہ آپ نے حضرت مولانا (یعنی مولانا محمد قاسم) کی تعریف کی کہ اس کم سنی میں ان کو ولایت ہو گئی اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز کی بھی تعریف کی کہ ان کے قلب میں ایک نور الہی ہے جس کو ولایت کہتے ہیں حضرت مولانا مونگیری (یعنی حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ مولانا گنج مرادآبادی نے بھی اسی روایت کی تصدیق کی ہے"

اخیر میں مشائخ و علماء کرام کی شان میں کی ہوئی افسوسناک غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے فتویٰ کفر و ارتداد وغیرہا جو اس بنیادی خطا کا نتیجہ تھے۔ ان پر خدائے غفور و رحیم کی بارگاہ میں کی ہوئی توبہ کا اعلان کرتا ہوں اور آیۂ قرآنی انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب فاولٰئک یتوب اللہ علیھم وکان اللہ علیما حکیما۔ یعنی توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے وہ تو انہی کی ہے جو جہالت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں سو ایسوں پر تو خدائے تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالےٰ خوب جانتے ہیں اور حکمت والے ہیں) کے صدقے اور رجوع الی الحق کے وسیلہ سے اللہ جل شانہٗ کے لطف و کرم و عفو و مغفرت کی امید رکھتا ہوں وما ذٰلک علی اللہ بعزیز ط

اعتراف خطا و توبہ ماترتب علیہ کے اس اعلان کو رجوع الی الحق والصواب کے اس اسوۂ حسنہ کو اور درس عبرت کے اس صحیفہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا ..... انک رءوف رحیم (یعنی اے ہمارے پروردگار عالم ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔ الراجی الی عفوہ الکریم۔

غلام محمد خطیب جامع مسجد بمبئی ۲۰ ربیع الاول ۵۴ھ

(از اخبار عقاب ہلال جدید بمبئی مورخہ ۲ جون ۱۹۳۵ء)

# خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کا دوسرا اعلان

بعض ضدی اور ناحق کوش حضرات میرا توبہ نامہ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۵ء دیکھکر مجھکو وہابی وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور میرے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ بتلاتے ہیں۔ اس لئے میری طرف سے اعلان ہے کہ میں سچا اور پکا سنی شافعی مذہب ہوں۔ جامع مسجد بمبئی کا امام وہابی نہیں رکھا جاتا۔ غلام محمد خطیب (امام) جامع مسجد بمبئی ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء

حضرات! جامع مسجد بمبئی کے مشہور اور مقتدر عالم باعمل امام کا اعلان آپ کے سامنے موجود ہے۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور اُن کے دنیادار کٹھ ملا مصنوعی پیر بدعتی گدی نشین چیلوں نے کتنی زبردست سازش رضاخانی مذہب کے پردے میں علمائے حقانی دیوبندی کو بدنام کرنے کے لئے بنا رکھی ہے جس میں عام اَن پڑھ مسلمان تو درکنار بعض مقتدر عالم بھی پھنس جاتے ہیں۔ اگر اللہ کی کریمی سے امام ممدوح الصدر کو فہم سلیم کی توفیق عطا نہ ہوتی تو وہ معصیت عظیم میں مبتلا رہکر عذاب الٰہی کے مستحق ہوتے بعض ناواقف یہ سوال کر سکتے ہیں کہ آخر رضاخانی علمائے حقانی دیوبند کو بدنام کیوں کرتے ہیں تو اُس کا جواب یہ ہے کہ رضاخانی پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ شیخ سدّو کا گلگلا۔ زینخاں کا بکرا۔ چٹاپٹ بی بی کی سپیاری۔ بل آلی بی بی کی کھیر۔ خواجہ خضر کا بیڑہ۔ سلطان شہید کا مرغ سید احمد کبیر کی گائے۔ شاہ مدار کا مالیدہ۔ سہجا بوا کا دودھ اور خرما۔ انکنیتی بی بی کا روزہ۔ بڑی بوا کا سفید مرغ۔ پیر دستہ کا روزہ اور لٹی بالے میاں اور بٹیلے پیر کا سیاہ مرغ۔ چہلتن میاں کی زنجیر۔ گاگر شریف۔ صندل شریف۔ جھنجھر شریف۔ پیر جلال شاہ کا سُرخ مرغ۔ دھمالی فقیر کی لکڑی۔ توپ شاہ کا بکرا۔ مولیٰ مشکل کشا کا کونڈہ۔ مسجد کا طاق بھرنا۔ بڑے صاحب اور چھوٹے صاحب کا اوگرہ۔ شگونی پیر کا اُبل پالُو وغیرہ اور ہر قسم کا چڑھاوا۔ اور طرح طرح کے رسومات بد کو جائز اور کمائی کا بہتر اور آسان ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور علمائے حقانی دیوبندی ان رسومات بد کو شرک وگمراہی وبدعت اور کمائی کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ ہے سبب نااتفاقی۔ بھلا شرک اور توحید ایک ساتھ کیسے جمع ہو سکتی ہے؟ بدعملی اور نیک عملی میں یارانہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اندھیرا اور روشنی

میں برادری کیسی ہوئی ہے؟ ایک مسلم کی زندگی کو ان سب باتوں سے کیا تعلق؟ اب دوسرا
سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو رضا خانیوں سے کیسے بچنا چاہئے اس کے متعلق عرض یہ ہے
کہ مذکورہ بالا گندے عقیدے اور رسومات بد میں جن لوگوں کو تبلا دیکھیں رضا خانی سمجھکر اُن سے
صاف علیحدہ ہو جائیں۔ اُن کے اعتراض سنکر خاموش نہ ہو جائیں۔ بلکہ علماء حقانی دیوبندی کی
تالیفات وتصنیفات سے تشفی بخش دلیل طلب کریں اپنی کتابوں سے بذریعہ اپنے علماء کے تحقیق
کریں۔ رضا خانیوں کے کٹھ ملا اور مصنوعی (نقلی) پیر اگر بظاہر مناظرہ پر آمادگی ظاہر کریں۔ تو اُن سے
اُن کی سچائی کے ثبوت میں حفظ امن عامہ (بذریعہ پولیس کمشنر) کی تحریری ضمانت و مچلکہ اور اُن
کی جماعت کے مسلمہ ذمہ وار لیڈر سے حلفیہ اقرار تحریری پہلے لے لیں۔ پھر اپنے علماء حقانی کو خبر دیں
اگر ان دونوں ابتدائی شرطوں سے وہ گریز کریں تو اعوذ کے ساتھ تین بار اُن پر لاحول پڑھ دیں۔

## پیام بنام گمراہان اسلام

| | |
|---|---|
| او گرفتار جہالت او پرستار شکم<br>راہ سنت پر نہیں پڑتا تیرا کوئی قدم | یاد رکھ تو نے اٹھا رکھا ہے بدعت کا علم<br>تو نے قبروں کے بنا رکھے ہیں کچھ خاکی صنم |

الاماں کتنا بڑا تو خادع و مکار ہے
ہر نفس تیرا تصنّع کا امانت دار ہے

| | |
|---|---|
| دیکھنا اس طائفہ کی فتنہ کوشی دیکھنا<br>حق سے اس کی مجرمانہ چشم پوشی دیکھنا | زرکشی کے واسطے ایمان فروشی دیکھنا<br>اور پھر باطل کی خاطر گرم جوشی دیکھنا |

کیا تجھے غیرت نہیں آتی ہے اے مرد حقیر
لعنتیں برسا رہا ہے تجھ پہ جو تیرا ضمیر

| | |
|---|---|
| کیا یہی تیرے قدم اُٹھتے ہیں منزل کی طرف<br>یہ تو رجحان دھن ہے سمّ قاتل کی طرف | ہاتھ پھیلائے ہیں تو نے خود ہی سائل کی طرف<br>سر جھکا رکھا ہے معبودان باطل کی طرف |

جب طریق اتباع حق تجھے آتا نہیں
دعویٰ اسلام تیرے منہ سے کچھ بھاتا نہیں

الاماں بدعت پرستی کا اجل پرور شعار — تو نے اپنے نفس کی خاطر کیا ہے اختیار
ہاں مگر کچھ سوچ اس آغاز کا انجام کار — کیوں لپکتے ہیں تیری جانب جہنم کے شرار

یاد رکھ بدعت کا ان گمراہیوں پر ہے مدار
جن کو جز آتش نہیں ملتی کہیں جائے قرار

سجدے غیر اللہ کو کرتا ہے بے خوف و خطر — قبر کو شاید سمجھتا ہے تو معبود بشر
کیا نہیں ظالم تیری ارشاد باری پر نظر — اِنَّ مَنْ یُّشْرِكْ بِرَبِّ النَّاسِ مَاْوَاهُ السَّقَرْ ؏

تیری یہ حرکت سراسر کفر کی تقلید ہے
کیا نہیں ہاتھوں میں تیرے دامن توحید ہے

ہو رہی ہے پیکر محسوس کی خوگر نظر — جھک رہا ہے غیر کے در پر تیرا ناپاک سر
ہو رہا ہے دل تیرا حرص و ہوئی کا مستقر — تیری پیشانی میں روح اہرمن ہے جلوہ گر

کیا عجب اسلام کو تجھ سے اگر آتی ہے عار
تیرے مکر دجل سے انسانیت ہے بیقرار

الاماں قبروں کی پوجا پاٹ کرنیکا مآل — ملتِ بیضا کی موت و زندگی کا ہی سوال
جذبۂ توحید ہوتا جا رہا ہے پائمال — تقویت پاتا ہے اس سے بت پرستی کا خیال

تیری بزم عرس میں سرگرم روح آذری
تو اگر مسلم ہے پھر کیسی یہ شانِ کافری

تیری دریوزہ گری سے پارسائی ہے بعید — کفر کی ظلمت سے نور مصطفائی ہے بعید
ایک کے در پر جو تجھ سے جبہ سائی ہے بعید — سُن لے او کج رو کہ منزل تک رسائی ہی بعید

من بگویم گر بگیری دامن انصاف را
چشم واکن باز بنگر مسلک اسلاف را

خود جو خوابیدہ ہیں اُن سے رہنمائی ہی بعید — یعنی ایک محکوم سے کشور کشائی ہے بعید
بندۂ لاچار و بیکس سے خدائی ہے بعید — ہاں مزاروں سے تیری مشکل کشائی ہی بعید

قل ہو اللہ احد کا رمز کیا سمجھا ہے تو

؏ ترجمہ جو حق تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اسکا ٹھکانا جہنم ہے۔ "ان اللہ لا یغفر ان یشرك بہ" آیت کی طرف اشارہ ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| | جب خدا کے خاص بندوں کو خدا سمجھا ہے تو | |
| دیکھ ملت پھر تجھے دیتی ہے یہ حق کا پیام<br>دور سے کر جھوٹے پیروں اور فقیروں کو سلام | | چھوڑ دے ہاتھوں سے اپنے شرک و بدعت کی زمام<br>بن سکے تو بن رسول اللہ کا ادنیٰ غلام |
| | تو مسلمان ہے اگر شان مسلمانی بھی سیکھ<br>اور مسلمان بن کے آئین جہاں بانی بھی سیکھ | |

ماخوذ از رسالہ الفرقان بریلی (یوپی) بابت ماہ صفر و ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ صفحہ ۱۹۱

المشتہر:- سچے مسلمانوں کا مخلص خادم - ملک عبدالحکیم جہان آبادی - سنی حنفی مذہب
قادری چشتی مشرب عفی عنہ

# ایصالِ ثواب

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ خنجر ایمانی بر حلقوم رضاخانی

ایک ہزار کی تعداد میں برائے ایصال ثواب جنابہ فاطمہ بی بی مرحومہ مغفورہ بنت جناب محمد اسحاق بھام جی صاحب مرحوم مغفور طبع کرایا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور رسالہ مذکورہ بالا مرحومہ کے لئے دائمی صدقہ جاریہ رہے۔

آمین ثم آمین

کتبہ احقر الزماں

محمد عبدالرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ

جگن پوری